میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان

بانی: شہید اجمل خاں میو

ماہنامہ

صدائے میو

لاہور پاکستان

جولائی 2026ء

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 16 | سالانہ ممبرشپ :/1000 | لائف ٹائم :/10000 | خصوصی ممبر سالانہ :/10000 | شمارہ نمبر 2

www.sadaemeo.com...FB:Sada-e-Meo News

کراچی میں میوقوم کی سیاسی، سماجی، کاروباری اور آبادی کی صورتحال

میوقوم کا مستقبل: اتحاد شعور اور اپنے لوگوں کی قدر ضروری کیوں؟

پاکستان صدائے میو فورم کا تین روزہ تربیتی کنونشن 10 تا 12 جولائی مری میں ہو گا

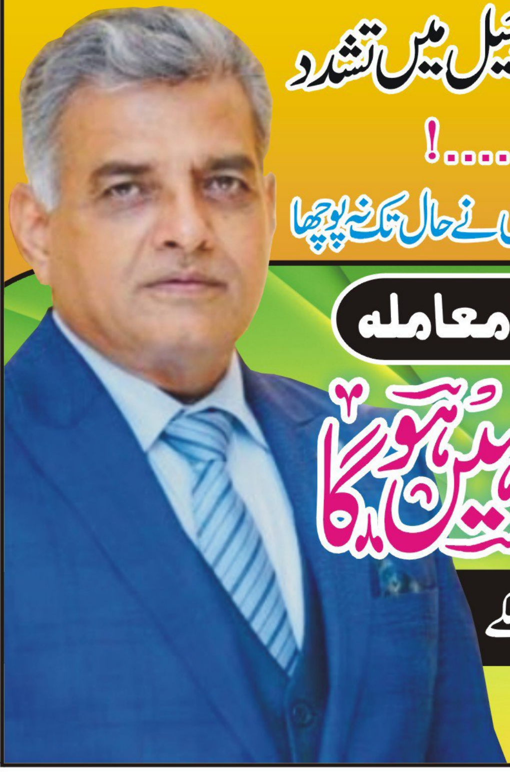

ایماندار میو تحصیلدار پر جیل میں تشدد

لیکن........!

سوشل میڈیا کی اچھل کود کے سوا کسی نے حال تک نہ پوچھا

3 میو جوانوں اور 3 بچیوں کا افسوسناک قتل

بدو کی کالج اور انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کا معاملہ

حالات سے پُر امید ہوں اب بھی کچھ نہ ہوا تو پھر کبھی نہیں ہو گا

لیڈری کا شوق نہیں بس خواہش ہے کہ ایسا کام ہو جائے جو قوم کی شناخت بن سکے

برگیڈئیر (ر) ظفر یسین بابر میو

سنٹرل پارک اور دیگر پرکشش سوسائٹیز میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا

بااعتماد نام

کنٹری رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

THE COUNTRY REAL ESTATE AND BUILDERS

جاوید اقبال میو 0321-3330433

چوہدری اشرف خاں میو CEO

B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروزپور روڈ لاہور

0300-7535661 0345-9005678

پہلے آئیں پہلے پائیں

سب سے اعلیٰ معیار

BARKAT-PALACE

بکنگ جاری ہے

خوشخبری

علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال

لگژری سٹائل

برکت پیلس

ایونٹ کمپلیکس

ڈائریکٹر برکت علی میو

مکمل صوفہ سیٹ

مکمل ایئرکنڈیشن

چوہدری سرور شاہین 0333-4426402 0300-0074172

چوہدری بابر محمود 0333-4426403 0321-4426403

ایڈریس

نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ

ZOOM

معیار اور مقدار 100% GUARANTEED

ایمانداری ہمارا نصب العین

حاجی نیاز اینڈ جاوید

پٹرولیم

نزد للیانی ٹول پلازہ فیروزپور روڈ مصطفیٰ آباد

حاجی جاوید میو 0300-8463843

حاجی نیاز احمد باگھوڑیا 0300-8463844 (شیرا پوتا)

بزمِ روشنی

فرمانِ الٰہی
بغیر کسی مقصد کے کچھ پیدا نہیں کیا

اور اللہ وہی ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا اور چاند کو سراپا نور اور اس کے (سفر) کے لئے منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کرسکو۔ اللہ نے یہ سب کچھ بغیر کسی صحیح مقصد کے پیدا نہیں کردیا۔ وہ یہ نشانیاں ان لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ (سورہ یونس)

☆ مالک دو جہاں کی ذات پر یقین کامل ہے تو کبھی مایوس نہ ہونا! ☆

قرآن مجید میں اللہ پاک نے فرمایا کہ: ''تم مجھے ویسا ہی پاؤ گے جیسا میرا اگمال کروگے'' یہ ہم سب پڑھتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ تم جانتے ہو کہ حضرت موسیٰؑ کے پیچھے فوج لگی ہوئی تھی تب اللہ نے سمندر کو دو حصوں میں کیوں بانٹ دیا؟ تم جانتے ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں جانے کا حکم دیا گیا تو کیوں اللہ نے اس آگ کو ٹھنڈا کردیا؟ تم جانتے ہو کہ کیوں اس نے حضرت یوسفؑ کو کنویں میں بھی پالا؟ کیا تم جانتے ہو کہ اس نے حضرت حاجرہؑ کو صحرا میں بھی زم زم دیا؟ کیوں حضرت یونس کو مچھلی کے پیٹ میں بھی محفوظ رکھا؟ کیوں حضرت زکریاؑ کو عمر کے آخری حصے میں بھی اولاد سے نوازا؟ کیونکہ ان سب میں ایک چیز مشابہ تھی ''یقین'' اُن میں سے کسی نے بھی ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے یقین رکھا کہ اللہ راستہ ضرور نکالے گا اور سب نے دیکھا کہ خدا نے راستہ نکالا۔ وہ سب اس ذات پر یقین رکھ کر آگے بڑھتے رہے اور دیکھو اس رب نے اُن کو مایوس نہیں کیا اور توکل تو یہ ہے کہ تم کہو اللہ ہی راستہ بنانے والا ہے اور جب تم اُس کا اچھا گمان رکھو گے تو دیکھنا وہاں سے اسباب بنیں گے جہاں تمہارا وہم وگمان بھی نہیں جاسکتا۔

فرمانِ نبویؐ
دردناک عذاب کے حقدار تین افراد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ گفتگو نہیں کرے گا، نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ اُنہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا''۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ کون ہیں؟ فرمایا: ''اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے سامان کی مانگ بڑھانے والا''۔ (صحیح مسلم)

.....میاں بیوی کی قربت!.....

میاں بیوی کا ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور قربت سے سونا نہ صرف ازدواجی تعلق کو مضبوط بناتا ہے بلکہ یہ ذہنی اور جسمانی صحت کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ جب ایک عورت اپنے شوہر کے قریب سوتی ہے تو اس سے باہمی اعتماد اور تحفظ کا احساس بڑھتا ہے جو ایک خوشگوار زندگی کی بنیاد ہے۔ طبی لحاظ سے یہ عمل ذہنی تناؤ اور بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے جس سے انسان خود کو پرسکون محسوس کرتا ہے۔ ایسی عورت جذباتی طور پر زیادہ مطمئن رہتی ہے اور ان کے گھر کا ماحول ہمیشہ خوشیوں سے بھرا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ دین اور دنیا دونوں میں میاں بیوی کے درمیان محبت اور قربت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔

...حضرت عمر فاروقؓ کی انکساری!...

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ ایک تنگ گلی سے گزر رہے تھے کہ آپ کا پاؤں ایک فقیر کے پاؤں پر پڑ گیا۔ فقیر حضرت عمر فاروقؓ کو نہیں جانتا تھا اور یوں بھی دکھی آدمی دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرتا۔ اس نے غضبناک ہوکر کہا تو اندھا ہے کہ دیکھ کر نہیں چلتا۔ امیر المومنینؓ نے نہایت عاجزی سے فرمایا بھائی میں اندھا تو نہیں ہوں نادانستہ غلطی ضرور ہوگئی ہے خدا کیلئے مجھے معاف کردیجئے۔ یہ الفاظ وہ شخص ایک فقیر کے سامنے کہہ رہا ہے جو لاکھوں مربع زمین کا حاکم تھا، جن کی فوج نے قصر وکسریٰ کے تخت اُلٹ دیئے تھے اور جس کے رعب اور دبدبہ سے بڑے بڑے سورما خوف کھاتے تھے۔ عقل مند ہمیشہ انکسار پسند ہوتا ہے

☆ جن رشتوں سے بڑا عذاب آتا ہے! ☆

سالی اور بھابھی سے مذاق کو کچھ لوگ اپنا حق سمجھتے ہیں جبکہ یہ سخت حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے بلکہ دیور، جیٹھ، بہنوئی اور وہ غیر محرم رشتے دار جن کا گھروں میں آنا جانا ہو اُن سے عورتوں کو بہت زیادہ پردے کا حکم ہے۔ کسی کو بہن کہہ دینے یا بھائی بنانے سے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے محرم اور نامحرم کے رشتے بدل نہیں سکتے اس لئے اپنی زندگی کو مشکل نہ بنائیں اور خود کو بھی دھوکہ دینا چھوڑ دیں ورنہ آخرت کے معاملات بھاری پڑسکتے ہیں۔

چیونٹی کا اللہ پر بھروسہ

حضرت سلیمانؑ نے ایک چیونٹی سے پوچھا تمہاری سال بھر کی خوراک کیا ہے؟ چیونٹی نے جواب دیا فقط دو دانے۔ آپؑ نے اس کے پاس دو دانے رکھ کر اُس کا بل بند کردیا۔ سال بعد دیکھا تو چیونٹی نے ایک دانہ کھالیا تھا اور ایک بچا رکھا تھا۔ آپؑ نے پوچھا ایک دانہ کیوں بچا رکھا ہے۔ چیونٹی نے کہا پہلے میرا بھروسہ اللہ پر تھا کہ دو دانے کھا بھی لونگی تو وہ اور دے دے گا اب بات انسان کی تھی اس لئے ایک دانہ بچالیا کہ کیا پتہ پھر دے نہ دے۔

عزت، فطرت، خصلت کی پرکھ!

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''کسی کا ظرف دیکھنا ہوتو اُسے عزت دو۔ فطرت دیکھنی ہوتو اُسے آزادی دو، نیت دیکھنی ہوتو اُسے قرض دو۔ خصلت دیکھنی ہوتو اُس کے ساتھ کھانا کھاؤ، صبر دیکھنا ہوتو اس پر تنقید کرکے دیکھو اور خلوص دیکھنا ہوتو اُس سے مشورہ کرکے دیکھو''

..اقوالِ ذریں..

لاجواب!

اگر زندگی میں کچھ کھونا پڑے تو دو لائن ہمیشہ یاد رکھنا۔ جو کھویا ہے اس کا غم نہیں اور جو پایا ہے وہ کسی سے کم نہیں۔ جو نہیں ہے وہ ایک خواب ہے اور جو ہے وہ لاجواب ہے۔

بے چین و پرسکون دنیا!

یہ دنیا منافقوں کیلئے جنت ہے یہاں وہی کامیاب ہے جس کے دو چہرے ہوں لیکن یہ لوگ ہمیشہ بے چین رہتے ہیں۔ مخلص تنہا ضرور ہوتا ہے مگر ہمیشہ پرسکون رہتا ہے۔

مٹکا اور رشتہ!

مٹی کے مٹکے اور رشتے کی قیمت صرف بنانے والے کو ہی پتہ ہوتی ہے توڑنے والے کو نہیں۔ غلط ہوکر خود کو صحیح ثابت کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا صحیح ہوکر خود کو صحیح ثانت کرنا ہوتا ہے۔

فاصلوں کا آغاز!

انجان رہنا جان لینے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ جب کسی کو مکمل جان لیا جائے تو وہیں سے فاصلوں کا آغاز ہوجاتا ہے اور اس بات کا دکھ صرف اُسے ہوتا ہے جو کسی بھی رشتے میں مخلص ہوتا ہے۔

بدگمانی!

پیٹ میں گیا زہر ایک جان لے سکتا ہے مگر کان میں گیا زہر کئی رشتوں کی جان لے لیتا ہے اس لئے کان کے کچے نہ بنیں اور بغیر دلیل کے کسی کی بات نہ مانیں ورنہ بہت پچھتائیں گے۔ جس کے بارے میں کچھ سُنیں پہلے اُس سے تصدیق کرلیں کیونکہ بدگمانی بہت بڑا گناہ ہے۔

..گہرے الفاظ..

فاصلے!

کچھ فاصلے خودکشی کی طرح ہوتے ہیں بہت مشکل، سفاک، مایوس کن اور سخت مگر کرنے پڑجاتے ہیں کیونکہ روشنی یونہی نہیں ہوتی کچھ نہ کچھ جلانا پڑتا ہے

ہزار گنا بہتر!

ضمیر بیچ کر چمچہ گیری کرکے کڑاہی گوشت اور بریانی کھانے سے ہزار گناہ بہتر ہے کہ انسان حق حلال کی روٹی پیاز کے ساتھ کھالے۔

لوگ...!

موجودہ دور میں لوگ صرف خود کے سگے ہوتے ہیں آپ ساری عمر کسی کے خیر خواہ بن جائیں بس ذرا سی غلطی، غلط فہمی یا بدگمانی کی دیر ہے آپ کی بھلائی آپ کے خلوص سمیت منہ پر ماردی جائے گی۔ بہت اچھے ہوکر بھی آپ ہر کسی کے لئے اچھے نہیں ہوسکتے کہیں بُرے بنادیئے جاتے ہیں، کہیں برے ثابت کردیئے جاتے ہیں۔

دنیا میں رہو!

کوشش کرو کہ تم دنیا میں رہو، دنیا تم میں نہ رہے کیونکہ کشتی جب تک پانی میں رہتی ہے خوب تیرتی ہے لیکن جب پانی کشتی میں آجاتا ہے تو وہ ڈوب جاتی ہے

انسان کی اصل پہچان!

زندگی کا سبق یہ ہے کہ ہر چیز فانی ہے۔ نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی۔ انسان کی اصل پہچان اسکا اخلاق اور رویہ ہے۔ وقت گزر جاتا ہے مگر کئے گئے اعمال ہمیشہ یاد رہتے ہیں اس لئے دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرو یہی اصل نیکی ہے۔ انسان کو سکون تب ہی ملتا ہے جب دل صاف اور نیت خالص ہو۔

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ماہنامہ
صدائے میو
لاہور
جولائی 2026ء

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدرآباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور .... خط وکتابت کا پتہ: ٹیلین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امرسدھو لاہور ☆☆☆

سوشل میڈیا احساس کا مصنوعی پن!

سوشل میڈیا کی اہمیت سے انکار نہیں اور نہ ہی اس کا استعمال بری چیز ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جب سے سوشل میڈیا کا دور دورا شروع ہوا ہے احساس نام کی چیز ختم ہوتی جا رہی ہے۔ برادری میں کتنا ہی بڑا سانحہ یا یا واقعہ ہو جائے سوشل میڈیا پر پوسٹ لگا کر سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے اگر کسی کی غمی خوشی میں شرکت بھی کی جاتی ہے تو بہت کم لوگ ہیں جو سوشل میڈیا پر اپنی موجودگی کا احساس نہیں دلاتے۔ بے شمار واٹس ایپ گروپ بنے ہوئے ہیں اور سب ہی میں اچھی اچھی باتیں بھی ہوتی ہیں جن پر لوگ واہ واہ بھی کرتے ہیں کیونکہ جب آپس میں میل ملاپ ہی نہیں تو کوئی کیا جانے کہ اچھی باتیں کرنے والا خود بھی اچھا ہے یا نہیں۔ سندھ اور پنجاب میں جتنی بھی میو تنظیمیں بنی ہوئی ہیں سب ہی دن رات اپنی قوم کی فکر میں مبتلا رہتی ہیں نہ کہیں آنے جانے کی ضرورت اور نہ ہی کچھ کرنے کی فکر بس سوشل میڈیا ہے۔ اب تو ایسی ایسی ایپس بھی آ گئی ہیں کہ ان پڑھ لوگوں کی بھی پرکشش پوسٹیں نظر آتی ہیں کیونکہ دو چار لفظ بول کر سینڈ کر دیں جس زبان میں چاہیں پوسٹ بن کر سامنے آ جاتی ہے۔ جن کے گھر میں کھانے پینے کے لالے پڑے ہوتے ہیں ان گھروں میں بھی لاکھوں روپے کے موبائل موجود ہیں کیونکہ زندگی ہی اسی کو سمجھ لیا گیا ہے۔ آج قوم کی بیٹیاں اپنے بھائیوں سے ہر میدان میں صرف اسی لئے آگے نظر آتی کہ وہ گھر میں رہنے کی وجہ سے اپنے والدین کی نظروں میں رہتی ہیں۔ موبائل کی دنیا میں مگن رہنے والے والدین بھی کبھی کبھی اپنے بچوں کو موبائل استعمال کرنے سے منع کر دیتے ہیں اس لئے بچیاں گھر سے باہر تو ٹچ موبائل استعمال کرتی ہیں مگر گھر میں آتے ہیں اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتی ہیں جبکہ بیٹے کتنے ہی کنٹرول میں کیوں نہ ہوں وہ کسی نہ کسی طرح حتیٰ کہ نماز پڑھنے کیلئے جانے کے بہانے بھی مصنوعی دنیا میں گم ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اس مصنوعی دنیا سے باہر نہ نکلے تو آج نہیں تو کچھ بھی کرنا بیکار لگنے لگے گا اس لئے دوسروں کی نہ سہی اپنی ہی فکر کر لیں کہیں ایسا نہ ہو دنیا تو دنیا آخرت بھی خراب کر بیٹھیں۔

خیر اندیش (چیف ایڈیٹر)

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

نجم الحسن میو
لاہور

محمد عامر میو
کراچی

چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ
لاہور

غلام نبی میو ایڈووکیٹ
میرپورخاص

چوہدری محمد اکبر میو
ملتان

چوہدری سرور شاہین
رائیونڈ

ڈاکٹر محمد اقبال میو
کھروڑپکا

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

حاجی طیب محمود میو
کراچی

مفتی محمد ابراہیم میو
کراچی

ڈاکٹر نجمہ حنیف میو
میرپورخاص

حاجی محمد عثمان میو
میرپورخاص

راشد خاں ایڈووکیٹ
حیدرآباد

عبدالعزیز نکو میو
حیدرآباد

سیٹھ حبیب احمد میو
کراچی

جو ہیں ناقابلِ فراموش!

قابلِ فخر شخصیات کی اموات اور قابلِ افسوس قتل

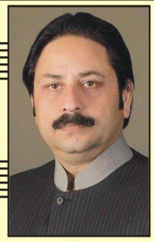
مرحوم چوہدری آصف خاں

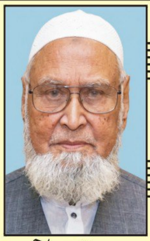
مرحوم حاجی عبدالرحیم

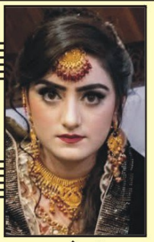
مقتولہ ثوبیہ میو

مقتول سعدیہ شبیر

مئی کے آخری ہفتے اور جون کے مہینے میں پنجاب کی میو برادری میں کچھ ایسے حادثات اور واقعات ہوئے جن کی وجہ سے برادری میں سوگ کا سماں رہا۔ 23 مئی کو رات دس بجے تحصیل پسرور کے شہر کنگرہ میں واقعہ حمزہ سعید ہسپتال میں چھ بہنوں اور بیمار والد کی واحد سہارا سعدیہ شبیر کو ہسپتال کے مالک باپ بیٹے حمزہ اور سعید نے زیادتی کے بعد گولی مار کر قتل کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ رجاوا گاؤں کی سعدیہ چار سال سے ہسپتال میں بطور نرس کام کر رہی تھی وہ لڑکیوں کی عزت سے کھیلنے والے باپ بیٹے کے بہکاوے میں نہ آئی تو انہوں نے مقتولہ سے رشتے کی بات کی تو سعدیہ کے والدین نے برادری سے باہر رشتہ کرنے سے انکار کر دیا۔ عید سے تین دن قبل تنخواہ دینے کے بہانے سعدیہ کو روک لیا اور موقع ملتے ہی زبردستی اس کی عزت کو پامال کر ڈالا۔ سعدیہ نے موقع ملتے ہی اپنی والدہ کو کال کر کے بتایا تو ملزمان اس کے رونے کی آواز سن کر اس کے پاس گئے اور گھناؤنی حرکت کا پردہ چاک کرنے پر سعدیہ کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس واقعہ پر صرف پتوکی کے شاہد خاں نیا کی نے سوشل میڈیا پر آواز اُٹھائی باقی ہر طرف خاموشی رہی۔ کسی نے کرنا دھرنا تو کیا تھا روز روز چھوٹی چھوٹی باتوں پر ویڈیو بیان جاری کرنے والوں سمیت کسی میو تنظیم نے بھی اس واقعہ کی مذمت کرنا تک گوارہ نہ کیا۔

28 مئی کو ''یوم تکبیر'' کا کیک کاٹنے والے ٹاؤن شپ کے سابق چیئرمین وناظم چوہدری آصف خاں میو کے بارے میں کسی نے سوچا بھی نہ ہوگا کہ آج خوشی منانے والے کا کل پوری برادری میں غم منایا جائے گا۔ 30 مئی کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی چوہدری امجد علی میو کے چچا زاد بھائی چوہدری آصف خاں میو کا ٹاؤن شپ کی تاریخ میں بڑا جنازہ ایسے ہی نہیں ہوا، ان کیلئے ہر آنکھ اشکبار بلاوجہ نہیں تھی۔ علاقہ میں ان کی سیاسی وسماجی خدمات کا ہر شخص ہی معترف تھا۔ پنجاب میں میو اتحاد غیر فعال ہوا تو 2010ء میں صدائے میو کی طرف سے چوہدری آصف خاں میو کی قیادت میں پاکستان میو عوامی اتحاد کے نام سے ایک بڑی تنظیم بنائی گئی۔ اس پلیٹ فارم سے کم عرصہ میں رائیونڈ، کوٹرادھاکشن کے بڑے پروگرامز کے علاوہ شجاع آباد میں بڑی میو امن کانفرنس منعقد ہوئی جس سے فخر پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے بھی ٹیلی فونک خطاب کیا۔ یقینی طور پر چوہدری آصف خاں میو کی اچانک وفات سے ٹاؤن شپ کے حلقہ میں نہ صرف ان کی سیاسی پارٹی کی پوزیشن کو نقصان پہنچا ہے بلکہ ان کی یوسی سے اب کسی بھی میو کا چیئرمین بنا ممکن نظر نہیں آ رہا۔

7 جون کو الٹرا کیمیکلز کمپنی کے ایم ڈی نجم الحسن میو، عبدالعلیم میو، ڈاکٹر عبدالنعیم، پروفیسر ریاض الحسن اور عبدالباسط کے والد محترم حاجی عبدالرحیم میو کی وفات کی خبر بے شمار لوگوں کی پریشانی کا باعث بنی لاہور میں وفات پانے والے حاجی عبدالرحیم کی فیملی پاکستان بننے کے بعد نارووال کے نواحی گاؤں ساگر پور میں آ کر آباد ہوئی اور وہیں پر اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ

کیسے کیسے لوگ

رپورٹ: صدائے میو

تعلیم دلائی۔ مرحوم اور ان کی شریک سفر نے جس طرح اپنے بچوں کی تربیت کی وہ اپنی مثال آپ ہے ظفروال روڈ نارووال میں حاجی صاحب کے بچوں کی طرف سے فلاحی بنیادوں پر کئی ایکڑ میں بنایا گیا زینب النساء ہسپتال (والدہ کے نام پر) اور اس سے ملحقہ دینی مدرسہ ان کی تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

شہید عبداللہ قمر میو

ساگر پور میں مالب سے آ کر بسنے والے گوروال گوت کے نامور لوگ رہائش پذیر ہیں لیکن شرافت میں حاجی عبدالرحیم کی ہی مثال دی جاتی ہے۔

9 جون کو لاہور کے گاؤں ملکوکی میں چار سال قبل چیتو والی سے بڑے جہیز اور گاڑی سمیت دلہن بن کر جانے والی ثوبیہ کو مبینہ طور پر اس کے شوہر معین اکبر نے تشدد کر کے مار ڈالا۔ دو پیارے سے بچوں کی ماں کے مبینہ قتل پر دونوں طرف سے ایک دوسرے پر الزام تراشی کی جا رہی ہے۔ ثوبیہ کی فیملی کا کہنا ہے کہ قاتل شوہر اپنی بیوی سے اپنے گھر والوں سے رقم لانے کا مطالبہ کرتا اس طرح لاکھوں روپے منگوائے اگر بیوی اسکا مطالبہ پورا نہ کرتی تو اُسے تشدد کا نشانہ بناتا۔ ان کے بقول کئی بار انہوں نے اپنی بیٹی کو پیسے بھی دیئے مگر یہ سلسلہ بند نہ ہوا اور اسی بنا پر ان کی بیٹی کو تشدد کر کے قتل کیا گیا انکا یہ بھی کہنا ہے کہ خودکشی کی اطلاع پر ہم پہنچے تو ثوبیہ کے جسم پر تشدد کے نشانات دیکھ کر غم وغصہ کا اظہار کیا تو معین فرار ہو گیا جبکہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مقتولہ کی والدہ کی عدت پوری ہونے پر سب بہنیں ماں سے ملنے گئیں تو ان کے بھائیوں نے وراثتی زمین اپنے نام کرانے کیلئے سب بہنوں سے دستخط کرا لئے اس بات کا علم معین کو ہوا تو اُس نے اپنی بیوی پر تشدد کر کے مار ڈالا اور اس کے گھر والوں کی اطلاع دی کہ ان کی بیٹی نے خودکشی کر لی ہے اسی طرح کا واقعہ قصور کے گاؤں چھٹیانوالہ میں ہوا لیکن یہاں المیہ یہ تھا کہ میاں بیوی چچا زاد بھی تھے اور عائشہ کا میاں زکریا عالم دین بھی ہے یہاں بھی ایک فریق قتل اور دوسرا خودکشی قرار دے رہا ہے۔

11 جون کو مظفر آباد میں آرمی کا ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوا جس میں لاہور کے نواحی گاؤں گاگا کے قمرالدین میو کا بیٹا عبداللہ قمر میو جو رینجر میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا وہ بھی شہید ہو گیا۔ شہید کے جنازہ میں وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی وزیراعظم کے مشیر طلحہ برکی، سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ اور ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین میو سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ شہید عبداللہ قمر کے جنازہ میں پاک آرمی اور رینجر کے افسران نے بھی شریک ہوئے اور شہید کو مکمل فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا۔

قانون قدرت سے کوئی راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا جو دنیا میں آیا ہے اس نے دنیا سے جانا بھی ہے اس لئے اس یقین کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے کہ نہ جانے کس گھڑی بلاوا آ جائے۔ دونوں جہاں کی کامیابی کیلئے سرمایہ دار یا بڑا عہدہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا، انکساری اور حسن اخلاق والوں کی ہی آخرت آرام دہ ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی کامل مغفرت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

آرمی کے طیارے میں شہید ہونے والے عبداللہ قمر میو کا جنازہ لاہور کے گاؤں گاگا میں پڑھا گیا جس میں وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی، مشیر طلحہ برکی بھی شریک ہیں، رینجر نے فوجی اعزاز کے ساتھ شہید کی تدفین کی۔ ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین میو لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے

لاہور اور قصور میں سسرال میں مبینہ طور پر 2 لڑکیوں کا قتل، سسرالیوں نے خودکشی قرار دیدیا

جون میں لاہور کے نواحی گاؤں ملکوکی میں چیتو والی کی ثوبیہ میو اور قصور کے گاؤں چھٹیانوالہ میں اسی گاؤں کی عائشہ کا افسوسناک قتل ہوا، مان لیا جائے کہ دونوں بچیوں نے خودکشی کی ہے تو پھر تشدد کے نشانات کیوں ہیں

چھٹیانوالہ کی عائشہ چچازاد مولانا زکریا امین جبکہ ثوبیہ مبین اکبر کی بیوی تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے باوجود قتل یا خودکشی کی وجہ سامنے نہ آسکی۔ عید سے دو روز قبل کنگرہ موڑ میں ایک لڑکی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) 23 مئی کو تحصیل پسرور کے علاقہ کنگرہ موڑ کے پرائیویٹ ہسپتال میں زیادتی کے بعد قتل ہونے والی سعدیہ شبیر میو کے بعد جون میں لاہور اور قصور کے نواحی دیہاتوں میں دو میو بچیوں کی سسرال میں موت نے پوری قوم کو افسردہ کردیا۔ تفصیلات کے مطابق جون کے دوسرے ہفتے میں لاہور کے نواحی گاؤں ملکوکی میں چیتو والی کی ثوبیہ میو کو اور تیسرے ہفتے میں قصور کے نواحی گاؤں چھٹیانوالہ میں مبینہ طور پر عائشہ صدیقہ کو قتل کیا گیا۔ دونوں بچیوں کے سسرالی المناک اموات کو خودکشی قرار دے رہے ہیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے باوجود بچیوں کو قتل کیا گیا یا انہوں نے خودکشی ابھی تک صورتحال واضح نہیں ہوسکی۔ دونوں کیسوں میں بچی والوں نے سسرالیوں پر قتل کی ایف آئی آر درج کرادی ہے۔ تفتیش میں سسرالی اس بات پر بضد ہیں کہ یہ قتل نہیں خودکشی ہے لیکن واقعات بچیوں کے سسرال میں ہوئے ہیں اس لئے اگر انہوں نے خودکشی کی ہے تو یقینی طور پر اس کی بھی تو کوئی وجہ ہوگی۔ کہیں جائیداد میں حصہ کی باتیں ہیں تو کہیں شرمناک الزامات۔ واضح رہے کہ چھٹیانوالہ کی عائشہ صدیقہ اپنے چچازاد مولانا محمد زکریا امین اور ملکوکی میں مبینہ طور پر قتل ہونے والی ثوبیہ مبین اکبر کی بیوی تھی۔ لڑکی والوں نے دونوں کیسوں میں شوہر کے ساتھ ساتھ ان کے گھر والوں کو بھی جرم میں شریک قرار دیا ہے۔

رائیونڈ میں ہونے والی پاکستان میو اتحاد کی عید ملن پارٹی کے شرکاء کا پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ، پنجاب کے صدر ممتاز شفیق میو، صوبائی جنرل سیکرٹری چوہدری آفتاب اختر، ضلع قصور کے صدر حاجی محمد اسماعیل میو اور دیگر ذمہ داران کے ہمراہ گروپ فوٹو

گاگا کا نوجوان عبداللہ قمر میو آرمی کے طیارہ کی تباہی میں شہید

فوجی اعزاز کے ساتھ تدفین۔ جنازہ میں شبیر احمد عثمانی اور طلحہ برکی نے بھی شرکت کی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ دنوں مظفرآباد میں فنی خرابی کی وجہ سے گر کر تباہ ہونے والے آرمی کے طیارہ میں دیگر افسران کے ساتھ لاہور کے نواحی گاؤں گاگا کا میو نوجوان عبداللہ قمر میو (رینجر) بھی شہید ہوگیا جسے فوجی اعزاز کے ساتھ گاگا میں دفنایا گیا۔ جنازہ میں وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی اور وزیراعظم کے پولیٹیکل سیکرٹری طلحہ برکی سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی اور شہید کی قبر پر پھول چڑھائے۔

ستارہ کالونی لاہور سے صدائے میو کے ممبر اسلم چاچا میو کی بیٹی اِسما اسلم پاسنگ آوٹ میں کارکردگی پر پولیس افسران سے تعریفی سرٹیفکٹ وصول کرتے ہوئے

ساگر پور کے حاجی عبدالرحیم میو لاہور میں وفات پاگئے

مرحوم عبدالعلیم، ڈاکٹر عبدالنعیم، نجم الحسن، پروفیسر ریاض اور عبدالباسط کے والد تھے

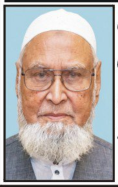

لاہور (نمائندہ صدائے میو) نارووال کے نواحی گاؤں ساگر پور کی معروف شخصیت، عبدالعلیم میو، ڈاکٹر عبدالنعیم، نجم الحسن میو (الٹرا کیمیکلز والے) پروفیسر ریاض الحسن اور عبدالباسط میو کے والد محترم حاجی عبدالرحیم میو EME ڈی ایچ اے لاہور میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں ملک بھر سے بڑی تعداد میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

جامعہ اشرفیہ کے مفتی احمد علی بستی شاہ عثمان (سرائچ) لاہور میں جامع مسجد ھاجرہ کے سنگ بنیاد کے موقع پر دعا کرا رہے ہیں جبکہ اس موقع پر ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری شبیر خاں، عبدالستار خاں میو، اصغر مجید اور دیگر علماء بھی موجود ہیں

مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، مفتی احمد علی ۔ مسجدیں ایمان کا قلعہ ہیں، مفتی عبدالحفیظ

مسجد محض ایک عمارت کی بنیاد نہیں بلکہ ایمان، وحدت، عبادت اور دینی شعور کی روشن شمع کا آغاز ہے، جتنے احباب نے مسجد کی تعمیر میں کردار ادا کیا ہم ان کے مشکور ہیں، حافظ عرفان حیدر کی مسجد ھاجرہ کی سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کے نواحی گاؤں سرائچ کی بستی شاہ عثمان میں جامع مسجد ھاجرہ کی سنگ بنیاد کی پروقار تقریب حافظ عرفان حیدر میو کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ جامعہ اشرفیہ کے مفتی احمد علی، ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین، مولانا زکریا جمال اور دیگر علماء کرام ومعززین نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر مفتی احمد علی اور مفتی عبدالحفیظ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اس لئے تعمیر میں حصہ لینے والوں کی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ مسجدیں ایمان کا قلعہ ہیں وہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں جن کا اس قلعہ کی تعمیر میں کسی بھی اعتبار سے کوئی کردار ہے۔ حافظ عرفان حیدر میو نے کہا کہ مسجد محض ایک عمارت نہیں بلکہ ایمان، وحدت، عبادت اور دینی شعور کی روشن شمع کا آغاز ہے۔ انہوں نے ہم مسجد کیلئے جگہ دینے والے صدائے میو فورم لاہور کے نائب صدر چوہدری شبیر خاں اور اُن تمام احباب کے شکرگزار ہیں جنہوں نے مسجد کی تعمیر میں کسی بھی اعتبار سے اپنا کردار ادا کیا۔ تقریب میں صدائے میو فورم کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

سرائچ میں مفتی احمد علی، ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین، مولانا زکریا جمال میو اور دیگر جامع مسجد ھاجرہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے جبکہ مفتی عبدالحفیظ خطاب کر رہے ہیں اور دیگر علماء کرائے حافظ عرفان حیدر میو کو مسجد کی سنگ بنیاد پر مبارکباد دیتے ہوئے

ماہنامہ صدائے میو لاہور
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

حالات سے پر اُمید ہوں اب بھی کچھ نہ ہوا تو پھر کبھی نہیں ہو گا

برگیڈئیر (ر) ظفر یسین بابر میو

سلیکشن تھرو الیکشن کا قائل ہوں، لیڈری کا شوق نہیں، خواہش ہے کہ ایسا کام ہو جائے جو قوم کی شناخت بن سکے، چیئرمین الیکشن کمیٹی انجمن اتحاد و ترقی میوات

کسی بھی قوم یا برادری کے اہم ترین مسائل کو کسی ایسے شخص کے سپرد کر دینا جس کا ان مسائل سے کوئی تعلق ہی نہ رہا ہو، کسی ایسی تنظیم کے معاملات کی ذمہ داری سونپ دینا جس کا وہ حصہ ہی نہ رہا ہو۔ اس کی کوئی تو وجہ ہوگی اور آپس کے معاملات یا مسائل اس قدر الجھن کا شکار ہو گئے ہوں جن کے حل کی توقع ایسی ہی شخصیت سے کی جا سکتی ہے جو نہ صرف غیر متنازع ہو بلکہ اسکا تعلق کسی ایسے شعبہ سے بھی رہا ہو جہاں دعوے یا باتیں نہیں مصمم ارادے کے ساتھ کچھ کرنے کا رجحان ہو، وسائل اور قد کاٹھ میں بھی کسی سے کم نہ ہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ چوہدراہٹ کا بھی شوق نہ رکھتا ہو۔ ان خوبیوں کے مالک برگیڈئیر (ر) ظفر یلیین بابر میو کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں اور سالہا سال سے کھینچا تانی کے مسئلے کے حل کیلئے ان پر اعتماد یقیناً بلاوجہ نہیں۔

میو قوم کی سب سے پرانی تنظیم جو کسی وقت میں اکلوتی بھی تھی اُسے 40 سال قبل بدوکی کے معززین برادری حاجی نواز خاں، چوہدری چاند خاں اور چوہدری مواسی خاں مرحومین نے میو ٹیکنیکل کالج کیلئے 50 کنال اراضی عطیہ کی تھی۔ چالیس سال میں اس اراضی پر صرف چار دیواری اور چند کمروں کی بنیادیوں کے سوا کچھ بھی نہ ہو سکا البتہ انجمن نے اپنے منشور کے مطابق کام کرنے کی بجائے اسی اراضی کے ذریعے خود کو زندہ رکھا مگر

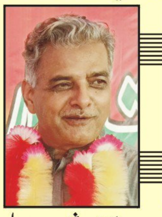

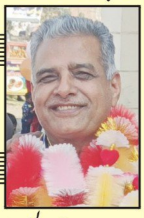

معاملات اس قدر الجھن کا شکار ہو گئے کہ انجمن اور کالج کے حوالے سے دن بدن مایوسی بڑھتی چلی گئی۔ اس صورتحال کے پیش نظر میو تنظیمات کونسل کے پلیٹ فارم سے کی جانے والی کوششوں کا بھی نتیجہ نہ نکلا تو 5 فروری 2025ء کو چوہدری یوسف میو کے ڈیرہ بدوکی پر برادری کی بڑی بیٹھک ہوئی جس میں انجمن اور کالج کے معاملات کے حل کیلئے برگیڈئیر (ر) ظفر یلیین بابر میو کی سربراہی میں تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ یکم رمضان المبارک کو کالج کی اراضی پر کام کی شروعات کیلئے ابتدائی طور پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا لیکن ایسا بھی کچھ نہ ہوا البتہ گذشتہ دنوں انجمن کی ممبر شپ اور الیکشن کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا۔ ان حالات میں کیا ہونے والا ہے اور کمیٹی کا کیا کردار ہوگا

آیئے اس بارے میں الیکشن کمیٹی کے سربراہ برگیڈئیر (ر) ظفر یلیین بابر صاحب کی زبانی ہی جانتے ہیں۔

صدائے میو:۔ سر جی آپ کی کوششوں سے انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کا اعلان کر دیا گیا ہے سب سے پہلے تو یہ فرمائیں کہ جس تنظیم کی رجسٹریشن ہی کینسل ہو چکی ہو اس کے الیکشن کی قانونی حیثیت کیا ہو سکتی ہے؟

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ انجمن کی رجسٹریشن کی رینویل نہیں ہوئی لیکن اب یہ کام باقاعدہ پروسس میں ہے اور یہ پانچ دس دن کا کام نہیں اسی لئے اس معاملے کے باوجود الیکشن ضروری ہیں کیونکہ شہزاد جواہر صاحب بغیر کسی دباؤ کے صدارت سے استعفیٰ دے چکے ہیں اور انجمن کی رجسٹریشن سمیت دیگر معاملات کو قانونی شکل دینے کیلئے صدر کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے یہ کام عبوری صدر نہیں کر سکتا۔

صدائے میو:۔ 5 فروری کے اجلاس میں یکم رمضان کو کالج کی اراضی پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا اس پر عملدرآمد کیوں نہ ہو سکا؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بڑے پروجیکٹ کیلئے پلاننگ اور وسائل کے ساتھ ساتھ نقشہ کی ضرورت ہوتی ہے ایسا کچھ بھی نہیں تھا اور ساتھ ہی ڈونرز کی طرف سے کنٹریکشن سے پہلے الیکشن کرانے کا اسرار بھی تھا اسی لئے کنٹریکشن کمیٹی کا ایجنڈا الیکشن بن گیا اور ساتھ ہی مصالحاتی کمیٹی بھی بن گئی۔ میں سمجھتا ہوں کی اصل میں نیتوں کا معاملہ ہے جس کی وجہ سے آج تک سوائے باتوں کے کچھ بھی نہ ہو سکا۔

صدائے میو:۔ ڈیڑھ سال سے کمیٹی کا چیئرمین ہونے کے ناطے انجمن کے معاملات آپ کی نظر میں ہیں یقیناً آپ بہتر بتا سکتے ہیں کہ آنے والے وقت میں کیا توقع کی جا سکتی ہے؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ میں حالات سے مایوس نہیں انجمن کے سابقہ صدر شہزاد جواہر نے کئی بار کہا کہ اگر میری وجہ سے مسئلہ ہے تو میں صدارت سے استعفیٰ دے دیتا ہوں۔ باقی انجمن کی مجلس عاملہ برائے نام ہی ہے جو لوگ اہم اجلاسوں میں بھی شریک نہ ہوتے ہوں ان کی جگہ نئے لوگوں کو ذمہ داری دینی چاہیئے۔ انجمن، کالج کی کنٹریکشن اور کچھ لوگوں کے رویہ کی وجہ سے میں نے کمیٹی سے الگ ہونے کا کہا تو ڈاکٹر اسحاق اور شہزاد جواہر نے کہا کہ ہمیں تو پہلے ہی متنازع سمجھا جا رہا ہے اگر آپ بھی اس معاملے سے الگ ہوتے ہیں تو الیکشن بھی متنازع ہو سکتے ہیں اس لئے آپ کم از کم الیکشن تک کمیٹی کا حصہ رہیں۔

صدائے میو:۔ ممتاز شفیق تو انجمن کا حصہ ہی نہیں بلکہ دوسری تنظیم کا صوبائی صدر ہے ایسی کیا مجبوری تھی جو عبوری صدر بھی دوسری تنظیم کا بندہ بنانا پڑا؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ اس کا جواب یہی ہے کہ انجمن کی مجلس عاملہ میں کوئی ایسا بندہ نظر نہیں آیا جسے یہ ذمہ داری دی جاتی اسی لئے باہم مشاورت کے بعد جمیل صاحب کے دفتر میں اجلاس بلایا گیا جس میں تمام شرکاء کی مشاورت سے یہ فیصلہ کیا گیا۔

انٹرویو: حافظ سلمان طارق میو

صدائے میو:۔ آپ کے خیال میں الیکشن سے پہلے کالج یا وہاں پر کچھ بھی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ یہ بات قابل غور ہے کیونکہ کچھ بھی بنانے کیلئے پوری اراضی پر بنائے جانے والے پروجیکٹ کا نقشہ ہونا ضروری ہے جس میں ٹائم بھی لگ سکتا ہے پھر بھی میں سمجھتا ہوں کام کیلئے الیکشن کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے لیکن ایک بات واضح کر دوں کہ اب جو بھی بدوکی اراضی کے معاملات میں رکاوٹ بنے گا اس کے ہاتھ میں سوائے شرمندگی کے کچھ بھی نہیں آئے گا کیونکہ زمین مخصوص نمبروں کے ساتھ انتقال ہوئی ہے وہ کسی کو واپس ہو ہی نہیں سکتی۔ جوائنٹ کھاتے پر سٹے ہے جو کہ جوائنٹ ہے ہی نہیں معاملہ زیادہ پیچیدہ ہونے کی صورت میں زمین اوقاف یا چیرٹی کمیشن کو تو جا سکتی ہے کسی اور کو نہیں مل سکتی۔

صدائے میو:۔ یقیناً آپ نے کنٹریکشن کے حوالے سے ڈونرز سے بھی ملاقات کی ہوگی اگر ایسا ہے تو کہاں نتیجہ محسوس کیا ہے؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ جی ہاں سب سے ملاقات کی ہے چوہدری یوسف میو صاحب اور چوہدری عثمان تو پہلے ہی تیار تھے طاہر اسلام نے بھی فیملی سے بات کرنیکا ٹائم مانگا ہے لیکن ان کی باتیں بھی حوصلہ افزا رہی ہیں امید ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

صدائے میو:۔ آپ کے خیال میں انجمن کی ممبر شپ کی صورتحال کیسی ہے اور الیکشن کا کیا طریقہ کار بنایا جا رہا ہے؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی برادری میں ووٹنگ سے الیکشن گروپ بندی کا سبب بنتا ہے کوئی انجمن کی ممبر شپ خوشی سے تو لیتا نہیں لوگ جس کے ذریعے ممبر بنیں گے ان کی فیس وہ خود دیں یا ایک ہی بندہ دے وہ ممبر اجتماعی مفاد کو مدنظر رکھنے کی بجائے ممبر بنانے والے کے کہنے پر ہی ووٹ دیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سلیکشن تھرو الیکشن ہونی چاہیئے جو لوگ بھی الیکشن لڑنے کی خواہش کے تحت سامنے آئیں ان کے کردار اور سوچ کا جائزہ لے کر با اختیار کمیٹی ممبران کی رائے سے جو بھی فیصلہ کیا جائے اُسے تسلیم کرنے اور کسی بھی فیصلے کی صورت میں ایک دوسرے کی عزت کرنے کا حلف لیا جائے۔ اجلاس میں میری تجویز سلیکشن تھرو الیکشن کو تسلیم نہیں کیا گیا اس لئے میں اکثریت کی رائے کا احترام کرتا ہوں۔

صدائے میو:۔ اگر کالج کی تعمیر کا معاملہ اجتماعی ہے تو پھر انجمن کے اجلاسوں میں صرف دو ہی تنظیموں کے لوگ کیوں شامل کئے جاتے ہیں؟۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ یہ بات قابل توجہ ہے آئندہ اجلاس میں اس بات پر مشاورت کی جائے گی کیونکہ زمین انجمن کے نام ضرور ہے لیکن ڈونرز نے کالج کیلئے اراضی تنظیم کو نہیں بلکہ برادری کو عطیہ کی تھی۔

صدائے میو:۔ آپ کے بقول کالج یا اس کی اراضی پر کسی بھی قسم کی تعمیر کیلئے پروجیکٹ کا نقشہ بنانا ضروری ہے الیکشن سے پہلے تو ایسا کچھ بھی ہوتا نظر نہیں آتا تو الیکشن کے بعد کیا لائحہ عمل ہوگا۔

برگیڈئیر (ر) بابر میو:۔ اللہ کرے کہ تمام معاملات خوش اصلوبی سے انجام پا جائیں پھر انشاء اللہ پوری پلاننگ کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا کہ یہاں بنانا کیا ہے، جو نقشہ بنا ہوا ہے وہ موجودہ حالات کے مطابق نہیں اس میں بہتری لائی جائے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے کسی بھی تنظیم کا لیڈر بننے کا شوق نہیں لیکن کچھ ایسا کرنے کی خواہش ضرور ہے جو میو قوم کیلئے یادگار اور اجتماعی مفاد میں بہتری کا ذریعہ بنے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ آنے والی نسلیں شاید بحیثیت میو اپنی پہچان بھی نہ کرائیں اس لئے ایسا منفرد اور پر کشش مرکز ضرور ہونا چاہیئے جو قوم کی پہچان بن سکے۔

حیدر آباد میں پاکستان میو اتحاد کے مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو کے حاجزادے حاجی ندیم میو کی حج کی سعادت سے واپسی پر ہونیوالی عقیقہ کی تقریب میں ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں میو، صابر قائم خانی اور میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو و دیگر ذمہ داران حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، محمد حسین چاندو، حاجی حیات میو، عبدالرزاق میو، قاری محبوب احمد میو، صوبیدار میجر جاوید، استاد محمد سلیم، عبدالعزیز نکو میو، عبدالستار میو، اشرف خاں میو، مجیب الرحمٰن، محمد حسن پپو میو، حارث میو اور دیگر کا مہمان اور میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو (تصویر: شہاب الدین مالبیا میو)

مختیار کار راشد میو پر تشدد کیخلاف وکلاء میدان میں، دو بھائیوں کے قتل کیخلاف کراچی کی میو تنظیمات متحرک

سوچی سمجھی سازش کے تحت گرفتار راشد میو پر سنٹرل جیل میر پور خاص میں تشدد کیخلاف ڈسٹرک بار کی درخواست، وکلاء اور نوجوانوں کے مظاہرے۔ شفاف تحقیقات کر کے حقائق سامنے لانے کا مطالبہ

پکھو کے دو بھائیوں کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر لائحہ کیلئے کراچی میں میو اتحاد، میو فیڈریشن، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن، میو قومی تحریک، میو قومی یکجہتی کونسل، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن اور میو سوشل گیدرنگ کا اجلاس

کراچی/میر پور خاص (نمائندہ صدائے میو) سندھ میں مختیار کار راشد میو پر سنٹرل جیل میر پور خاص میں تشدد اور پکھو میں قتل ہونے والے دو بھائیوں کے قاتلوں کی عدم گرفتار پر سندھ کی برادری میں سنسنی پھیل گئی۔ راشد میو پر جیل میں تشدد کیخلاف نہ صرف میر پور خاص کے میو و دیگر برادریوں کے نوجوانوں نے تشدد کیخلاف مظاہرہ کیا بلکہ وکلاء نے ہائی کورٹ میں پولیس کے تشدد کیخلاف درخواست دے کر بھرپور مظاہرہ کیا۔ مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ جیل میں نہ صرف ایماندار مختیار کار راشد میو پر تشدد کرتی ہے بلکہ دوسرے قیدیوں کے ساتھ بھی ناروا سلوک کیا جاتا ہے، مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ راشد میو کی گرفتاری اور تشدد کی شفاف تحقیقات کر کے تمام حقائق سامنے لائے جائیں۔ کراچی میں راشد میو پر تشدد اور پکھو کے دو بھائیوں ندیم میو اور مزمل کے قاتلوں کی عدم گرفتار پر میو تنظیمات کا اجلاس منعقد جس میں میو اتحاد، میو فیڈریشن، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن میو قومی تحریک، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن میو سوشل گیدرنگ اور میو یکجہتی کونسل کے رہنماؤں نے شرکت اور فیصلہ کیا کہ راشد میو اور مقتولین کے ورثا کو انصاف دلانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی اس سلسلے میں باہم مشاورت سے لیاقت علی حامد میو ایڈووکیٹ کو ہائی کورٹ میں کیس دائر کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔

میر پور خاص میں وکلاء اور نوجوان جیل میں مختیار کار (تحصیلدار) راشد میو پر تشدد کیخلاف مظاہرہ کر رہے ہیں جبکہ کراچی میں حاجی غلام رسول میو، ڈاکٹر الیاس میو، مزمل ممتاز ایڈووکیٹ، حامد علی لیاقت ایڈووکیٹ، برکت علی میو، کاشف میو، محمد احسان میو، مظفر میو اور دیگر میر پور خاص اور پکھو کے واقعات پر مشاورت کرتے ہوئے

حاجی محبوب کے بیٹے کی حج سے واپسی پر بڑی دعوت کا اہتمام

حیدر آباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد کے مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو کے بیٹے حاجی ندیم میو کی حج کی سعادت حاصل کرنے مقامی ہال میں بڑی دعوت اور عقیقہ کا اہتمام کیا گیا جس میں میو اتحاد کے چیئرمین و دیگر رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں سیاسی و سماجی شخصیت نے بھی شرکت کی۔

گوٹھ مہر خاں کے عطاء محمد عرف رتی میو انتقال کر گئے

میر پور خاص (نمائندہ فیصل میو) میر پور خاص کے نواحی گوٹھ مہر خاں کے عطاء محمد عرف رتی میو ولد روز دار میو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میو معززین میو برادری سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

سندھ میں فوری میو تنظیمات کونسل کا اجلاس یا کنونشن ہونا چاہیے

غلام نبی میو

اپنی قوم کے لئے کام کرنے والوں کی کمی نہیں لیکن تنظیموں کے کردار سے مایوسی جنم لے رہی ہے، مرکزی سیکرٹری جنرل میو اتحاد

میر پور خاص (نمائندہ صدائے میو) برادری میں اتحاد کی کوشش سے پہلے میو تنظیمات میں اتحاد کی ضرورت ہے کیونکہ روز بروز بننے والی تنظیمیں برادری کی بہتری کیلئے نہیں ایک دوسرے کیخلاف بنائی جارہی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ نے پنجاب کے دورہ کر کے واپس پہنچنے پر معززین برادری سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو سے درخواست کی ہے فوری طور پر سندھ میں میو تنظیمات کا کنونشن یا اجلاس کرنا چاہیے۔

میو برادری گیر یلو لاڑکانہ کی معروف شخصیات علی حسن میو اور ماسٹر عبداللہ میو کی حج سے واپسی پر سابق جج اسماعیل میو، پکھو کے سیٹھ عبدالمنان میو، طاہر حسین میو ایڈووکیٹ اور دیگر خیر مقدم کرتے ہوئے

میو اتحاد یوتھ کے صدر چاندو میو کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں

کوٹری (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد (یوتھ ونگ) کے مرکزی صدر اور جنرل کونسلر حسین چاندو میو کی والدہ محترمہ خدا کی بستی کوٹری میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ اور سوئم میں ممبران اسمبلی اور پاکستان میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

ٹنڈو الہیار میں حاجی عبدالعزیز نکو میو کے چچازاد صدیق میو کے بیٹوں کی شادی کے موقع پر الیاس نکہ میو، حاجی حیات میو، عبدالعزیز نکو، شہاب الدین میو، محمد سلیم میو، ٹھیکیدار رمضان، عبدالرزاق میو، محمد وسیم میو، ٹھیکیدار نصیب خاں میو، ٹھیکیدار اسحاق میو، عبدالستار میو، محمد جاوید اور دیگر کا دلہا اور میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

کراچی کی برادری کی حالت قابل رحم بنادی گئی ہے، عقیل میو

ظاہر اور باطن کی تفریق سے مخلص لوگ تنظیموں سے دور ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو سوشل گیدرنگ کے بانی محمد عقیل میو نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کچھ لوگوں نے کراچی کی برادری کی حالت کو قابل رحم بنا دیا ہے، ظاہر اور باطن کی تفریق سے مخلص لوگ نہ صرف تنظیموں سے دور ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں بلکہ برادری میں اتحاد کی بجائے انتشار بھی بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی معاملے میں برادری بھائی کا ساتھ دینا ہر کسی کی ذمہ داری ہے لیکن کراچی میں کسی کے ساتھ ہمدردی کرنے کو بھی بہت بڑا کارنامہ اور احسان جتلایا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں مایوسی بڑھ رہی ہے۔

رات کتنی ہی اندھیری کیوں نہ ہو صبح ہونی ہی ہوتی ہے، الیاس نکہ میو

مختیار کار راشد میو پر تشدد اور دو بھائیوں کے قاتلوں کی عدم گرفتاری افسوسناک ہے

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) رات کتنی ہی اندھیری کیوں نہ ہو صبح روشنی ہونی ہی ہوتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو نے ”صدائے میو“ سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میر پور خاص میں مختیار کار راشد میو پر جیل میں تشدد اور پکھو کے دو بھائیوں کے قاتلوں کی عدم گرفتاری برداشت سے باہر ہے۔ سندھ حکومتی کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر دونوں واقعات کا فوری طور پر نوٹس لے ورنہ میو برادری ملک بھر میں احتجاج پر مجبور ہوگی۔

خدا کی بستی کوٹری میں میو اتحاد (یوتھ ونگ) کے مرکزی صدر محمد حسین چاندو میو کی والدہ محترمہ کے انتقال پر تعزیت کے بعد ایم پی اے ایڈووکیٹ راشد خاں میو، میو اتحاد کے رہنما عبدالعزیز نکو، حاجی حیات میو، استاد محمد سلیم، صوبیدار میجر جاوید میو اور علاقہ کی معروف سیاسی شخصیات دعائے مغفرت کرتے ہوئے

ماہنامہ صدائے میو لاہور
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
جولائی 2026ء
چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

حویلی حاجی سردار میو (سید پور) قصور میں ضلع کی تنظیم سازی کے سلسلے میں ہونیوالے اجلاس کے شرکاء کا سرپرست حاجی سردار میو، ضلعی صدر سرور خاں میو، سینئر نائب صدر سردار اصغر حسین، معروف نعت خواں حافظ جعفر ضیاء اور میاں جی جمیل دھنگل کے ہمراہ گروپ فوٹو

پاکستان صدائے میو فورم نے 10 جولائی مری میں ہونیوالے تین روزہ تربیتی کنونشن کے معاملات کو حتمی شکل دیدی

کنونشن کی میزبانی صدائے میو لاہور کی ٹیم کرے گی، انتظامات کیلئے ضلعی صدر چوہدری صابر حسین کی قیادت میں 15 رکنی ٹیم دو دن پہلے مری پہنچے گی۔ اسلام آباد کے نوجوانوں کی بھی شرکت کی دعوت دیدی گئی

لاہور، قصور، نارووال، شجاع آباد اور ننکانہ کے وفود اپنی اپنی گاڑیوں میں 9 جولائی کو صبح 10 بجے روانہ ہوگی، کنونشن کے شیڈول کا اعلان دو دن پہلے کردیا جائے گا۔ مرکزی اور ضلعی اجلاس میں فیصلہ

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام 10 تا 12 جولائی 2026ء جمعہ ہفتہ اور اتوار کو ڈیرہ چوہدری صابر حسین بلا میو ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہونے والے تیسرے سالانہ تین روزہ تربیتی کنونشن کے انتظامات کو حتم شکل دے دی گئی۔ انتظامات کے سلسلے میں مرکزی ذمہ داران کا آن لائن اور ضلع لاہور کے ٹیم کا اجلاس ضلعی دفتر صابر اسٹیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ جن میں تمام معاملات کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اس بار کنونشن کی میزبانی صدائے میو فورم لاہور کی ٹیم کرے گی۔ انتظامات کیلئے لاہور سے 15 رکنی ٹیم پروگرام سے دو دن پہلے لاہور سے نیو مری پہنچے گی جبکہ لاہور، قصور، نارووال اور ننکانہ صاحب کی ٹیم 9 جولائی کو صبح 10 بجے اور شجاع آباد کی ٹیم صبح 8 بجے روانہ ہوگی۔ کنونشن کی ایک نشست میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اور میو یوتھ فورم اسلام آباد کے ذمہ داران کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ کنونشن کی تربیتی نشستوں اور سیر و سیاحت کے شیڈول کا اعلان تنظیم کے ذمہ داران کی مشاورت سے پروگرام سے دو دن پہلے کیا جائے گا۔

حویلی حاجی سردار خاں میو قصور میں میو، آرائیں اتحاد اور ہجویری گروپ کی طرف سے چوہدری نذیر احمد میو صدائے میو فورم میں شمولیت کا اعلان کر رہے ہیں اس موقع پر تنظیم کے رہنما چوہدری سرور شاہین، سرور خاں میو، ماسٹر عرفان میو، حاجی سردار خاں، سردار اصغر حسین، راؤ شوکت علی، طیب جاوید ایڈووکیٹ اور دیگر بھی موجود ہیں

مجلس تحفظ ختم نبوۃ پتوکی کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم مفید میو وفات پا گئے

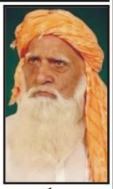

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) معروف عالم دین اور مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے پتوکی کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم مفید میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں علمائے کرام اور سیاسی سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

میو آرائیں اتحاد اور ہجویری گروپ کے چوہدری نذیر کی ساتھیوں سمیت صدائے میو فورم میں شمولیت

اپنی قوم کی بقا اور اتحاد کیلئے صدائے میو فورم کے ساتھ ملکر ہر میدان میں جدوجہد کرینگے، چوہدری نذیر احمد ہجویری میو

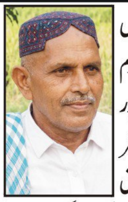

قصور (نمائندہ صدائے میو) میو برادری شام کوٹ (چونیاں) کی معروف شخصیت، میو آرائیں اتحاد اور ہجویری گروپ کے سرکردہ چوہدری نذیر احمد میو نے حویلی حاجی سردار خاں میو قصور میں صدائے میو فورم کے رہنماؤں چوہدری محمد سرور شاہین، محمد سرور خاں میو، ماسٹر عرفان میو، حافظ سلمان طارق سردار اصغر حسین میو، راؤ شوکت علی اور دیگر معززین برادری کی موجودگی میں ساتھیوں سمیت پاکستان صدائے میو فورم میں شمولیت اختیار کرلی اور جلد ہی چونیاں میں بڑے پروگرام کا اعلان کیا۔

پنجاب پولیس کے سابق ایس ایچ او چوہدری عبدالغنی خاں میو انچاپنڈ میں وفات پا گئے

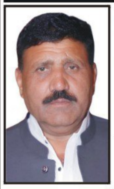

نارنگ (نمائندہ صدائے میو) نارنگ منڈی کے نواحی گاؤں اونچا پنڈ میں پنجاب پولیس کے سابق ایس ایچ او چوہدری عبد الغنی خاں میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے سپریم کورٹ کا وکیل سلیکٹ ہونے پر غلام نبی میو ایڈووکیٹ کے اعزاز میں عشائیہ دیا اس موقع پر مہمان اور میزبان کے ہمراہ ممتاز شفیق میو، چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، ماسٹر جمال دین اور حافظ سلمان طارق بھی موجود ہیں

غلام نبی میو ایڈووکیٹ کے اعزاز میں کرنل (ر) محمد علی میو کا عشائیہ

لاہور (نمائندہ صدائے میو) سندھ سے سپریم کورٹ پہلا میو وکیل بننے پر میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی ایڈووکیٹ کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں میو اتحاد پنجاب کے صدر ممتاز شفیق میو، ضلعی رہنما ماسٹر جمال دین میو، پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ اور حافظ سلمان طارق نے بھی شرکت کی اس موقع پر برادری کے حوالے سے مشاورت کی گئی۔

چک 163 ایم بی کے سیف اللہ کو میانوالی میں بھتہ نہ دینے پر ملزم آصف نے گولی ماردی

خوشاب (نمائندہ عبدالوحید میو) گذشتہ دنوں جوہر آباد کے نواحی چک 163 ایم بی کے سیف اللہ شاہ ولد اسلم شاہ کو صبح 5 بجے المکہ ملک شاپ پر بھتہ نہ دینے پر ملزم آصف نے گولی مار کر قتل کردیا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

ادبی تنظیم بزم اخگر کے زیر اہتمام جہانگیر پارک لاہور ہونیوالے ماہانہ مشاعرہ میں شعراء اسد اللہ ارشد میو، احمد فہیم میو، ضیاء الرحمٰن فاروقی، شبنم مرزا، کلیم خاں کلیم میو، طاہر محمود ہاشمی، غلام رسول درویش، اصغر علی حیدری، یاسین خاکی، احمد محمود صابر، غلام مرتضیٰ اور دیگر کا گروپ فوٹو

ضلع قصور کی ہر یونین کونسل میں تنظیم سازی کی جائے گی، سرور خاں میو

قصور (نمائندہ صدائے میو) الحمد اللہ ضلع کی تنظیم سازی مکمل کرلی ہے اور اب قصور کی تمام تحصیلوں کی یونٹ سازی کرنے بعد ضلع قصور کی تمام یونین کونسل میں پاکستان صدائے میو فورم کی تنظیم سازی کی جائے گی ان خیالات کا اظہار صدائے میو فورم ضلع قصور کے صدر محمد سرور خاں میو نے حویلی حاجی سردار خاں سید پور میں ضلع قصور کی تنظیم سازی کے سلسلے میں منعقدہ بڑے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

چوہدری عتیق میو کے والد چوہدری بشیر احمد وفات پا گئے

ظفروال (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ دنوں ظفروال کے نواحی قصبہ دھم تھل میں چوہدری عتیق میو ایڈووکیٹ کے والد گرامی چوہدری بشیر احمد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

مری میں ہونے والی تین روزہ سالانہ کنونشن کے سلسلے میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم لاہور کے اجلاس میں چوہدری سرور شاہین، چوہدری صابر حسین بلا، چوہدری طاہر اسلام، چوہدری شبیر خاں، چوہدری سلیم خاں، عبدالستار خاں میو، چوہدری خالد محمود انجم، محمد اسلم نواب، حافظ محمد ریحان میو اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں

چیتو والی کے معروف بزرگ حاجی سمیع خاں انتقال کر گئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) کاہنہ لاہور کی نواحی حویلی چیتو والی کی میو برادری کی معروف بزرگ شخصیت حاجی سمیع خاں میو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں معززین علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

جنگ آزادی 1857ء: منڈسور کے میوؤں کا آزادی کا جھنڈا بلند کرنا

گذشتہ سے پیوستہ

دہلی پر 14 ستمبر 1857ء کو برٹش کا علی الصبح حملہ کرنے کا منصوبہ بن گیا تو 13 ستمبر کو منڈسور (Mandcsaur) مدھیہ پردیش میں میو جمع ہوئے اور دہلی کے شہزادہ فیروز شاہ کے ساتھ آزادی کا سبز جھنڈا بلند کیا۔ برٹش کے جاسوس محرم نے اسی دن الگنش کے انٹیلی جنس محکمہ کو اطلاع لکھا کہ سنٹرل ہندوستان کی مدھیہ پردیش کی ریاست کے علاقہ مالوا کے شہر منڈسور میں میو آزدی کی جنگ میں شامل ہو گئے ہیں جنہوں نے سبز جھنڈا بلند کیا اور دہلی کو جانے کیلئے گوالیار آئے اور مالوا کی آزادی پسند فوج کے ساتھ مل گئے ہیں۔

Record of the Intelligence Departmint of the Govennment of the North-West Provinces of india Mutiny of 1857, by Sir William Mure, Vol.II. P53 Meos ralsed a Freedom Flag.

ٹی رائس ہومز (T. Race Holmes) نے اپنی کتاب ''ہسٹری آف انڈین میوٹنی'' میں لکھا کہ: ''برٹش کا منڈسور سے صفایا کر دیا گیا اور لاقانونیت پھیل گئی۔ کیپٹن کیٹنگ (Captain Ketings) نے جو حکومت کی طرف سے اس علاقے کا نمائندہ تھا اور شاندار اعصاب کا مالک تھا نے بڑی مہارت سے فساد زدہ علاقہ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔ جاورا ریاست میں میواتیوں اور سندھیاؤں نے اپنے آپ کو آزاد کرا لیا اور کنٹرول سے باہر ہو گئے۔ یہ منڈسور کا ملحقہ ریاستی علاقہ تھا جو 39 میل جنوب میں ہے۔

A History of the Indian Mutiny by T. Rice Holmes: 1998 5th edihon,p 482

کرنل ملسن (Malleson) اپنی کتاب ''ہسٹری آف انڈین میوٹنی 1857'' میں لکھتے ہیں کہ ''منڈسور کے باغیوں کا لیڈر فیروز شاہ شہزادہ شاہ ظفر کا پیغام لے کر آیا۔ منڈسور کے میوؤں نے اپنی ایک بھاری فوج تیار کی۔ ستمبر 1857ء میں اندازہ لگایا گیا کہ ان آزادی پسندوں کی تعداد پندرہ ہزار تھی جن کے پاس 16 یا 18 توپیں تھیں بعد میں معلوم بھی ہوا کہ یہ آزادی پسند باغی اتنے ہی تھے۔ کمانڈر ڈورنڈ (Durand) کے پاس بیمار، زخمیوں اور ماؤ کی ریاست کے محافظوں کو نکال کر 1500 فوجی بچے جو اتنے کافی نہ تھے جن سے منڈسور کے میو باغیوں کا مقابلہ کیا جاتا۔ اس صورتحال میں شاید یہ باغیوں کی خوش قسمتی تھی جنہوں نے آزدی کی مومنٹ کو شروع کیا جو دیگر فریڈم فائیٹرز کے ساتھ مل کر آگرہ اور دہلی تک آ پہنچے تھے۔

اسی میواتی فوج کا ذکر حکیم عبدالشکور نے اپنی کتاب ''تاریخ میو کھشتری'' میں کچھ اس طرح کیا ہے کہ گوالیار کے اضلاع منڈسور، اجین، شاہ جہاں پور اور مجیرا میں میوؤں کی آبادی ہے جن میں زیادہ تر لوگ کاشتکار ہیں یہاں کے میوؤں کی سب سے بڑی آبادی منڈسور میں ہے۔ ''منڈسور'' ایک بہت مشہور مقام ہے۔ منڈسور شہر اور اس کے دیہات میں میو آباد ہیں۔ یہ مقام میوات کے عوام میں کافی شہرت رکھتا ہے مثلاً ایک میو کی بیوی کے ڈھولے کے بند اس طرح ہیں:

تنک سرک تو سو کھی کیا ہٹ پڑ گی توئے
کالو تج کو کانچلی پیا تو اسے ہنجگو موئے

مرد:

اسّی کوس ملتان ہے دو سے منڈسور
تیری اب بی سیج سکت پرے سرک جاؤں اور

اس بند سے ظاہر ہے کہ منڈسور کو میوات میں عوامی مقبولیت حاصل رہی ہے۔ 1857ء کی

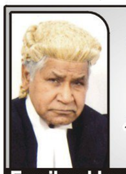

میو فریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خان میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

جنگ آزادی تحریک میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا اور اپنی ایک آزاد فوج بنا کر انگریز فوج کا مقابلہ کیا اور بڑی کامیابیاں حاصل کیں اس کا ذکر 1857ء کے سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے۔

Tarekh-e-Meo Khashtary by Hakeem Ajmal khan 2010. p541

ریاست جاورہ کے میو!

ریاست جاورہ میں لارگڑھ، سنجیت، جاورہ وغیرہ میں میو کی آبادی ہے۔ اس ریاست کے میو خاصے تعلیم یافتہ ہیں۔ کئی اور ریاستیں مثلاً دھار، راجگڑھ، دیواس، بھوپال، مالوا، نرسنگھ گڈھ، کاچی کھیڑی گولیار، بھیلواری، اور دیگر علاقوں میں میو بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ گویا مدھیہ پردیش میوؤں کا ایک دیس ہے، یوپی (اتر پردیش) کے تقریباً ہر ضلع میں میو بڑی تعداد میں آباد ہیں جن میں مشہور آگرہ، متھرا، اٹاوا، کانپور، لکھنو، الہ آباد، گونڈ، بستی، پیلی بھینت، بریلی، لامپور، مراد آباد، بجنور، میرٹھ (جہاں سے جنگ آزدی کا آغاز ہوا) علی گڑھ، بلند شہر وغیرہ جہاں آزادی کی تحریکیں چلیں۔

یوپی اور مدھیہ پردیس میں میوؤں کا جا بسنا!

مسٹر ڈبلیو کرک نے اپنی کتاب ''قبائل واقوام شمال مشرقی پردیس'' میں ان کا حال لکھا ہے۔ امپیریل گزٹ آف انڈیا نے بھی میوؤں کے میوات چھوڑنے پر لکھا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ 1018ء سے منتشر ہونا شروع ہوئے تھے جب بیرونی حملہ آوروں نے ہندوستان پر حملے شروع کئے

بلبن کا میوات پر حملہ!

بلبن نے جب میوات پر حملہ کیا تو میواتیوں کا بڑا قتل عام ہوا جس میں تقریباً تین چار لاکھ میو مارے گئے جبکہ بلبن کی ایک لاکھ فوج ماری گئی اس لڑائی کی وجہ سے بھی میو نقل مکانی کر گئے۔ گڑگاؤں گزٹیئر 1910ء کے مطابق 78-1877ء کی قحط سالی میں بڑی تعداد میں لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر ہر طرف خوراک کیلئے نکل پڑے۔ خاص کر میو بڑی تعداد میں میوات چھوڑ گئے۔ بہت سے مالوا کے جنوب میں جا بسے جہاں قحط سالی نہیں ہوتی تھی۔

بچوں کی پیدائش 117,242 آبادی کے نقصان سے نکالی جائے تو نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد 249,239 بنتی ہے۔

میوات میں آب پاشی زیادہ تر بارشوں سے ہوتی تھی۔ بارش نہ ہونے پر پیداوار متاثر ہوتی اور لوگ اور جانور قحط سالی کی وجہ سے بھوکے مرنے لگتے۔ مجبوراً لوگ نقل مکانی کرتے۔ زیادہ تر لوگ یوپی مدھیہ پردیش اور مالوا کے علاقوں کی طرف گئے۔ مکمل تاریخی ریکارڈ دستیاب نہیں مگر میوات میں 1767ء میں ہولناک قحط پڑا اور لوگ پورب (مشرق) کی طرف تلاش معاش میں نکل پڑے۔

حکیم عبدالشکور کی کتاب ''تاریخ میو کھشتری'' میں 4-1783ء قحط پڑا جسے چالیسیہ کہتے تھے۔ 4-1833ء میں اور پھر 8-1837ء میں قحط پڑا جس کے نتیجہ میں میو قوم ایک عذاب سے گذری اور مشرق وجنوب کی طرف مالوا۔ مدھیہ پردیش اور یوپی کے علاقوں کی طرف جا کر آباد ہو گئی۔

History of india by Sir H.M Elliot. V.lll p.104

مدھیہ پردیش میں میو قوم کا برادرانہ تعلق وہاں کی مقیم قوم میں مالوا کی مالوی اور مرہٹوں سے پڑا۔ مالوی قوم دریائے راوی اور چناب کے علاقہ میں آباد تھی۔ مہابھارت کے حوالے سے یہ مدراباد شاہ کے ایک سو بیٹوں کی بتائی جاتی ہے۔ چار سو سال قبل مسیح میں سکندر اعظم نے ملتان کے بعد اس علاقہ پر حملہ کیا۔ مالوی وہاں سے نکل کر راجھستان آ گئے اور مدھیہ پردیش کے مغربی علاقہ جو انہی کے نام سے منسوب ہوا یعنی مالوا میں آباد ہو گئے۔

Imperial Gazeheer of India 1908.p.408

(جاری ہے)

میو قوم کی قیادت: چند تلخ سوالات اور خود احتسابی

مدیر! یہ مضمون برادری کے بعض بھائیوں کو ناگوار گزرے، شاید کچھ لوگ اسے تنقید سمجھیں اور شاید بعض لوگ مجھ سے اختلاف بھی کریں لیکن میرا مقصد کسی شخصیت یا گروہ کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ ان سوالات کو سامنے لانا ہے جو برسوں سے عام میو افراد کے ذہنوں میں گردش کر رہے ہیں۔ بعض اوقات سچ تلخ ضرور ہوتا ہے مگر اصلاح کا راستہ بھی سچ کا سامنا کرنے سے ہی نکلتا ہے۔

میو برادری سندھ سمیت ملک بھر میں ایک باشعور، تعلیم یافتہ اور باصلاحیت برادری کے طور پر جانی جاتی ہے۔ ہماری صفوں میں ججز بھی ہیں، وکلاء بھی، اعلیٰ سرکاری افسران بھی، سیاستدان بھی، ڈاکٹر، انجینئر اور کامیاب کاروباری شخصیات بھی۔ بظاہر دیکھا جائے تو شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہو جہاں میو برادری کے لوگ موجود نہ ہوں۔ لیکن ایک سوال بار بار ذہن میں آتا ہے:

''کیا یہ اجتماعی طاقت برادری کے اجتماعی مسائل کے حل کے لیے استعمال ہو رہی ہے؟''

اگر دیانت داری سے جواب تلاش کیا جائے تو صورت حال زیادہ حوصلہ افزا دکھائی نہیں دیتی۔ ہم افراد کے طور پر مضبوط ہیں مگر اجتماعی طور پر کمزور نظر آتے ہیں۔ جب کسی میو خاندان پر مشکل وقت آتا ہے تو چند دن اس کا ذکر ہوتا ہے، چند تعزیتی بیانات آتے ہیں، کچھ سوشل میڈیا پر پوسٹیں لگتی ہیں اور پھر سب کچھ معمول پر آ جاتا ہے۔ مگر جس گھر پر مصیبت آئی ہو اس کے مسائل ختم نہیں ہوتے۔

چند ایک واقعات جو گزشتہ دنوں ہوئے یا چل رہے ہیں اس مضمون کا حصہ بنا رہا ہوں۔ ضلع لاڑکانہ کے گاؤں کچھو میں دو میو بھائیوں کے قتل کا واقعہ آج بھی بہت سے لوگوں کے دلوں میں درد کی صورت موجود ہے۔ ایسے سانحات کے بعد متاثرہ خاندان صرف ہمدردی نہیں بلکہ انصاف کے لیے اجتماعی جدوجہد کی توقع بھی رکھتا ہے۔ کچھو کے واقعے کے حوالے سے متاثرہ خاندان اور کچھو میں برادری کے بعض افراد یہ مؤقف رکھتے ہیں کہ سانحے کے کئی دن گزرنے کے باوجود وہ خود کو مکمل طور پر محفوظ محسوس نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں مختلف نوعیت کے دباؤ اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا جس کے باعث برادری کے اندر تشویش پائی جاتی ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال مزید اہم ہو جاتا ہے کہ برادری کی اجتماعی قیادت نے متاثرہ خاندانوں کے تحفظ، قانونی معاونت اور حوصلہ افزائی کے لیے کیا کردار ادا کیا

برادری کے بہت سے افراد آج بھی یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا اس معاملے کو اس سطح پر اٹھایا گیا جو اس کا حق تھا؟ کیا ہماری اجتماعی طاقت، ہمارے قانون دان، ہمارے باثر افراد اور ہماری قیادت اس معاملے میں ایک مضبوط قوت کے طور پر سامنے آئی؟

اسی طرح راشد میو کا جو ضلع میر پور خاص کے ایک ایماندار مختیار کار ہیں انکا معاملہ بھی مختلف حلقوں میں زیر بحث رہا ہے کہ کیسے ایک ایماندار افسر کو غلط کام نا کرنے پر جیل کی کوٹھری میں ڈالا گیا ہے۔ برادری کے لوگ انہیں ایک تعلیم یافتہ اور سرکاری خدمات سے وابستہ شخصیت کے طور پر جانتے ہیں۔ راشد میو دوران حراست ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا اور ان پر بدترین تشدد کر کے انکا ہاتھ تک توڑ دیا گیا ان کے اہل خانہ کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان دعوؤں کی قانونی حیثیت اور حقائق کا تعین متعلقہ اداروں کا اختیار ہے تاہم برادری کے اندر یہ سوال ضرور اٹھایا جاتا ہے کہ اگر کسی فرد یا خاندان کو ایسے حالات کا سامنا ہو تو کیا اس کے لیے کوئی منظم اجتماعی معاونت کا نظام موجود ہے ان کے قانونی معاملات کی

تعبیر

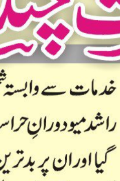

محمد کاشف میو
(حیدرآباد)
0346-3851145

حقیقت اور فیصلہ یقیناً عدالتوں کا اختیار ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر برادری کا کوئی فرد مشکل قانونی حالات سے گزر رہا ہو تو کیا اس کے لیے کوئی منظم قانونی معاونت کا نظام موجود ہے؟ کیا ہماری برادری کے وکلاء، قانون دان اور باثر شخصیات ایسے مواقع پر اجتماعی کردار ادا کرتی ہیں؟

شفیق میو جو مرحوم غلام رسول میو کے صاحبزادے ہیں، ان کے حوالے سے بھی انکی عزت اور شہرت کو داغدار کرنے کے لئے مختلف سیاسی اور سماجی مباحث سامنے آتے رہے ہیں۔ شفیق میو کے حوالے سے ان کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ انہوں نے اپنے اوپر عائد الزامات کا جواب دیا اور اپنی پوزیشن واضح کرنے کی کوشش کی اور سرخرو ہوئے۔ ایسے معاملات اس بات کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ کسی بھی شخص کے بارے میں رائے قائم کرتے وقت افواہوں کے بجائے حقائق، شواہد اور منصفانہ طرز فکر کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

یہ تمام مثالیں ایک ہی بنیادی سوال کی طرف اشارہ کرتی ہیں: جب برادری کا کوئی فرد یا خاندان مشکل حالات سے دوچار ہو تو کیا ہماری قیادت صرف رسمی بیانات تک محدود رہتی ہے یا عملی طور پر بھی اس کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے ایسے معاملات میں ضروری ہوتا ہے کہ برادری جذبات، گروہ بندی اور ذاتی پسند ناپسند سے بالاتر ہو کر انصاف، تحقیق اور حقائق کی بنیاد پر مؤقف اختیار کرے۔ لیکن بدقسمتی سے اکثر اوقات ہم مسئلے کے حل کے بجائے فریق بن جاتے ہیں۔

اصل مسئلہ افراد کا نہیں بلکہ ہماری اجتماعی ترجیحات کا ہے۔ ہم نے قیادت کے تصور کو صرف شادیوں میں شرکت، تعزیتوں میں حاضری، اسٹیجوں پر بیٹھنے اور سوشل میڈیا پر تصاویر اور سیلفیاں لگانے تک محدود کر دیا ہے۔ حالانکہ قیادت کا اصل مقصد برادری کے مسائل کی نشاندہی کرنا، ان کے حل کے لیے جدوجہد کرنا اور مشکل وقت میں اپنے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔ قیادت صرف یہ نہیں کہ فلاں رہنما نے کتنی تقریبات میں شرکت کی بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ اس نے کتنے مسائل حل کروائے؟ کتنے نوجوانوں کو تعلیم یا روزگار کے مواقع دلائے؟ کتنے مظلوم خاندانوں کی دادرسی کی؟ کتنے قانونی مسائل میں گھرے لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے کردار ادا کیا؟ اگر ہماری برادری میں ججز موجود ہیں، وکلاء موجود ہیں، بیوروکریٹس موجود ہیں اور سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والے افراد موجود ہیں تو پھر ایک عام میو آدمی مشکل وقت میں خود کو تنہا کیوں محسوس کرتا ہے؟ یہ سوال کسی ایک شخص سے نہیں بلکہ ہم سب سے ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ میو برادری ایک مستقل قانونی امدادی کمیٹی قائم کرے، ایک فلاحی فنڈ بنائے، نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے ادارہ جاتی نظام قائم کرے اور ہر ایسے خاندان کے لیے ایک مضبوط پلیٹ فارم مہیا کرے جو ظلم، ناانصافی یا کسی اجتماعی مسئلے کا شکار ہو۔

آج ہماری برادری کو تصویروں سے زیادہ منصوبوں کی ضرورت ہے، نعروں سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے اور رسمی نمائندگی سے زیادہ عملی قیادت کی ضرورت ہے۔ یہ مضمون کسی فرد یا تنظیم کے خلاف نہیں بلکہ ایک اجتماعی خود احتسابی کی دعوت ہے۔ اگر ہم اپنی صلاحیتوں، وسائل اور اثر و رسوخ کو منظم کر لیں تو میو برادری صرف ایک برادری نہیں بلکہ ایک ایسی طاقت بن سکتی ہے جو اپنے ہر فرد کو یہ یقین دلا سکے کہ مشکل وقت میں وہ اکیلا نہیں۔ کیونکہ قوموں کی عزت تقریروں، تصویروں اور دعوؤں سے نہیں بلکہ اپنے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے سے بنتی ہے۔

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ
صدائے میو لاہور
جولائی 2026
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری احسن رضا خاں حج کی سعادت حاصل کرنے پر میولائرز فورم کے مرکزی صدر چوہدری نور سعد ایڈووکیٹ، پاکستان صدائے میوفورم کے رہنما چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، چوہدری سرور شاہین، چوہدری اقبال سحر خاں، حافظ سلمان طارق اجتماعی شادی کے ڈونرز تصدق شیراز ایڈووکیٹ، ملک سرور سبحانی، میواتحاد کے رہنما آفتاب اختر، محمد افضل میو، مشتاق امبرالیا، شکر اللہ میوانجمن اتحاد وترقی میوات کے سابق صدر شہزاد جواہر اور میوایجوکیشنل فورس کے ساجد موج و دیگر بدوکی کی حاجی محمود پھترواڑیا اور ان کے بیٹے کو مبارکباد دیتے ہوئے

2 ماہ میں

3 میو جوانوں اور 3 بچیوں کا افسوسناک قتل، میو تنظیمات سوشل میڈیا پر اچھل کود میں مصروف

عید سے چندروز قبل کنگرہ موڑ کے ہسپتال میں میونرس، پکھوگاؤں سندھ میں دو بھائیوں اور راجہ جنگ میں ایک نوجوان کو قتل کیا گیا کہیں غیر تو کہیں اپنے ہی قاتل نکلے، تعزیتی رسموں کے علاوہ کسی نے کچھ بھی نہ کیا

عید کے بعد ملکوکی اور چھٹیانوالہ میں دو مبینہ طور پر سسرالیوں نے قتل کیا، تشدد کی رپورٹ آنے کے باوجود خودکشی کا قرار۔ ڈھیر ساری تنظیموں کے باجود مظلوموں کو کسی کا آسرا نہیں کیونکہ دعوے بہت ہیں عمل کہیں بھی نہیں

لاہور (رپورٹ صدائے میو) آج کے دور میں لڑائی جھگڑے حتیٰ کہ قتل ہر برادری میں ہورہے ہیں لیکن کسی بھی برادری یا سماجی تنظیم کے بڑے سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں تو وجہ بھی سامنے آجاتی ہے لیکن میوقوم میں ایسا نہیں کیونکہ تمام تنظیمیں اور شخصیات سوشل میڈیا پر پوسٹ چلا کر یا گھر جا کر تعزیت کر کے سمجھتی ہیں کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے یہی وجہ ہے کہ عید سے چندروز قبل تحصیل پسرور کے شہر کنگرہ کے پرائیویٹ ہسپتال میں زیادتی کے بعد میونرس کو، قصور کے گاؤں راجہ جنگ کی ایک حویلی میں آپسی جھگڑے میں نوجوان، سندھ کے گاؤں پکھو میں دو حقیقی بھائیوں کو مغیرہ برادری کے لوگوں نے سرعام قتل کیا۔ عید کے بعد لاہور کے گاؤں ملکوکی اور قصور کے گاؤں چھٹیانوالہ میں سسرال میں مبینہ طور پر دو بچیوں کو قتل کیا گیا جسے سسرالیوں نے خودکشی قرار دے دیا۔ یہ قتل ہوں یا خودکشی کسی نے جاننے کی کوشش نہیں کی اس لئے جسکا زور اور پیسہ چلا پولیس بھی اُسی کے ساتھ کھڑی ہوگئی۔ میرپورخاص (سندھ) میں ایماندار مختیار کار (تحصیلدار) راشد میو کو کرپشن کے فرضی کیس میں ڈال کر نہ صرف گرفتار کیا گیا بلکہ سنٹرل جیل میرپورخاص میں تشدد کر کے اسکا ہاتھ تک توڑ دیا گیا اس معاملے میں بھی میرپورخاص کے وکلاء اور نوجوان تو سراپائے احتجاج بن گئے لیکن برادری کے کسی بھی لیڈر یا تنظیم نے سوائے سوشل میڈیا پر ہمدردی کے کوئی کردار ادا نہ کیا۔ سندھ اور پنجاب میں درجنوں تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور سوشل میڈیا پر دن رات سرگرم بھی ہیں لیکن اجتماعی معاملات میں انکا کردار کیا ہے یہ ایسا سوال ہے جس کا کسی کے پاس کوئی جواب نہیں جو کہ پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

محمد کبیر خاں میو | مبارک علی میو | چوہدری محمد یونس | مزمل ممتاز ایڈووکیٹ | پٹواری نذیر کریمی | انجینئر محمد عاقب میو | ماسٹر آس محمد میو | چوہدری محمد افضل

جون میں بننے والے ماہنامہ ''صدائے میو'' لاہور کے نئے ممبران

لائف ٹائم ممبر

(1) کبیر خاں میو (ظہور ٹاؤن) رائیونڈ..10000/

خصوصی تعاون

(1) مبارک علی میو (جنرل کونسلر) آرائیاں 10000/

(2) چوہدری یونس میو (ڈی ایچ اے) لاہور 5000/

سالانہ ممبران

(1) مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ (دارالسلام) کراچی

(2) راناخوشی محمد میو (سابق جنرل کونسلر) گوجرانوالہ

(3) چوہدری محمد افضل میو (قاسم ٹاؤن) بہاولپور

(4) انجینئر عاقب میو (ظہور ٹاؤن) رائیونڈ

(5) آس محمد منشی خاں میو (جنڈ والہ) قصور

(6) شگفتہ وسیم (پرانا کاہنہ) لاہور

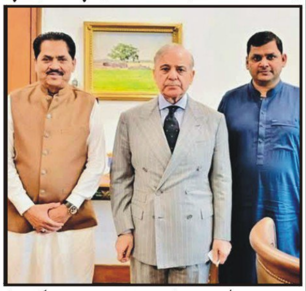

لاہور سے ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین میو اور ان کے بیٹے راؤ بابر میو کا اسلام آباد میں وزیراعظم میاں شہباز شریف سے ملاقات کے بعد گروپ فوٹو..........

وحدت روڈ مسلم ٹاؤن میں مجید اینڈ سنز کی نئی برانچ کے افتتاح کے موقع پر صدائے میو کے ایڈیٹر حافظ سلمان طارق، حافظ نعمان مجید کو مبارکباد دیتے ہوئے

کراچی میں مارکیٹنگ کی دنیا میں اعتماد اور احساس کا نام
UMG
UNITED MARKETING GROUP
یونائیٹڈ
مارکیٹنگ گروپ
ہم مکانوں کی نہیں
مکینوں کی بات کرتے ہیں

عبدالوحید میو
چیف ایگزیکٹو
0321-9503570
نفسا نفسی کے اس دور میں الحمدللہ یونائیٹڈ مارکیٹنگ گروپ اپنے کلائنٹس کے ساتھ اعتماد اور دیرپا تعلقات قائم رکھنے پر یقین رکھتا ہے۔ UMG صرف تسلیم شدہ معماروں اور منظور شدہ سوسائٹیوں کے ساتھ ہی کام کر رہا ہے۔ ہم صرف رئیل اسٹیٹ میں اعلیٰ ROI کے ساتھ سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرتے ہیں
Office:
FL-3 FALAKNAZNAZ WONDER CITY-3
LDA SCHEME-34 SURJANI TOWN KARACHI

M&S
Majeed & Sons
evee
Follow us
eveewahdatroad
ایوی الیکٹرک سکوٹر

کریڈٹ کارڈ کی سہولت دستیاب
فری ہوم سروس
☆ایک چارج میں 70 سے 90 کلومیٹر مسافت
اسلامک انسٹالمنٹ پلان
پاکستان میں سب سے زیادہ سیل ہونیوالا برانڈ
مجید اینڈ سنز
وحدت روڈ نقشہ سٹاپ مسلم ٹاؤن لاہور
★ پٹرول سے آزادی
★ انجن آئل نہ ٹیوننگ کی ضرورت
★ ٹیوب لیس ٹائر الائے رم
★ سکیورٹی الارم سسٹم
★ Led لائٹ + ڈیجیٹل میٹر
★ نہ کلچ نہ گیئر، ماحول دوست شور
★ 1½ سے 2 یونٹ میں فل چارج
میو بھائیوں کے لئے
خصوصی ڈسکاؤنٹ

حافظ محمد نعمان مجید میو
(CEO)
0333-4345985

سلسلہ وار
گھرچڑھی میو خاں
گھرچڑھی اور امراؤ کو ٹکراؤ اور بوہری کو سُپنا

گذشتہ سُو پیوستہ

اُمراؤ مرزا پرکوایک بڈو جمین دار ہو۔بھیڈ، بکری، گائے، بھینس، گھوڑی اور اونٹن کا بڈا بڈا ریوڑ ہا۔یائی مارے واکو دربار میں کرسی ملے ہی ۔واکو ایک خاص الخاص اُونٹ ہو جاپہ بیٹھ کے اُواپنا آپ اے ساری خدائی سُو اُوپر سمجھے ہو اور وائی پہ اُو بڈو گرب اور گرّا اسُو دربار لُو جاوے ہو۔ہر روج واکی رسوئی میں واکا اپنا ریوڑ کو پلو بکرو پکے ہو جاہے کھا کے اُو دھاپ کے پیوے ہو اور لگواں داڑھی اور لمبی موچھین کے مسکا دیوے ہو۔

گھرچڑھی مرزا پر سُو گُسّا میں دُھت نِکلو واکی سمجھ میں نہاری ہی کہ امراؤ سُو کیسے روپیہ نکلوا وے۔مانے نرمی کی بات نہ کہی ہوتی تو کہے تو اُو اپنی جان کی پروا کرے بگیر بی بھڑ جاتو اپر بس من مار کے رہ گو۔باہر نِکلو تو سودے ہاتھ واہے بھیڈ بکرین کا ممیانا اور بھبیانا کی آواز سُنائی دی۔ریوڑ کے آگے اُمراؤ کو اُو اونٹ کھڑ وا گال رو ہو جو واہے گھنو ای پیارو ہو۔جانے جوان کا من میں کہا سمائی کہ ڈاب سُو چکّو (چاقو) کھول کے ہاتھ میں پکڑو اور آگے بڈھ کے کھڑا اونٹ کی چھاتی میں گھسیڑ کے لمبو چیر و دے دیو۔اونٹ تنک بلبلا یو۔اُو واہے لوہی ٹپکا تو کھڑو چھوڑ کے ریواڑا کے پیسے گیو اور دو پتھر پکڑ کے ریواڑا میں سُو کچھ سوکھی ٹہنی لے کے پتھر ٹکرایا، چنگاری پھوٹی اور آگ سلگا کے ریوڑا پہ پھینک دی۔سُوکھی باڑ نے تنک دیر میں آگ پکڑ لی۔

اُونٹ کو لوہی بہو تو اُو دھڑام سُو نیچے گر پڑو ای وانے گُسّا میں ایک بے جبان کی ناحق ہتیا کری ہی اپر گسّو تو حرام ہووے ہے اور حرام کام بُرا بھلا اے کہاں دیکھے ہے ۔باڑا میں آگ لگا کے اُو من ای من میں پھنکار تو چلو گو۔آگ بھڑکی تو بھیڈ بکری چینخم دھاڑ مچان لگ گی ۔کائی نے آگ کا دھواں دیکھا اور گاؤں میں دُھائی پھر گی اپر اتنے گاؤں آوے باڑ جل کے راکھ ہوگی ۔بہت سی بھیڈ بکری بی جل گی اور جو باقی بچی وے جان بچا کے جانے کہاں کہاں دوڑ گی ۔ای کام تو وانے کر دیو اپر آگے جا کے واہے یا کو نتیجو بھی بھگتنو پڑو۔

امراؤ تک بات پہنچی ۔واکا چیلا چانٹا دوڑا آیا۔سینکڑین بھیڈ بکرین میں سُو کوئی دس بیس ای اُن کے ہاتھ آئی ۔باقی کے تو آگ میں جل گی کہ پھر جان بچا کے کہیں دور پرے بھگ گی جو کہ کہ تو کائی مانْس کے ہتھے چڑھ گی نہیں تو بھیڈیا اور ناہران کے مارے پورا کالا پہاڑ میں بھوکا ڈولے ہا اُن کا پیٹ میں پہنچ گی یائی مارے کہواہاں کہ گنوار گنڈا (گنّا) نہ دیوے بھلی بھلی پکڑا دیوے ہے (بھیل پانچ سیر گڑ کی رہوے ہے جو بہرت سا گنڈان کا رس سُو بنے ہے) امراؤ نے اپنا حساب سُو والو دو سو روپیہ کی چٹی دی اپر آپ نے ہجارن کو نکسان اُٹھا لیو۔

آگ کیسے لگی؟ یا کو پتو مرا اُونٹ اے دیکھ کے چل گو جا کو ہاتھن پیٹ چرو پڑو ہو۔امراؤ سمجھ گو کہ ای کام خدا بخش کا پوت کو ہے اپر وانے کائی لُو اپنا من کی بات نہ بتائی ۔ہاں ای ٹھان لی کہ جو ہری کا او اب تہارونت آگوا ے جو کام مو ہے دھیرے کرنو ہو واہے آج کروں گو اور جو آج کرنو ہو واہے اب کر کے دکھاؤں گو ۔واکو مرو اُونٹ اپنا ای خون کی کیچ میں پھٹی پھٹی آنکھن سُو لکھارو ہو جیسے کہہ رو ہووے اینتی اور بے ہی مانی (بے ایمانی) تو تیری اپنی ہی کائی اور کو کہا دوس دیوا۔بُرا کا من کا نتیجہ سدا بُرا ای ہووا ہاں۔

امراؤ کوئی چھوٹو موٹو نہ ہو دربار کو آدمی ہو۔ راجہ کی سنگت نے وامیں تکبر اور غرور کچھ اور گھنو بھر دیو ساتھ میں لوبھ اور ہبس بی بڈھ گی۔ ہر بکھت مال دھن جمع کرنا کی دھن من میں سمائی رہتی جب کہ میوات کی کہن اے:

گسُو جہاں ہُوں عقل نہ، عسق حیا نہ پیش
لوبھ جہاں ہُوں دھرم نہ، طاقت لڑے اندیش

وانے گھوڑی پکڑی اور کشن گڑھ کو توالی جا پہنچو سارو تھانہ واہے جانے ہو۔جاتے ای کرسی پٹک دی گئی ۔سارا تھانہ میں رولْ پڑ گی کہ مرزا پر کو امراؤ میو آیو ہے ۔کوتوال نے اُٹھ کے سلوٹ مارو ۔امراؤ کی آنکھن میں جُوالا مِل ری ہی ۔وانے رپٹ لکھوادی کہ خدا بخش کا گھرچڑھی نے واکی ہجارین بھیڈ بکری چور لی ہاں، ریوڑا میں آگ لگا دی ہے اور واکو اُونٹ بی

بالم
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

مار گرایو ہے ۔ٹھاکر رکھ بیر سنگھ کی جگے اب ایک نیو تھانے دار آیو ہو اور اُو سردار کرتار سنگھ سکھ ہو۔تھانے دار نے پوچھی:۔

''ٹھاکر جی تمن نے کہ کائی نے اُو ای کام کرتو آنکھن سُو دیکھو ہے؟''۔

امراؤ بولو:۔''سردار جی! خو آنکھن نہ دیکھو وا کی کھدرت سُو تو پچھا نو جاوے ہے؟''۔

میں نہ سمجھو سردار نے کہی:۔

''اُو میرے پیئے قرض مانگن آیو ہو۔میں نے نہ دیو بس یائی گُسّا میں وانے میرے ساتھ ای کچھ کرو اے سمجھ گو۔سیکھ نے ناڑ ہلائی۔ سمجھ گو اپر تو میری بات اے نہ سمجھو۔امراؤ نے کہی تو تھانے دار بھوں چکّا سو ہور دیکھن لگو۔امراؤ بولو:۔

''میں نے تیری گوائی کے مارے رپٹ لکھوائی اے۔تو ہے کرنو کچھ نہ ہے جو کچھ کروں گو میں کروں گو''۔

میں اب بی نہ سمجھو'' تھانے دار نے کہی تو امراؤ بولو:۔

''میں جا کے دھیرے پر سُو برادری کی داوت کروں گو تو اپنا سپائین نے سادہ لتّان میں داوت میں لیر آیو اور اپنی ہتھکڑین نے گیلے لایو۔میں خدا بخش کا سارا کنم اے تمن کو پکڑا دوں گو تم اُن نے اپنے پیئے مت راکھیو انگریجی میں فیروز پر تھانہ میں پہنچا دیو۔اُن نے پیروج پر کو شام لال بنیا موٹو ہے۔انگریج سرکار اُن نے آپ سمجھ لے گی۔ای کہہ کے وانے ایک لمبو سانس بھر وا اور پھر بولو:۔

''اپر بیچ میں کہیں بی میرو ناؤں مت آوے نہیں تو برادری میرے اُوپر جور ڈالے گی۔تمن نے پتو تو ہے کہ ہم میو تھانہ کچہری جانو اپنی توہین سمجھا ہاں میں یا کام کو تو کوھوں مانگو انام دوں گو اور راجہ سُو بی تیری ترقی کروا دوں گو''

اُو اپنا من کا بوجھ اے اُتار کے چپ چاپ اپنے گھر آ گو اور وانے سارا کارندا بلایا اور کہی کہ پوری لڈاوت پال کی داوت کو بندوبست کرو۔سارا باگھوڑیا بلایا جاواں اور اُن سُو دن طے کر کے گاؤں کا نائی میراسی ،نقیب سارا باگھوڑا میں دوڑا دیا کہ لوگن کو داوت دے کے آواں جا سُو ساری لڈاوت پال بھیلی ہو جھاوے ۔بڈو آدمی ہو۔مانا کو امراؤ پوری ریاست میں ناؤ کو ڈنکا بجے ہو۔پال نے کوئی تعجب نہ کرو کہ جرور کوئی خوسی کی بات ہوئے گی جو سارا باگھوڑیا نوت رگرایا ہاں

ایک مجا کی بات ای ہوئی کہ گھرچڑھی نے جادن امراؤ سُو اپنا روپیہ مانگا وا سُو پہلے رات کو امراؤ کی گھر والی نے سُپنا دیکھو کہ ''کالا پہاڑ کی عین چوٹی پہ ایک باگھ (شیر ناہر) اپنا اگلا پاون پہ سر دھری بے فکر سورو ہے کہ واکو گھر والو امراؤ وا باگھ کے پیئے پہنچ جاوے ہے ۔اُو بے بات واسو یا باگھ کے ٹھوکر مارے اور باگھ آنکھ کھول کے واہے دیکھے ہے پھر ایک لمبی انگڑائی توڑ کے کھڑو ہو جاوے ہے اور ایسے دھاڑے ہے کہ ساری وال تھرا جاوے ہے۔

ناہر کی دہاڑ کے ساتھ ای واکی آنکھ کھل گی وانے دیکھی کہ اُو پوری کی پوری پیسنان میں نہائی پڑی اے۔اُٹھ بیٹھی اور ان جان سی فکر میں پڑ گی کہ واکا گھر والا نے ناہر کیں چھیڑو، سوتو سنگھ کیں جگایو۔ واکو ہُسانس ایسے چل رو ہے جیسے اُو کوئی بہت ای لمبی دوڑ دوڑ کے آئی ہووے۔واکی کچھ سمجھ نہائی کہ ای کیسو سُپنا ہو جا میں واکا گھر والا نے ایک اچیت سویو سنگھ جگا کے انْ ہونی مصیبت مول لے لی ہی۔سنگھ دہاڑ کے کہا کرتو؟ یو بات واکی سمجھ میں نہ آئی کیں کہ واکی تو آنکھ کھل گی ہی۔اُو بیٹھی اللہ توبہ کرتی رہی اور پھر سُو نہ سو سکی۔

دھرے جب امراؤ راؤ لانْ میں آیو تو واہے دیکھ کے واکی جان میں جان آئی۔ روٹی ٹوک کھوا کے وانے اپنو رات کو سُپنو اپنا گھر والا لُو سُنایو تو امراؤ موچھن کے بلْ دے کے بولو اور ہنس پڑو۔

''دیکھ لے! ہم سُسر انا ہرن نے بی اپنی ٹھوکر میں راکھاں ہاں'' گھر والی اے واکی بات نہ پچی بولی:۔

''لوگ! میرو تو رات سُو ای جی ڈوبو جار واے، میری آنکھ کھلی تو پھر وا سُو پیچھے میں دہشت کی ماری سوای نہ سکی''۔

(جاری اے)

اللہ ہی زمین اور آسمانوں کا نور ہے

اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اور اس میں ایک چراغ اور وہ چراغ ایک قندیل میں ہے۔وہ قندیل ایسی (صاف و شفاف) ہے۔جیسے چمکدار ستارہ ہو وہ چراغ ایک نہایت مفید درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے کہ وہ زیتون (کا درخت) ہے جو (کسی آڑ کے) نہ پورب رخ ہے نہ پچھّم اس کا تیل (اس قدر صاف اور سلگنے والا ہے کہ) اگر اس کو آگ بھی نہ چھوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اٹھے گا اور جب آگ ہی لگ گئی تو نور علیٰ نور ہے اور اللہ تعالیٰ اس نور سے جس کو چاہتا ہے راہ دیتا ہے۔،،

مجھے ٹھیک سے یاد نہیں میں نے پہلی بار سورۃ النور کی یہ آیات کس عمر میں سنی لیکن اتنا ذہن نشین ہے کہ میں نے ان آیات کو کس وقت پہلی بار سنا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب پی ٹی وی پر قران پاک کی تلاوت بمع ترجمہ صبح چھ بجے نشر کی جاتی تھی یہ آواز آج بھی شاید گھروں میں گونجتی ہو مگر مجھے ایک عرصہ ہوا پی ٹی وی چینل دیکھے۔وہ ایک ایسے ہی گرمی کی صبح کا آغاز تھا جب ایک دلکش مردانہ آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ میں اس آواز کے سحر میں ڈوبی نیم وا آنکھیں بند کیے نیند کے ہل کورے لیتی سکول جانے کے لیے خود کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر آنکھیں کھل نہیں رہی تھیں۔ ایک تو اوپر ٹھنڈی ہوا لٹاتا پنکھا اور دوسری قران پاک کی تلاوت جو مسحور کن آواز میں میری سماعت سے ٹکرا رہی تھی۔ ایک سکون کی فضا اور خاموشی۔۔۔ میں بند آنکھیں کیے تلاوت سن رہی تھی۔ایسے میں سورۃ النور کی ان آیات کا ترجمہ میری کانوں سے ٹکرایا''اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے جیسے چراغ۔۔''

میرا ذہن جو ہوا کے ٹھنڈے جھونکوں سے نیند میں ڈوب رہا تھا اچانک اس میں ایک جھما کا ہوا اور میں فوراً اٹھ بیٹھی۔باقی آیات کو تو سنا مگر میرا ذہن اس جملے میں اٹک گیا اللہ''چراغ'' ہے۔ ہاں، چراغ۔۔۔یہ سننا تھا کہ میں خوش ہوگئی کہ مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا جو میرے ذہن میں ایک عرصے سے چپکا ہوا تھا بہت سوچا کرتی تھی بار ہا یہ سوال ذہن میں آتے تھے کہ اللہ کہاں ہے۔۔؟ کیسا ہے۔۔؟ اسکا جواب ہمیشہ یہ ملتا کہ وہ اوپر ہے آسمانوں میں مگر کیسا دکھتا ہے اس کا جواب کبھی نہیں ملا لیکن اس صبح مجھے اپنے سوال کا جواب مل گیا کہ وہ''چراغ'' ہے کم عمر تھی اور نا پختہ ذہن۔۔۔اس وقت ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی پھر کبھی اس کے بعد جب اللہ کی ذات کو تصور کے فریم میں اتارتی تو ان آیات کے پیش نظر ایک منظر ابھرتا۔

اندھیری رات، سنسان و تاریک جگہ، راہ چلتی دیوار اور اس میں بنا چھوٹا سا طاق اور اس طاق میں رکھا سرخ اور زرد روشنی پھیلاتا چراغ۔۔۔جو گھپ اندھیرے میں اپنی روشنی پھیلاتا پر کیف ماحول میں ایک پر سرار منظر پیش کرتا دکھائی دیتا اور مجھے اس چراغ کی ٹمٹماتی روشنی وہاں سے گزرنے والوں کو جو اس اندھیرے میں بھٹک چکے انہیں راستہ دکھاتی نظر آتی۔ایک عرصہ تک میرے ذہن میں یہی منظر چھایا رہا اور میں چراغ کو ہی''اللہ'' مانتی رہی۔ پھر جوں جوں شعور و آگہی بڑھی تب چراغ کا تصور کہیں کھو گیا اور اس کی جگہ اس یقین نے لے لی کہ وہ دکھائی نہیں دیتا مگر وہ ہے۔

دوسری مرتبہ یہ آیات بمعہ ترجمے کے اچانک سے اس روز سامنے آئیں جب میں بی۔ اے اسلامیات کی نصابی کتاب کی ورق گردانی کر رہی تھی۔ایک بار پھر میرے سامنے وہ''چراغ'' آن موجود ہوا جو وقت کیساتھ میرے ذہن سے بہت پہلے نکل چکا تھا۔پہلی بار یہ آیات کانوں سے سنی اور اب کی بار میری نظروں کے سامنے تھیں۔جب میں نے ان آیات کو پڑھا تو یہ آیات موتیوں کی صورت میں ایک لڑی میں پُری مجھ پر ایک سحر طاری کر گئیں اور میں ان آیات کی سحر انگریزی کے زیرِ اثر ایک بار نہیں، دو بار نہیں کئی بار پڑھ گئی۔اس وقت میں نے ان آیات پر غور وفکر کرنے کی کوشش کی مگر یہ آیات میری سمجھ سے بالاتر تھیں۔اس کے اصل مفہوم سے زیادہ میری توجہ اسکے ظاہری حسن پر مرکوز تھی۔ یہ آیات میرے حافظے پر تادیر نقش رہیں کبھی بھی نہ مٹنے کے لئے اور اسکے کچھ سال بعد 2012 یہی آیات قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے میری نظروں کے سامنے آئیں تو میں وہیں ٹھہر گئی حالانکہ اس سے پہلے کتنی ہی بار میری نظروں سے گزریں لیکن کبھی دل میں یہ چاہت نہ ابھری کہ میں یہاں رک جاؤں بس ان الحات میں وہیں رکی اور یہ آیات بار بار دھرانے لگی یہاں تک کہ میرا دل بھر آیا اور آنکھیں نم ہو کر برسنے لگیں۔مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میں انہیں کیفیات کی زیر اثر بہت آرزدگی سے ربِ کائنات سے دعا مانگنے لگی۔''یا اللہ!۔۔۔یہ نور مجھے عطا کر۔اپنے نور سے میرے وجود کو منور کردے،، یہ نور کیا تھا کچھ گمان نہ تھا۔ کیوں، میرے دل میں اس نور کو پانے اُمنگ اس پل جاگی۔ پتہ نہیں۔۔۔ میں مسلسل اس نور کو گڑگڑاتی ہوئی مانگ رہی تھی۔ مجھے اللہ سے ضد ہو رہی تھی کہ مجھے تو بس یہی نور چاہئیے ۔ آنسوؤں کی جھڑی، قبولیت کی گھڑی اور اس نور کو پانے کی چاہ۔۔۔اس نور کو کیسے پایا یہ الگ کہانی، ایک پُرکیف روحانی سفر۔۔۔اس سفر کی معراج پر ان آیات کے استعاروں سے مجھ پر انکی عملی تفسیر یوں عیاں ہوئی۔

انسانی جسم ایک طاق کی مانند ہے اور اس میں لوتھڑا سا دل قندیل ہے۔یہ دھڑکتا ہوا دل وجودِ باری تعالیٰ کے ہونے کے لطیف احساس سے چمکتا ہے یوں لگتا ہے ستارہ۔۔۔اور جب یہ احساس یقین بن کر دل کے نہاں خانوں میں جا گزیں ہو وہ دل پکار اٹھتا ہے کہ کوئی ہے۔۔۔کوئی ہے۔ یہی یقین، یقین کامل کے کمال درجے کو چھوتا ہے تو ایمان کا چراغ منور ہو کر قندیلِ دل کو روشن کرتا ہے۔یقین ہی وہ نادیدہ زیتون کا درخت ہے جو نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں بلکہ یہ انسان کے عقل و شعور میں پنہاں ہے اور یقین کامل اس درخت کا تیل ہے جس سے یپ دل میں ایمان کے بعد عرفان الٰہی سلگتا ہے یقین مانیے یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ سے محبت کی آگ روشن ہوتی ہے یہ آگ کسی کے لگائے سے روشن نہیں ہوتی بلکہ تپشِ عرفان الٰہی کی حدت سے خود بخود بھڑکتی ہے اور جب کسی وجود میں یہ آگ لگ جائے تو وہاں صرف اور صرف وہ ہی وہ۔۔۔نور پر نور۔۔۔محبت ہی محبت۔

محبتِ الٰہی وہ نور ہے کہ وہ جس دل کو چاہے منتخب کر کے اپنی محبت کا اسیر بنا کر اپنی طرف آنے کی راستہ دیتا ہے۔

میوات میں فسادات کی ابتدا

تحریکِ آزادی کے فراموش کردہ مناظر

1947ء میں فرقہ وارانہ فسادات کی آڑ میں میوات پر مظالم کے جو پہاڑ توڑے گئے وہ کوئی وقتی اشتعال نہ تھا بلکہ آس پاس کے علاقوں کی ہندو اکثریت ایک دو برس پہلے سے ہی اس ظلم کی تیاریوں میں مصروف تھی جبکہ الور اور بھرتپور کی ریاستی انتظامیہ بھی جو اس خونی ڈارمے کا اہم کردار تھی 1945ء سے ہی میوؤں کو ملیامیٹ کر دینے کے منصوبوں پر عمل پیرا تھی۔ میو مسلمانوں کی نسل کشی کے واقعات کا آغاز ریاست بھرتپور سے ہوا جب 1945ء میں موضع سبھل گڑھ تحصیل پہاڑی میں دو نہتے باپ بیٹے کو جو اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے ریاستی پولیس نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ مہاراجہ الور جو میوؤں کی مخالف سازش کا اہم مہرہ تھا کب پیچھے رہنے والا تھا اس نے بھی عدم ادائیگی تمبا کو ٹیکس کے بہانے میوؤں پر فوجی چڑھائی شروع کر دی اور موضع دھولی دوب تحصیل الور صدر اور موضع راتہ میں فوج نے کئی میوؤں کو شہید کر کے سرکردہ لوگوں کو گرفتار کر لیا اسی سال تحصیل پلول ضلع گوڑگاؤں کے موضع شولا کا پر عین عیدالاضحیٰ کے روز حملہ کیا۔ موضع شولا کا ہندو اکثریت کے درمیان واقع تھا۔ اس حملے کی سربراہی موضع پالڑی کا ایک جاٹ کر رہا تھا جو مہاراجہ بھرتپور کا رشتہ دار بھی تھا۔ یہ حملہ پسپا کر دیا گیا مگر یہ لوگ کھیتوں میں کام کرنے والے چند لوگوں کو پکڑ کر لے گئے اور اُنہیں زندہ جلا دیا۔ ان تمام ظالمانہ اقدامات کے خلاف کہیں کوئی شنوائی نہ ہوئی اور 1946ء کا سال سیاسی گیما گہمی اور تحریکوں میں گزر گیا۔

بھرتپور کی انتظامیہ متحدہ محاذ کی سرگرمیوں سے بہت پریشان تھی۔ 2 مارچ 1947ء کو نو ماہ کی قید کے بعد چوہدری شفاعت خاں ایڈووکیٹ کو رہا کر دیا گیا مگر اب حالات بدل چکے تھے اور فرقہ واریت کی آگ چاروں طرف پھیل چکی تھی۔ متحدہ محاذ کے لیڈروں نے بھی اپنی ترجیحات میں ستیہ گرہ کی بجائے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو سرفہرست رکھ کر کام کرنے کی کوشش کی مگر مہاراجہ سے مذاکرات کی ناکامی کے بعد بات چیت کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ستیہ گرہ شروع ہو گئی۔ متحدہ محاذ کی طرف سے ایک بھرپور عوامی مظاہرے کا انعقاد کیا گیا جس پر ریاستی پولیس نے فائرنگ کر دی۔ کئی مرد، عورتیں اور بچے مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ فائرنگ کے اس واقعے نے فرقہ واریت کی فضا کو مزید مکدر کر دیا کیونکہ مارے جانے والے میو تھے نیز ہندوستان کے دیگر علاقوں سے آنے والی فرقہ وارانہ فسادات کی خبریں بھی لوگوں کے ذہنوں میں اثر انداز ہو رہی تھیں۔

مہاراجہ بھرتپور کا بھائی بچّو سنگھ متعصب و فسادی ہندو ٹولے کا سرغنہ بنا ہوا تھا اور ریاست سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کے درپے تھا۔ متحدہ محاذ کے مظاہرے پر ہوئی فائرنگ اور قتل عام کی اطلاع ڈاکٹر کنور اشرف کو دہلی میں دی گئی جنہوں نے فوراً میوات کے سیاسی کارکنوں کی میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا اور طے ہوا کہ یہ میٹنگ موضع نوگانواں میں منعقد کی جائے گی۔ ابھی اس میٹنگ کی تیاریاں ہو رہی تھیں کہ 23 مارچ 1947ء کو مہاراجہ بھرتپور کے ایماء و اعانت پر ہندوؤں کی ایک کثیر دھاڑ نے میوات کی مشرقی سرحد پر انگریزی علاقے میں واقع قصبہ ہوڈل کی مسلم اقلیت پر حملہ کر دیا۔ قصبہ کی مسلم آبادی مزدور پیشہ طبقے کنجڑوں، قصاب، رنگریز، بھٹیاروں اور دوکانداروں پر مشتمل تھی۔ یہ لوگ حملہ آوروں کی اتنی بڑی تعداد کا سامنا کرنے کے قابل نہ تھے۔ مسلمان بوڑھے، بچے، مرد و زن بہت بڑی تعداد میں مارے گئے یہ بالکل اچانک حملہ اتنی تیزی سے کیا گیا کہ اطلاع ملنے پر جب تک میوا کھٹے ہوئے اور انتقامی حملے کی منصوبہ بندی کی حملہ آور قصبے سے نکل گئے اور پولیس نے فوراً علاقے کو گھیر لیا۔ باوجود کوشش کے میو اپنے شہید مسلمان بھائیوں کا بدلہ نہ لے سکے۔

23 مارچ 1940ء کی قرارداد لاہور کے بعد سے مسلمانانِ ہند کے لئے ایک اہم دن تھا اور اس تاریخ کو مسلمانوں پر حملہ ہندوؤں کی ذہنیت اور منصوبوں کو واضح کر دینے کے لئے کافی تھا۔ شیل مایا رام نے لکھا ہے کہ میوات میں ہوئے پہلے فرقہ وارانہ واقعے ہوڈل پر ہندوؤں کے یکطرفہ اور بلاجواز حملے میں دس مسلمان مارے گئے۔ میوات میں فرقہ وارانہ تشدد کی ابتدا کے حوالے سے ہوڈل کے دلخراش واقعے کے علاوہ موضع نوگانواں پر مہاراجہ بھرتپور کا فوجی حملہ بھی بہت اہمیت کا حامل تھا کیونکہ اس حملے

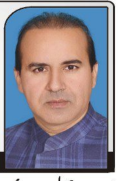

اقتباس
تقسیم ہند اور میوات
سردار عظیم اللہ خاں میو
(لاہور)
0302-8401299

کے بعد صلح و صفائی اور سیاسی حل کی تمام کوششیں ختم ہو گئیں اور سارے علاقے میں فسادات پھوٹ پڑے۔ نوگانواں پر فوجی حملے کی تاریخوں کے بارے میں روایات مختلف ہیں ''رہبر میوات'' میں لکھا ہے کہ نوگانواں پر فوجی حملہ مارچ کے آخری عشرے میں ہوا اور اپریل میں مہاراجہ بھرتپور نے ہوڈل میں قتل عام کروایا جبکہ ''میوات کے سوتنتر تا سینانی'' میں لکھا ہے کہ مہاراجہ نے وسط اپریل میں ہوڈل میں فساد کروایا پھر نوگانواں پر حملہ کروایا۔ یہ دونوں کتابیں ایک ہی مصنف کی ہیں مگر دونوں کتابوں میں ہوڈل اور نوگانواں کے واقعات کی ترتیب میں فرق ہے جبکہ شیل مایا رام نے مستند حوالہ جات سے معلومات کے بعد ہوڈل حملہ کی تاریخ 23 مارچ لکھی ہے۔

سردار خاں باگھوڑوی نے بھی ہوڈل واقعہ کے بارے میں مختصر لکھا ہے مگر انہوں نے بھی تاریخ نہیں لکھی لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ نوگانواں پر مہاراجہ کی فوج کا حملہ ہوڈل واقعے کے بعد اپریل 1947ء میں ہوا۔ مہاراجہ بھرتپور کو اطلاع مل چکی تھی کہ نوگانواں میں متحدہ محاذ اور میوات کے سرکردہ افراد کی پنچائیت منعقد ہو رہی ہے۔ اپنی دانست میں مہاراجہ نے سارے سیاسی مخالفین کو بغاوت کا الزام لگا کر ایک ہی جگہ ختم کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی مگر میوؤں کے فطری جذبہ حریت اور شجاعت مردانہ نے یہ حملہ ناکام کر دیا۔ حکیم عبدالشکور میو نے چودھری عبدالحیٔ کے الفاظ میں اس واقعے کو لکھا جو نوگانواں پر ہونے والے پہلے فوجی حملے کے چشم دید گواہ بھی تھے۔

نوگانواں بھرتپور میں میو آبادی کا آخری گاؤں ہے جو یوپی اور میوات والی مشترکہ سرحد پر واقع ہے۔ مہاراجہ نے نوگانواں پر حملہ اپنے اس وثوق کے مطابق کیا کہ وہ سمجھتا تھا کہ گوڑگاؤں کے میو لوگ بھرتپور کے میو لوگوں کی امداد نہیں کرینگے اور اُنہیں ہم خیال بنا لیا جائے گا۔ علاوہ ازیں یوپی کے جاٹ بھرتپور کی ضرور حمایت کرینگے اور ستیہ گرہ تحریک کچل کر رکھ دی جائے گی۔ ہم نے ڈاکٹر اشرف صاحب کو دہلی میں متحدہ محاذ پر کئے گئے حملے کی بابت اطلاع دی اور بھرتپور میں حالات گڑبڑ ہونے کے باعث ہم نے عین وقت پر میوات کے پولیٹکل ورکروں کی میٹنگ بلائی تھی۔ فوج کے سپاہیوں کے گھیر لینے کی وجہ سے ہم بہت خطرہ محسوس کر رہے تھے اور ہم نے کوئی دماغی تدبیر نہیں کی تھی کیونکہ فوجی حملے کا تو کسی کو خیال تک نہ تھا۔ فوج کے ارادے اور منصوبے بہت جلد سب پر عیاں ہو گئے۔ فوجی دستوں کے آنے کی خبر آن واحد میں نوگانواں اور گردونواح کے مواضعات میں بہت جلد پھیل گئی اور لوگ اس نازک صورتحال سے نمٹنے کیلئے اکٹھا ہونا شروع ہو گئے۔ یہاں میوؤں کا تحفظ و بقا کا موروثی و قدرتی جذبہ آشکارا تھا۔

جب ہم کو اس کا پتہ چلا تو ہم نے سکھ کا سانس لیا اور آدھی رات تک اپنی صحیح پوزیشن پکڑ لی تھی کہ کس طرح مہاراجہ کی فوجوں کا مقابلہ ہتھن گاؤں کی سرحد پر کیا جانا ہے جو ضلع گوڑگاؤں میں واقع ہے۔ ڈاکٹر اشرف نے اس موقع پر بڑے عزم اور تدبر کا مظاہرہ کیا۔ رائفل والے میو نوجوان سب کے پیچھے تھے جو ایک شخص سے طریقہ کار جنگ پر نصائح کے طالب نظر آتے تھے۔ جھٹ پٹے کے فوراً بعد ہی افواج نے اپنے بے وقار دقیانوسی توبڑے کو اونچی جگہ نصب کرنا شروع کر دیا تاکہ اگلے دن گاؤں پر بمباری کی جا سکے اور آنے والی صبح کو حملہ شروع کر دیا جائے۔ ڈاکٹر اشرف نے فوجی کیمپ پر ایک بھرپور حملے کی تاکید کی۔ قبل اس کے کہ دشمن اپنے آپ کو ترتیب دیں اور منظّم ہو کر حملہ آور ہوں کیمپ کو آگ لگا دی جائے اور جب کیمپ کو آگ لگے تو ہتھن گاؤں والوں کو آ جانا تھا تاکہ مدد کر سکیں اس سے ظاہر تھا کہ اچانک حملہ ہوتے ہوئے سپاہیوں میں بدحواسی پیدا کر دے گا اور اس طرح بدنظمی کے عالم میں چند گارڈ حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے قطعی ناکافی ہونگے چنانچہ تجویز کی کہ ایک پارٹی تو پہلے آگ لگا دے گی اور دوسری توبڑے پر قابض ہو جائے گی اور وہ ساری رائفلیں جوان کے ہاتھ لگیں قبضہ میں کر لی جائیں۔

آدھی رات کے بعد میو نوجوان مہاراجہ کے کیمپ میں آگ لگا کر حملہ کرنے کیلئے گئے اگرچہ چند نوجوان مارے گئے مگر حملہ کامیاب رہا اور مہاراجہ دقیانوسی توبڑہ قبضے میں کر لیا گیا اسی اثنا میں ہتھن گاؤں والے آن پہنچے اور آناً فاناً میں فوجی کیمپ خالی ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر اشرف صاحب دہلی تشریف لے گئے اور چند ہی دنوں بعد فرقہ پرستوں نے بھرتپور میں فتنہ فساد کا آغاز کر دیا۔ (جاری ہے)

انجمن اتحاد و ترقی میوات کا الیکشن و کالج کی تعمیر کا معاملہ کرنا کیا چاہئے؟

جو لوگ بھی ہر بات کو تنقید کا رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں ان کے بارے میں لکھنا مناسب تو نہیں لیکن جب کام اجتماعی ہو تو پھر ایک دوسرے سے باتیں کرنے کی بجائے سب کے سامنے ہی کرنی چاہئیں۔ میو قوم کی سب سے پہلی تنظیم انجمن اتحاد و ترقی میوات اکلوتی ہونے کے وقت میں تو کچھ نہ کچھ کرتی رہی اور اس کا منشور بھی برادری کے معاملات پر پرکشش ہے وہ الگ بات ہے کہ سوائے کالج کی تعمیر کے معاملے میں آپس میں الجھنے کے ہم نے تو کوئی کام نہیں دیکھا۔ بدوکی میں چالیس سال پہلے حاجی نواز خاں میو، چوہدری چاند خاں اور چوہدری مواسی خاں نے 50 کنال اراضی میو ٹیکنکل کالج کیلئے ڈونیٹ کی ان چالیس سالوں میں کالج تو نہ بن سکا اگر منشور میں شامل دیگر معاملات پر ہی کچھ کام کر لیا جاتا تو شاید آج انجمن کی صورتحال مختلف ہوتی۔

گذشتہ دنوں انجمن کی الیکشن و مصالحاتی کمیٹی کے سربراہ بریگیڈیئر (ر) ظفر لیٰسین بابر میو اور میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو کی کوششوں کے نتیجہ میں نہ صرف انجمن کی نئی ممبر شپ بلکہ 16 اگست کو الیکشن کرانے کا بھی اعلان کیا گیا اور انجمن کے صدر شہزاد جواہر کے استعفیٰ کے بعد میو اتحاد پنجاب کے صدر ممتاز شفیق میو کو الیکشن تک عبوری صدر نامزد کر دیا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ ممتاز شفیق صاحب انجمن کے ممبر تھے یا نہیں لیکن انجمن کا حصہ نہیں تھے البتہ انکا تعلق دوسری تنظیم سے تھا۔ اب برادری کی ہر تنظیم کے لوگوں سے بھی انجمن کی ممبر شپ کرانے کی درخواست کی جا رہی ہے ایسا انجمن والے کم اور میو اتحاد والے زیادہ کر رہے ہیں اسی لئے انجمن کے معاملے میں کوئی بھی اجلاس ہوتا ہے تو اس میں میو اتحاد اور انجمن کے لوگ ہی شریک ہوتے ہیں یعنی ممبر سب کو بننا چاہئے اور مشاورت میں سب کو شامل نہیں کرنا اگر بدوکی اراضی کا مسئلہ اجتماعی ہے تو پھر اِس معاملے میں مخصوص لوگوں سے ہی رابطے کیوں تمام تنظیموں پر مشتمل کمیٹی کیوں نہیں بنائی گئی اور اگر یہ مسئلہ انجمن کا ہی ہے تو پھر دوسری تنظیموں کے لوگ اس کی ممبر کیوں بنیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ سب نہیں تو میو اتحاد اور انجمن اتحاد و ترقی میوات کے لوگ مل کر ایک ہی تنظیم بنا لیتے تاکہ برادری کو یہ خوشخبری ملتی کہ کالج بنے یا نہ بنے کم از کم دو تنظیمیں تو ایک ہو گئیں۔ خیر یہ انکا مسئلہ ہے وہی بہتر سمجھتے ہیں یہ بات تو بس ایسے ہی کر دی۔

انجمن کے ساٹھ سالوں میں اس کے ٹوٹل ممبر تقریباً 1700 تھے جن میں سے کم و بیش 65 فیصد لوگ اب دنیا میں نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ الیکشن میں کماہاں کے بہت سے لوگوں کے ڈیرہ اختر حسین اور کماہاں کے نام سے ممبر شپ کر کے ڈبل ووٹ بنائے گئے تھے اور فروری 2026ء کے عوامی اجلاس کے بعد ممبر شپ مہم کے دوران ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ میں انجمن صرف 26 ممبر ہی بنا سکی شاید اسی وجہ سے انہیں دوسری تنظیم کو ساتھ ملانے کی ضرورت پیش آئی ہو۔ موجودہ حالات میں کالج بنانا تو شاید بے معنی ہو کیونکہ بدوکی کے گردونواح میں اتنے معیاری تعلیمی ادارے موجود ہیں کہ کالج بنانے کے معاملے میں چالیس سال دست و گریبان رہنے والے کالج بنا کر بھی مزید چالیس سال میں بھی

دوسرے اداروں کے معیار کو نہ پہنچ سکیں ان حالات میں کون ہوگا جو اپنے بچوں کو دوسرے اداروں سے ہٹا کر میو کالج میں داخل کرائے گا البتہ کنال دو کنال پر ٹیکنکل سنٹر بنا کر باقی اراضی پر ایسی تعمیر کی جائے جسے میو مرکز کا نام دیا جا سکے اور اس مرکز کو چلانے کے اخراجات کیلئے کمرشل زون بھی ہونا چاہئے لیکن جب اراضی انجمن کے نام ہے اور اس کے کرتا دھرتا بھی انجمن والے ہی ہونگے تو اس بات کی گارنٹی کون دے گا کہ یہ پوری قوم کا مرکز ہوگا برادری میں سب ہی لوگ یا تنظیمیں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتی ہیں جن میں انجمن کے حمایتی اور مخالف بھی ہیں اس لئے اپنی عقل کے مطابق چند گزارشات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(1) انجمن کی رجسٹریشن ختم ہو چکی ہے اس لئے الیکشن سے پہلے اُس کی رجسٹریشن رینیو کرائی جائے لیکن ممبر شپ کے شیڈول کو جوں کا توں رہنے دیا جائے۔
(2) جو بھی الیکشن کمیٹی بنائی گئی ہے اُسے تحریری طور پر غیر جانبدارانہ فیصلے کرنے کا پورا اختیار دیا جائے۔
(3) اگر تمام میو تنظیمات کے لوگوں کی ہی ممبر شپ کرنی ہے تو انجمن کی عبوری کمیٹی میں بھی کم از کم تمام فعال تنظیموں کے ذمہ داران بھی شامل کئے جائیں۔
(4) سابقہ اور نئی ممبر شپ کی جانچ پڑتال کیلئے غیر جانبدار لوگوں کی الگ سے کمیٹی تشکیل دی جائے۔
(5) الیکشن لڑنے والے امیدواروں کا ایسا معیار مقرر کیا جائے جو سب کیلئے قابل قبول ہو۔
(6) الیکشن سے پہلے کالج کی اراضی اور انجمن کے تمام کاغذات عبوری صدر یا الیکشن کمیٹی کے حوالے کئے جائیں۔
(7) تمام ڈونرز کی فیملی سے باہم مشاورت سے ایک ایک فرد کو بطور سرپرست نامزد کیا جائے۔
(8) کالج یا میو مرکز کی تعمیر کو اجتماعی شکل دینے کیلئے کسی مخصوص تنظیم کی بجائے غیر جانبدار لوگوں پر مشتمل بااختیار کمیٹی بنائی جائے۔
(9) سابقہ صدر نے میو کالج کی تعمیر پر بات کرنے پر میو میڈیا کے جن افراد کیخلاف کیس کر رکھے ہیں اُنہیں فوری طور پر واپس لیا جائے۔

درج بالا میری ذاتی سوچ ہے جو غلط بھی ہو سکتی ہے لیکن کسی بھی قسم کی تجویز کا مقصد تنقید نہیں ہوتا۔ الحمدللہ ہمارا برادری کے کسی بھی شخص سے کسی قسم کا ذاتی اختلاف نہیں سب ہی ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ہم بس یہی چاہتے ہیں کہ باتیں نہیں عملی کام ہونا چاہئے چاہے وہ جو بھی کرے اس کی حوصلہ افزائی کرنا بھی ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ فلاں معاملے میں ہم متحد ہیں اگر متحد ہیں تو اس کے اثرات بھی سامنے آنے چاہئیں۔ بدوکی کالج یا کراچی کے میو ہسپتال کی تعمیر پر ہی بات کرنا ہماری ذمہ داری نہیں ان کے علاوہ بھی بہت سارے مسائل ہیں جن کے حل کیلئے کوشش کی جائے تو مایوسی نہیں ہوگی کیونکہ ہماری قوم کی یہ خصوصیت ہے کہ کسی بھی معاملے میں چل کر کوئی کسی کے گھر چلا جائے تو ہماری قوم کے لوگ اُسے مایوس نہیں کرتے لیکن ہم کسی کے پاس جانا ہی گوارہ نہیں کرینگے تو اختلافات دشمنیوں میں بدلتے رہیں گے اور سوشل میڈیا کے ذریعے ہم خود دوسروں کو اپنی قوم کا منفی پیغام دیتے رہیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم اپنوں کی باتوں کو اپنا سمجھ کر برداشت کرنے والے بن جائیں۔

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
7 مرلہ
5 مرلہ
4 مرلہ
3 مرلہ
نیو
آبادی سرائچ
موئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945
ہیڈ آفس
جلکے سٹاپ مین فیروز پور روڈ لاہور

رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں
چوہدری
سمیر خان پتھر وڑیا
(مرحوم)
محمود
اسٹیٹ
سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
0300-4403763
محمود خاں میو پتھر وڑیا
(آف بدوکی)
300-4072126

ZOOM
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
ایک کلومیٹر موئے آصل ہیر روڈ
پٹرولیم
ضلع لاہور
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا
(شیر اپوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011

اسلم میو
ٹریڈرز
سبزی اینڈ فروٹ
کمیشن شاپ
شیڈ نمبر 219 فروٹ، سبزی منڈی لنک کاچھا منڈی لاہور
زیر سرپرستی
محمد اسلم میو
0300-8189154
ملک شاھد علی
0300,0323-4737059
پروپرائیٹرز
شانی میو
0307-4601674
حارث میو
0309-6307709

0315 8535755 عاطف ندیم 0301 4846133 طارق محمود
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ
نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر
طارق محمود میو
0301-4846133
0315-8535755 عاطف ندیم

SHAMMAAS HONEY
100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شماس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شماس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

چوہدری
سعید اقبال میو
انشاء اللہ چیئرمین UC-270 آرائیاں
0300-4649920

ماہنامہ صدائے میو لاہور
16 ویں سالگرہ مبارک
معیاری اور پائیدار تعمیرات کیلئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

ایک میگزین، ایک آواز، ایک شناخت

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی میگزین یا رسالے کی کامیابی کا راز اس کے خوبصورت سرورق، رنگین صفحات، عمدہ طباعت یا اشتہارات کی کثرت میں پوشیدہ ہوتا ہے لیکن حقیقت اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ کسی بھی اشاعت کی اصل طاقت اس کے قارئین کے دلوں میں اس کی جگہ، اس کی ساکھ اور اس کے اثر میں ہوتی ہے۔ جب لوگ کسی نئے شمارے کا انتظار کرنے لگیں، جب ہر ماہ انہیں یہ تجسس ہو کہ اس بار کیا نیا پڑھنے کو ملے گا، جب وہ اسے صرف معلومات کا ذریعہ نہیں بلکہ اپنی شناخت، اپنی سوچ اور اپنے مستقبل سے جڑی ایک آواز سمجھنے لگیں تب ایک میگزین واقعی کامیاب قرار پاتا ہے۔ آج کا دور معلومات کے سیلاب کا دور ہے۔ موبائل فون کی ایک چھوٹی سی اسکرین پر دنیا بھر کی خبریں، تجزیے، ویڈیوز اور مضامین لمحوں میں دستیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسے ماحول میں اگر کوئی شخص ایک پرنٹ شدہ میگزین خریدتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صرف معلومات حاصل نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ ایک تعلق، ایک وابستگی اور ایک ایسی تحریری دنیا کا حصہ بننا چاہتا ہے جس پر اسے اعتماد ہو۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے ہر مقامی، سماجی اور برادری کی سطح پر شائع ہونے والے رسالے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ایک کامیاب میگزین صرف صفحات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کی سوچ، ان کے خواب، ان کے مسائل، ان کی کامیابیاں اور ان کی تاریخ کو محفوظ کرتا ہے۔ وہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک دستاویز بن جاتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ماضی کو سمجھتی اور اپنے مستقبل کا راستہ متعین کرتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بے شمار ایسی شخصیات موجود ہیں جو خاموشی کے ساتھ اپنی زندگی گزار دیتی ہیں۔ ان کی خدمات، قربانیاں اور جدوجہد قابلِ تقلید ہوتی ہیں لیکن بدقسمتی سے ان کا ذکر کبھی اخبارات کی شہ سرخیوں میں نہیں آتا۔ اگر کوئی میگزین ہر ماہ ایسی شخصیات کو تلاش کرے، ان کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کرے اور ان کی کہانیاں عوام تک پہنچائے تو وہ صرف ایک مضمون شائع نہیں کر رہا ہوتا بلکہ تاریخ کو محفوظ کر رہا ہوتا ہے نوجوان نسل کو اپنے ہی معاشرے کے اندر موجود کامیاب کرداروں سے روشناس کروانا ایک عظیم خدمت ہے کیونکہ قومیں صرف کتابوں سے نہیں بلکہ زندہ مثالوں سے بھی سیکھتی ہیں۔ اسی طرح ہر قوم کی اصل طاقت اس کی تاریخ اور اس کا ورثہ ہوتا ہے۔ جو قومیں اپنی تاریخ کو بھلا دیتی ہیں وہ اپنی شناخت کھو بیٹھتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج بہت سے نوجوان اپنے آباؤ اجداد، اپنی برادری کے تاریخی کردار اور اپنی تہذیبی روایات سے پوری طرح واقف نہیں۔ اگر کسی میگزین میں ہر ماہ تاریخ کے ایسے گوشے سامنے لائے جائیں جو عام طور پر لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں تو وہ اشاعت محض ایک رسالہ نہیں بلکہ ایک قیمتی تاریخی خزانہ بن جاتی ہے۔

ایک اور اہم پہلو نئی نسل کی شمولیت ہے۔ نوجوان کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ اگر انہیں اظہارِ رائے کے مواقع نہ ملیں تو ان کی صلاحیتیں دب کر رہ جاتی ہیں۔ ایک ایسا میگزین جو نوجوان قلم کاروں کو جگہ دیتا ہو، ان کی نظمیں، مضامین، افسانے، تاثرات اور خیالات شائع کرتا ہو، در حقیقت مستقبل کے ادیب، شاعر، محقق اور دانشور تیار کر رہا ہوتا ہے۔ جب کسی نوجوان کی پہلی تحریر شائع ہوتی ہے تو اس کے اندر اعتماد پیدا ہوتا ہے اور وہ خود کو معاشرے کا ایک مؤثر فرد محسوس کرتا ہے۔ کسی بھی قوم کے کامیاب افراد اس کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر، انجینئر، اساتذہ، کاروباری شخصیات، سرکاری افسران، محققین اور سماجی کارکن جب مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں تو ان کی کامیابیاں پوری قوم کے لیے باعثِ فخر ہوتی ہیں۔ اگر ایک میگزین ان شخصیات کو متعارف کرائے، ان کے انٹرویوز شائع کرے اور ان کی جدوجہد کو سامنے لائے تو وہ نہ صرف ان کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے بلکہ نئی نسل کے لیے کامیابی کے راستے بھی روشن کرتا ہے۔ کسی بھی اشاعت کی اصل زندگی اس کے قارئین ہوتے ہیں۔ جب قارئین کی رائے، خطوط، تجاویز اور تنقیدی تبصرے شائع ہوتے ہیں تو وہ خود کو اس اشاعت کا حصہ محسوس کرتے ہیں۔ یہی احساس کسی بھی میگزین کو زندہ اور متحرک رکھتا ہے۔

در حقیقت لوگ صرف پڑھنا نہیں چاہتے بلکہ سنانا بھی چاہتے ہیں۔ ایک کامیاب میگزین وہی ہوتا ہے جو اپنے قارئین کو اظہار کا موقع دے۔ آج کا زمانہ ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ پرنٹ میڈیا اگر جدید ذرائع سے خود کو جوڑ لے تو اس کی افادیت اور مقبولیت کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ کسی مضمون، انٹرویو یا تقریب کے ساتھ QR کوڈ شامل کرنا، جسے اسکین کر کے قاری ویڈیو یا اضافی معلومات دیکھ سکے، ایک جدید اور مؤثر روایت بن سکتی ہے۔ اس طرح ایک سادہ تحریر ایک مکمل تجربے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لوگ خوشیوں میں شریک ہونا پسند کرتے ہیں۔ معاشرے کی نمایاں کامیابیوں، تعلیمی اعزازات، تقریبوں، کاروباری پیش رفتوں اور سماجی سرگرمیوں کو جگہ دینا دراصل لوگوں کے درمیان تعلق کو مضبوط بنانا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے خاندان یا دوست کی تصویر کسی میگزین میں دیکھتا ہے تو وہ اس اشاعت کو صرف کاغذ کا مجموعہ نہیں سمجھتا بلکہ اسے اپنی یادوں اور جذبات کا حصہ بنا لیتا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ اگر کسی اشاعت میں معیار، سنجیدگی اور وقار بھی موجود ہو تو اس کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ایک خوبصورت سرورق، متوازن ترتیب، معیاری مواد اور واضح پیغام کسی بھی میگزین کو ممتاز بنا دیتا ہے۔ دنیا کے بڑے رسائل اسی اصول پر کامیاب ہوئے ہیں کہ انہوں نے معیار کو کبھی قربان نہیں کیا۔ اسی تناظر میں "صدائے میو" میگزین کا ذکر خصوصی طور پر ضروری ہے۔ یہ میگزین صرف ایک ماہانہ اشاعت نہیں بلکہ میو قوم کی اجتماعی آواز، ثقافتی شناخت اور فکری ترجمان بن چکا ہے۔ ایسے وقت میں جب مقامی زبانیں، ثقافتی روایات اور علاقائی تاریخ تیزی سے پس منظر میں جا رہی ہیں، صدائے میو نے اپنی قوم کی زبان، ادب، ثقافت اور تاریخ کو محفوظ کرنے کا اہم فریضہ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے۔ صدائے میو نے میو برادری کے مسائل، کامیابیوں، علمی شخصیات، ادبی تخلیقات اور تاریخی ورثے کو جس انداز میں عوام تک پہنچایا ہے وہ واقعی قابلِ تحسین ہے۔ اس کے صفحات میں صرف خبریں نہیں ہوتیں بلکہ قوم کی تاریخ کی خوشبو، اس کے مستقبل کی امید اور اس کے حال کی عکاسی بھی موجود ہوتی ہے۔ یہ میگزین نئی نسل کو اپنی جڑوں سے جوڑنے اور بزرگوں کی خدمات کو محفوظ کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔ اس اشاعت نے بہت سے ایسے موضوعات کو عوام کے سامنے رکھا ہے جو عام طور پر نظرانداز ہو جاتے ہیں۔ میو قوم کے تعلیمی، سماجی، ادبی اور ثقافتی پہلوؤں پر مسلسل روشنی ڈالنا، اہلِ قلم کو پلیٹ فارم مہیا کرنا، نوجوانوں کو اظہار کا موقع دینا اور قوم کے کامیاب افراد کو متعارف کرانا ایسی خدمات ہیں جن کی اہمیت وقت کے ساتھ مزید بڑھتی جائے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی صرف سڑکوں، عمارتوں اور منصوبوں سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے فکری اور ثقافتی ادارے بھی اس ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ صدائے میو اسی نوعیت کا ایک فکری اور ثقافتی ادارہ ہے جو میو قوم کی شناخت کو محفوظ رکھنے اور آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زبان زندہ رہے، ہماری تاریخ محفوظ رہے، ہماری ثقافت باقی رہے اور ہماری نئی نسل اپنی شناخت پر فخر کرے تو ہمیں ایسے اداروں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنی ہوگی

ایک میگزین اس وقت طاقتور بنتا ہے جب اس کے قارئین اسے اپنا سمجھتے ہیں، اس کی سرپرستی کرتے ہیں اور اس کے مشن میں شریک ہوتے ہیں۔ در حقیقت ایک کامیاب میگزین وہ نہیں ہوتا جس کے صفحات زیادہ ہوں یا جس میں اشتہارات کی بھرمار ہو، بلکہ وہ ہوتا ہے جو اپنے قارئین کے دلوں میں جگہ بنا لے۔ جو لوگوں کو اپنی شناخت کا احساس دلائے، جو نئی نسل کو ماضی سے جوڑے، جو بزرگوں کی خدمات کو محفوظ کرے، جو کامیاب لوگوں کو روشنی میں لائے اور جو معاشرے کے ہر فرد کو یہ احساس دلائے کہ اس کی آواز سنی جا رہی ہے۔ جب کوئی اشاعت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے تو وہ محض ایک میگزین نہیں رہتی بلکہ ایک ادارہ بن جاتی ہے، ایک تحریک بن جاتی ہے، ایک آواز بن جاتی ہے۔ اور یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ "صدائے میو" اسی سفر پر گامزن ہے۔ یہ صرف ایک میگزین نہیں بلکہ میو قوم کی اجتماعی یادداشت، اس کی شناخت اور اس کے مستقبل کی امید ہے۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جو کسی بھی اشاعت کے دامن میں واقعی چار چاند لگا دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

"خواتین کا کردار، خاندان و معاشرے کا وقار"

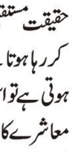

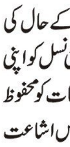

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اگر عورت مظلوم ہے تو بعض مواقع پر وہ ظالم بھی بن جاتی ہے۔ اگر وہ محکوم ہے تو کئی گھروں میں حاکم کا کردار بھی ادا کرتی ہے۔ اگر وہ تعلیم یافتہ ہے تو بعض اوقات تعلیم کے باوجود تہذیب، برداشت اور کردار کی بلندی سے محروم بھی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ معاشرتی مسائل کا سارا بوجھ صرف مردوں کے کندھوں پر ڈال دینا انصاف نہیں۔

آج طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح ایک سنگین سماجی مسئلہ بن چکی ہے۔ اس کے اسباب میں مردوں کی بے اعتدالی، غیر ذمہ داری اور سخت رویہ بھی شامل ہیں لیکن بعض خواتین کی بدزبانی، ضد، عدم برداشت، سوشل میڈیا کے غلط استعمال اور خاندانی نظام کے احترام میں کمی بھی اس آگ کو بھڑکانے کا سبب بنتی ہے۔ جب رشتوں میں انا، مقابلہ بازی اور الزام تراشی داخل ہو جائے تو محبت، ایثار اور قربانی کے جذبات دم توڑ دیتے ہیں۔ "معاشرے کی تعمیر اینٹ اور پتھر سے نہیں بلکہ کردار سے ہوتی ہے اور کردار کی بنیاد گھر سے اٹھتی ہے۔" یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک اچھی عورت پورے خاندان کی تعمیر کر سکتی ہے۔ وہ نسلوں کی تربیت کرتی ہے، گھر کو سکون کا گہوارہ بناتی ہے اور معاشرے کو باکردار افراد فراہم کرتی ہے۔ لیکن اگر کردار، اخلاق اور ذمہ داری کا دامن چھوٹ جائے تو وہی عورت ناچاقیوں، نفرتوں اور خاندانی ٹوٹ پھوٹ کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اسی طرح مرد بھی اگر اپنی ذمہ داریوں سے غفلت برتے تو خاندان کی بنیادیں ہل جاتی ہیں کیونکہ بقول شاعر:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

آج معاشرے میں جرائم اور اخلاقی زوال کی ایسی ایسی داستانیں سامنے آ رہی ہیں جو انسان کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں۔ کہیں کوئی عورت اپنے غلط کردار یا کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اپنے ہی بچوں یا شوہر کی جان لینے جیسے سنگین جرم کی مرتکب ہو رہی ہے، تو کہیں جائیداد، انا اور خاندانی تنازعات عورت کو ایسے فیصلوں کی طرف دھکیل دیتے ہیں جن کے نتیجے میں پورے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف بعض مرد بھی ظلم، تشدد، غیرت کے نام پر قتل اور حقوق کی پامالی کے ذریعے معاشرے کے امن کو تاراج کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ ہر عورت مظلوم ہے اور نہ ہر مرد ظالم۔ انسان جب اخلاق، کردار اور خدا خوفی سے دور ہو جاتا ہے تو اس کا ظلم جنس کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔ برائی مرد و زن میں سے کسی ایک کی میرا نہیں بلکہ کردار کی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم واقعی ایک پرامن، باوقار اور خوشحال معاشرہ چاہتے ہیں تو ہمیں الزام تراشی کے بجائے اصلاحِ نفس کی طرف آنا ہوگا۔ اسلامی تعلیمات ہی وہ مضبوط بنیاد ہیں جو عدل، محبت، وفاداری، احترام اور ذمہ داری کا درس دیتی ہیں۔ جب مرد اپنے فرائض کو عبادت سمجھ کر ادا کرے گا اور عورت اپنے کردار، حیا اور ذمہ داریوں کو اپنی عزت کا سرمایہ سمجھے گی تو خاندان مضبوط

ہوں گے، رشتوں میں اعتماد پیدا ہوگا اور معاشرے میں امن و سکون فروغ پائے گا۔

آج جب رشتے انا، مفاد اور خواہشات کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو کیا دے رہے ہیں؟ محبت یا نفرت؟ وفا یا بے وفائی؟ تعمیر یا تباہی؟

حضرت علیؓ کا قول ہے: "اخلاق انسان کا وہ زیور ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔" بدقسمتی سے جب اخلاق، حیا اور برداشت گھروں سے رخصت ہو جائیں تو تعلیم، دولت اور ترقی بھی معاشرے کو تباہی سے نہیں بچا سکتیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم عورت اور مرد کو ایک دوسرے کا حریف نہیں بلکہ شریکِ سفر سمجھیں۔ معاشرے کی ترقی بھی دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور اس کی تباہی بھی دونوں کی غلطیوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اصلاح کا راستہ الزام تراشی نہیں بلکہ خاندان ہی ایک عظیم معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔

ہم مغربی تقلید، خواہشات کی غلامی اور انا پرستی کے بجائے قرآن و سنت کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا مرکز بنائیں۔ کیونکہ ایک اسلامی اور مثالی معاشرہ صرف قوانین سے نہیں بلکہ باکردار مردوں اور باحیا، باشعور خواتین سے وجود میں آتا ہے۔ جب گھر سنور جائیں گے تو معاشرہ بھی سنور جائے گا اور جب معاشرہ سنور جائے گا تو آنے والی نسلیں ایک بہتر، محفوظ اور روشن مستقبل کی وارث بنیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت ہو یا مرد، دونوں معاشرے کے دو اہم ستون ہیں۔ ایک ستون کمزور ہو جائے تو پوری عمارت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس لیے اصلاح کا آغاز دوسروں پر تنقید سے نہیں بلکہ اپنی ذات کے محاسبے سے ہونا چاہیے۔

ایک دانا کا قول ہے: "گھر اس وقت جنت بنتا ہے جب اس میں رہنے والے ایک دوسرے کو جیتنے نہیں بلکہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اسلام ہمیں عدل، احترام، عفو و درگزر اور حسنِ معاشرت کا درس دیتا ہے۔ اگر ہم ان تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں جگہ دے دیں تو طلاقوں، نفرتوں، جھگڑوں اور جرائم کی شرح خود بخود کم ہونا شروع ہو جائے گی۔

آیئے عہد کریں کہ ہم مرد و زن کی بے جا جنگ کے بجائے کردار کی اصلاح کی بات کریں گے، الزام تراشی کے بجائے خیر خواہی کو فروغ دیں گے اور قرآن و سنت کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں گے جہاں عزت بھی ہو، انصاف بھی ہو، محبت بھی ہو اور امن بھی۔

قارئین اکرام! "الفاظ محض حروف کا مجموعہ نہیں ہوتے یہ دلوں کو جوڑ بھی سکتے ہیں اور توڑ بھی سکتے ہیں اس لیے بہترین قلم وہ ہے جو اصلاح کرے، نفرت نہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گھروں، خاندانوں اور معاشرے میں محبت، عدل، برداشت اور خیر خواہی کو فروغ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

ابنِ غزوانؓ! عظیم مجاہد اور فاتحِ بصرہ!

اولین مسلمان مہاجر حبشہ، بدری صحابی، ثابت قدم مجاہد، متقی و زاہد، امین و راست گو، بصرہ کے بانی، دراز قد، دلکش خدوخال، نورانی چہرہ، گداز دل، مضبوط اور گٹھا ہوا سڈول جسم، نیزہ باز، شمشیر زن اور ماہر شہسوار، پاکیزہ اخلاق، بے خوف سالار، فاروقِ اعظمؓ کے معتمد ساتھی اور میدان ہائے جنگ میں دشمنان اسلام پر کاری ضرب لگانے والا جرات مند، بہادر اور دلاور جواں۔ جن کے کارنامے تاریخ اسلام کا اہم حصہ ہیں۔

حضرت عتبہ بن غزوانؓ کا نام عتبہ، کنیت ابوعبداللہ تھا۔ آپؓ قبیلہ بنو مازن کے غزوان بن جابر المازنی کے قابل فخر ہونہار اور ہر دلعزیز فرزند تھے، زمانہ جاہلیت میں ان کا خاندان قبیلہ بنونوفل بن عبد مناف کا حلیف تھا۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ جب تیس برس کے ہوئے تو مکہ کی فضاؤں میں یہ خبر گردش کرنے لگی کہ آمنہ کے لال نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ اسلام قبول کرنے والے ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھے۔ ایمان لائے تو ظلم سہنے پڑے، تشدد برداشت کیا، بھوکے اور پیاسے رہے لیکن قدم نہ ڈگمگایا۔ آپؓ نے فرمایا:

”ہم پر ایسے ایسے دن گزرے کہ زمین پر جو کچھ تھا اس میں سے کھانے کو صرف چند پتے میسر تھے مگر ایمان نہ چھوڑا۔“

سرداران قریش نے نو آموز مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کردی، رحمت عالم، خلق مجسم ﷺ نے اپنے جانثار ساتھیوں کی بے بسی دیکھتے ہوئے حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ ہجرت اختیار کرنے والے ستم رسیدہ دوسرے قافلے میں حضرت عتبہ بن غزوانؓ بھی شامل تھے۔ کچھ عرصہ وہاں پرامن وسکون سے زندگی گزارنے کے بعد رسول اقدس ﷺ کی محبت اور اپنے وطن کی یاد میں واپس مکہ آ گئے۔

رسول اللہ ﷺ قریش کے ظلم وستم کے بعد اللہ کے حکم سے مدینہ روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کی جدائی نے حضرت عتبہ بن غزوانؓ کو بے چین کر دیا اب موقع کی تلاش میں رہنے لگے کہ کیسے جلد از جلد محبوب کبریا کی رفاقت وزیارت کا شرف حاصل کیا جائے۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے ان تمام جنگوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جن میں سرور عالم ﷺ بذات خود شریک ہوئے۔ انکی بہادری، جوانمردی اور جرات وشجاعت کا تذکرہ زبان زد عام تھا۔

غزوہ بدر کے مجاہدین کے بارے میں قرآن میں اللہ نے فرمایا:

”اللہ نے بدر والوں کو دیکھ کر فرشتوں کے سامنے فخر کیا۔“

یہ فضیلت حضرت عتبہؓ کو بھی حاصل ہے۔ جنگِ بدر میں حضرت عتبہؓ صفِ اوّل میں تھے۔ تلوار ہاتھ میں لی، نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا:

” اے اللہ! یہ پہلا معرکہ ہے، آج تو اپنے دین کو سرخرو فرما!“

روایت میں ہے کہ آپؓ بدر کے میدان میں سب سے زیادہ ثابت قدم، نہ تھکنے والے اور مسلسل لڑنے والے مجاہدین میں شامل تھے۔ غزوہ احد اور خندق میں ہر خطرناک مقام پر رسول اللہ ﷺ کے قریب وہی لوگ کھڑے تھے جن کے دلوں میں موت کا خوف نہیں تھا۔ ان میں حضرت عتبہؓ پیش پیش تھے۔ خندق کھودنے میں محنت، راتوں کی نگرانی اور ہر جانب گشت۔ یہ سب ان کے مضبوط عزائم اور عسکری قوت کا ثبوت ہیں۔

ایک روز سیدنا فاروق اعظمؓ نماز عشاء کے بعد ستانے کے لئے بستر پر لیٹے تاکہ رات کو گشت کیلئے نکلیں لیکن انہیں ایرانی سرحد پر لڑی جانے والی جنگ کی نازک ترین صورتحال کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی تھی۔ انہیں جنگی مقاصد یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ لشکر اسلام جونہی اس قابل ہوتا ہے ایک زوردار حملے سے ایرانی فوج کو پسپا کر دے تو کسی جانب سے اسے کمک پہنچ جاتی ہے اور وہ دوبارہ نئی قوت سے لشکر اسلام کے سامنے ڈٹ جاتی ہے۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کو یہ بھی بتایا گیا کہ ابلہ شہر سے ایرانی فوج کو کمک بہم پہنچ جاتی ہے آپ نے یہ پختہ عزم کر لیا کہ ابلہ کو فتح کرنے کیلئے لشکر روانہ کروں گا تاکہ ایرانی فوج کو کمک موصول ہونے کا راستہ منقطع کر دیا جائے لیکن آپ کے پاس افرادی قوت کی بہت کمی تھی۔ اس لئے کہ نوجوان اور بوڑھے جہاد کیلئے اپنے گھروں سے روانہ ہو چکے تھے اور ان کے چلے جانے کے بعد مدینہ طیبہ میں چند افراد باقی رہ گئے۔ اس موقع پر آپ نے اپنا معروف طریقہ استعمال کیا وہ یہ کہ افرادی کمی کو تجربہ کار سپہ سالار کے ذریعے پورا کیا جائے۔ مدینہ میں موجود تمام افراد کی فہرست سامنے رکھ کر انکی جنگی مہارت کا بغور جائزہ لینے لگے۔ بڑی طویل سوچ بچار کے بعد یکدم یہ کہتے ہوئے نعرہ زن ہوئے میں نے اسے پالیا۔ پھر بستر پر دراز ہوتے ہوئے فرمانے لگے:

”یہ ایک ایسا مجاہد ہے جس نے بدر، احد، خندق اور دیگر غزوات میں بڑا نمایاں کردار ادا کیا اسکی تلوار اور تیر کا نشانہ کبھی خطا نہیں گیا۔ مزید اسے حبشہ اور مدینہ کی جانب سے ہجرت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا ہے۔ وہ ان خوش نصیب مسلمانوں میں سے ہے جنہیں اسلام قبول کرنے میں سبقت کا شرف حاصل ہوا۔“

جب صبح ہوئی تو امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”عتبہ بن غزوانؓ کو میرے پاس بلاؤ۔“

ان کی قیادت میں تین سو انیس مجاہدین کا لشکر ابلہ کی جانب روانہ کر دیا اور یہ وعدہ بھی کیا کہ میں تمہاری مدد کیلئے وافر مقدار میں اور مجاہدین کو بھیجوں گا۔ جب یہ لشکر کوچ کرنے کیلئے تیار ہوا تو سیدنا فاروق اعظمؓ لشکر کے سپہ سالار حضرت عتبہؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمانے لگے:

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہو وال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

”عتبہ! میں تجھے سرزمین ابلہ کی جانب روانہ کر رہا ہوں یہ دشمن کا ایک بڑا مضبوط قلعہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ تیری مدد کرے گا۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں:

”اے عتبہ! اللہ پر کامل توکل کرتے ہوئے عرب کی اس سرزمین تک اسلامی لشکر کی قیادت کرتے ہوئے پہنچ جاؤ جہاں سے عجم کی سرحد شروع ہوتی ہے دیکھنا ہر حال میں اللہ کا ڈر اور تقوی پیش نظر رہے، تمہارا ایک مکار، فریبی اور چالاک دشمن سے پالا پڑنے والا ہے۔ انتہائی دانشمندی، جرات اور بیدار مغزی سے اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ جاؤ اللہ تمہارا حامی وناصر ہو۔“

عراق کی سرزمین پر دریائے دجلہ کے کنارے ایک عظیم، مضبوط اور ناقابلِ تسخیر قلعہ تھا اس کے دروازے لوہے کے تھے، دیواریں آسمان سے باتیں کرتی تھیں اور پہرہ دینے والے سپاہی ہزاروں میں تھے مگر سامنے تھے صرف سات سو مسلمان اور ان کے سالار حضرت عتبہ بن غزوانؓ تھے۔ جب دشمن نے ان کا چھوٹا سا لشکر دیکھا تو ہنستے ہوئے کہا:

”یہ چند سو لوگ ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟“

مگر حضرت عتبہؓ نے مسلمانوں کو پکارا:

”سوچئے نہیں! اللہ ہمارے ساتھ ہے! آج یہ قلعہ ہمارے قدموں کے نیچے ہوگا!“

پھر اگلے ہی لمحے حضرت عتبہؓ خود تلوار لے کر سب سے آگے بڑھے۔ ایسے حملے کیے کہ دشمن کی پہلی صفیں ٹوٹ گئیں۔ ان کے حملوں سے ایرانی سپاہ میں ایسا خوف بیٹھا کہ ہزاروں کی فوج پیچھے ہٹنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں قلعہ ابلّہ فتح ہوگیا۔ وہ قلعہ جسے فارس ناقابل تسخیر سمجھتا تھا۔ اس معرکہ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے عراق میں ایک عسکری مقام بنانے کا حکم دیا۔ حضرت عتبہؓ نے کہا:

”میں آپ کے اعتماد کو ضائع نہیں کروں گا۔“

حضرت عتبہ بن غزوانؓ آٹھ سو آدمیوں کے ساتھ اس کف دست میدان میں تشریف لائے اور شہر کی داغ بیل ڈالی، ہر قبیلہ کے لیے ایک ایک محلّہ مخصوص کر دیا اور حضرت محجن بن الادرعؓ کو جامع مسجد کی تعمیر پر مامور فرمایا۔ عمارتیں اولاً گھاس پھوس سے بنائی گئی تھیں۔ چنانچہ جامع مسجد کی عمارت بھی بانس اور گھاس پھوس سے بنائی گئی تھی۔ بصرہ کوئی عام شہر نہیں آج بھی اسلامی تہذیب، علمِ نحو، محدثین اور فقہاء کی عظیم سرزمین ہے۔ حضرت عتبہؓ کا نام ”فاتحِ بصرہ“ کے لقب سے ہمیشہ کے لیے زندہ ہوگیا۔

ایک جنگ میں دشمن کا ایک پہاڑ جیسے قد کا سپاہی نکل آیا۔ لوہے کی زرہ، دو دھاری تلوار اور چیخ کر بولا:

”عرب کے لوگو! تم میں ہے کوئی جو مجھ سے مقابلہ کرے؟“

مسلمان لرز اٹھے مگر حضرت عتبہ بن غزوانؓ آگے بڑھے۔ وہ اکیلے دشمن کی پوری صف کی طرف دوڑ پڑے۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ تنہا دشمن کے فوجی دائرے میں گھس گئے، گرد اٹھنے لگی تلواریں ٹکرانے کی آواز آنے لگی، کچھ دیر بعد دشمن کی فوج میں شور مچ گیا اور پھر حضرت عتبہؓ اسی سردار کا کٹا ہوا سر ہاتھ میں اٹھائے باہر نکلے۔ مسلمانوں کے نعرے بلند ہوئے۔ جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ اور دشمن دم توڑنے لگا۔

ایک رات بصرہ کے مضافات میں ایرانی لشکر نے اچانک دھاوا بول دیا۔ مسلمان آباد ہونے شروع ہوئے تھے، عورتیں اور بچے بھی تھے، خوف کی فضا پھیل گئی۔ لوگوں نے حضرت عتبہؓ کے دروازے پر دستک دی:

”اے امیر! دشمن آ گیا!“

حضرت عتبہؓ نیند سے جاگے لیکن تیار ہو کر باہر آنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگایا۔ باہر نکل کر فرمایا:

”میری امت کو کوئی ڈرا نہیں سکتا، میں زندہ ہوں تو بصرہ محفوظ ہے!“

وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر آگ کی طرح دشمن کی طرف لپکے۔ دشمن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مسلمان امیر خود آگے بڑھ رہا ہے اس کی تلوار ایک لمحے کو رکتی نہیں وہ دشمن کی صفیں چیرتا ہوا اندر گھس گیا آپ کے ساتھ چند صحابی اور مجاہد بھی دوڑ پڑے۔ ایرانی فوج پسپا ہونے لگی، پھر بھاگنے لگی۔ اس رات بصرہ بچ گیا۔ یہی رات مسلمانوں نے ہمیشہ یاد رکھی کہ کس طرح ایک امیر نے ننگی تلوار کے ساتھ دشمن کے سامنے کھڑے ہو کر پورے شہر کو بچالیا۔

حضرت عتبہؓ راتوں کو جاگتے، اللہ کے حضور روتے اور ہر وقت آخرت کی فکر رکھتے تھے۔ آپؓ فرمایا کرتے:

”اگر مجھے دنیا کی ساری نعمتیں دے دی جائیں اور اس کے بدلے ایک سجدہ بھی کم ہو جائے تو میں کبھی راضی نہ ہوں۔“

اس طرح حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے فرمایا:

”میں اس حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ دنیا میں مجھے اعلیٰ مقام حاصل ہو اور آخرت میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔“

حضرت عتبہؓ کی دنیا سے بے رغبتی ایک خاص فضیلت ہے۔ گورنر بنائے گئے مگر کپڑے معمولی، کھانے میں سادگی، گھر میں ضروریات کے سوا کچھ نہ تھا۔ فرمایا کرتے تھے:

”دنیا ہمارے پیچھے دوڑتی ہے اور ہم اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔“

حضرت عتبہ بن غزوانؓ حضرت عمر فاروقؓ سے ملاقات کے لیے مدینہ منورہ جا رہے تھے۔ راستے میں اونٹ سے گر پڑے جس کے نتیجے میں شدید چوٹ آئی۔ اسی چوٹ کے باعث راہِ سفر ہی میں 57 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔

بعض مورخین نے اس وفات کو حادثاتی شہادت کے قریب شمار کیا ہے کیونکہ آپ دین کی خدمت اور ذمہ داری کے سفر میں تھے۔

کوانٹم کی دنیا

بیسویں صدی کے آغاز تک سائنسدانوں کا خیال تھا کہ وہ کائنات کے تمام قوانین سمجھ چکے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بڑی دنیا کی طبعیاتی حقیقت کو بہت حد تک ڈی کوڈ کر لیا تھا لیکن جب انہوں نے مادے کے نحیف ترین ذرات (ایٹم اور الیکٹران) کی حقیقت جاننے کی کوشش کی تو کلاسک فزکس کے تمام قوانین ریت کی دیوار ثابت ہوئے۔ جو قوانین بڑی چیزوں (گیند، کار، سیارے وغیرہ) کو نہایت عمدگی سے بیان کر رہے تھے۔ چھوٹی دینا میں بالکل ناکارہ ثابت ہو رہے تھے۔ انسان نے چھوٹی دنیا کی حقیقت جاننے کی ٹھان لی اور یہاں سے کوانٹم میکانکس کا آغاز ہوا جس نے نہ صرف کائنات کے بارے میں ہمارے نظریات بدل دیئے بلکہ آج کی جدید ترین ٹیکنالوجی کی بنیاد بھی رکھی۔

کوانٹم کی دنیا ہماری روزمرہ کی منطق سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں ایک ذرہ بیک وقت دو جگہوں (سپر پوزیشن) پر موجود ہو سکتا ہے اور دو ذرات میلوں دور ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے اس طرح جڑے ہو سکتے ہیں کہ ایک پر اثر ڈالنے سے دوسرا فوراً متاثر ہو (انٹنگلمنٹ)۔ البرٹ آئن سٹائن نے اسے "سپوکی ایکشن" کا نام دیا تھا لیکن آج یہی "عجیب" خصوصیات انسانی ترقی کا ایندھن بن رہی ہیں۔ اب کوانٹم فزکس صرف لیبارٹریوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے کمالات ہماری زندگیوں کو بدلنے کے لیے صنعتی میدان میں آچکے ہیں۔

کمپیوٹر کے کمالات سے تو ہم بخوبی واقف ہیں لیکن کوانٹم کمپیوٹر سے شاید زیادہ تر قارئین واقف نہ ہوں۔ روایتی کمپیوٹرز 'بٹس' (0 یا 1) پر کام کرتے ہیں اس لئے ایک عام سے موبائل فون کے پاس ورڈ کو بریک کرنے میں شاید کئی دن لگ سکتے ہیں جبکہ بینکنگ سسٹم کے پاسورڈ بریک کرنے میں کئی سو سال

افکار عامرانہ
ڈاکٹر عامر اسرار میو
(اسلام آباد)
0313-7373737

لگ سکتے ہیں۔ جبکہ کوانٹم کمپیوٹر 'کیوبٹس' کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ وہ پیچیدہ ترین حساب کتاب سیکنڈوں میں کر سکتے ہیں جنہیں حل کرنے میں موجودہ سپر کمپیوٹرز کو ہزاروں سال لگیں گے۔

کوانٹم کمیونیکیشن کے ذریعے ایسا ڈیٹا نیٹ ورک بنایا جا رہا ہے جسے ہیک کرنا ناممکن ہوگا۔ اگر کوئی ہیکر معلومات چرانے کی کوشش کرے گا تو کوانٹم قوانین کے تحت وہ معلومات خود بخود بدل جائیں گی اور بھیجنے والے کو پتہ چل جائے گا کہ کوئی اس کا ڈیٹا چوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایم آر آئی مشین سے لے کر کینسر کی تشخیص کے جدید آلات تک سب کوانٹم فزکس کے مرہونِ منت ہیں۔ مستقبل میں یہ ٹیکنالوجی انسانی خلیات کی ایٹمی سطح پر تصویر کشی ممکن بنائے گی۔

آپ کا اسمارٹ فون، انٹرنیٹ کی فائبر آپٹک کیبلز اور کمپیوٹر چپس یہ سب کوانٹم میکانکس کے اصولوں پر کام کرتے ہیں۔ ان کے بغیر جدید زندگی کا تصور بھی ممکن نہیں۔ سائنسدان اب ایسی بیٹریوں پر کام کر رہے ہیں جو کوانٹم اصولوں کے تحت سیکنڈوں میں چارج ہوں گی اور مہینوں تک چلیں گی۔ اسی طرح " کوانٹم سینسرز " کے ذریعے زمین کے اندر چھپے معدنیات یا سمندر کی گہرائیوں میں موجود آبدوزوں کا درست ترین پتہ لگایا جا سکے گا۔

کوانٹم میکانکس محض ایک خشک سائنسی نظریہ نہیں بلکہ قدرت کا وہ پوشیدہ کوڈ ہے جسے انسان نے ڈی کوڈ کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ "چھوٹی" دنیا کے وہ کمالات ہیں جو "بڑی" دنیا کے نقشے بدلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آنے والا دور کوانٹم کا ہے اور جو قومیں اس میدان میں سبقت حاصل کریں گی وہی دنیا کی قیادت کریں گی۔ "اگر کوانٹم میکانکس نے آپ کو حیرت زدہ نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اسے ابھی تک سمجھا ہی نہیں۔"

میو قوم کا مستقبل: اتحاد، شعور اور اپنے لوگوں کی قدر!

دنیا کی ہر وہ قوم ترقی کرتی ہے جو اپنے محسنوں کی قدر کرتی ہے، اپنے اداروں کو مضبوط بناتی ہے، اپنی تاریخ کو محفوظ رکھتی ہے اور اختلافات کے باوجود اجتماعی مفاد کو مقدم رکھتی ہے۔ اس کے برعکس جو قومیں اپنے ہی لوگوں کو کمزور کرنے میں لگ جائیں، ان میں انتشار، باہمی مخالفت اور قیادت سے بداعتمادی پیدا ہو جائے تو ان کی صلاحیتیں بکھر جاتی ہیں۔ میو قوم قربانیوں، غیرت، محنت اور دینی خدمات کی ایک روشن تاریخ رکھتی ہے۔ یہ قوم ہجرت، جدوجہد اور بے شمار آزمائشوں سے گزر کر پاکستان پہنچی لیکن آج اس کے سامنے سب سے بڑا چیلنج اتحاد اور اجتماعیت کا فقدان ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھیں اور مستقبل کی تعمیر کی طرف قدم بڑھائیں۔ کام کرنے والوں کی قدر کرنا سیکھیں قرآن وسنت کا مزاج یہ ہے کہ جو لوگ امت، قوم یا معاشرے کے لیے کام کر رہے ہوں ان کی معمولی کمزوریوں کو بنیاد بنا کر ان کی خدمات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

غزوہ اُحد میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اجتہادی لغزش ہوئی جس کے نتیجے میں ستر صحابہ شہید ہوئے اور رسول اللہ ﷺ خود زخمی ہوئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم دیا: "**فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ**" یعنی ان سے درگزر کیجیے اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کیجیے۔ یہ اس لیے تھا کہ وہ لوگ نیک نیت، مخلص اور دین کے لیے قربانیاں دینے والے تھے۔ ان سے خطا ہوئی تھی، خیانت نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ اگر ان سے کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ان کی سابقہ قربانیوں کو یاد رکھو اور درگزر سے کام لو۔ یہ دراصل ایک اجتماعی اصول ہے کہ خدمات انجام دینے والوں کی خوبیوں کو ان کی کمزوریوں پر غالب رکھا جائے۔

قوموں کی ترقی تنقید سے نہیں، تعاون سے ہوتی ہے ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم کام کرنے والوں کے معاون بننے کے بجائے ان کے ناقد بن جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص قوم، برادری یا ادارے کے لیے دن رات محنت کر رہا ہے تو اس کے لیے آسانی پیدا کرنا چاہیے، مشکلات نہیں۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر پیش آنے والا واقعہ اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ اگر انسان کسی کام میں مدد نہیں کر سکتا تو کم از کم رکاوٹ بھی نہ بنے۔ آج ہماری برادری کو بھی اسی اصول کی ضرورت ہے۔ جو لوگ میدان میں موجود ہیں، ان کی اصلاح خیر خواہی کے ساتھ کی جائے لیکن ان کی حوصلہ شکنی اور کردار کشی سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سبق!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی عظیم شخصیت نے خلافت سنبھالنے کے بعد صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے معیار پر نہ پرکھو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ ہم آپ کو ابوبکر کے معیار پر دیکھیں گے، رسول اللہ ﷺ کے معیار پر نہیں۔ یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہر دور کے افراد کو ان کے اپنے حالات اور صلاحیتوں کے مطابق دیکھا جاتا ہے۔ اگر ہم ہر شخص سے ماضی کے عظیم لوگوں جیسی کارکردگی کی توقع رکھیں گے تو پھر کوئی بھی خدمت انجام نہیں دے سکے گا۔ حافظ سلمان طارق میو اور صدائے میو کی خدمات کسی بھی ادارے کو چند ماہ نہیں بلکہ برسوں تک چلانا ایک بڑی قربانی اور استقامت کا کام ہے۔ صدائے میو اور اس کی ٹیم تقریباً سولہ برس سے میو قوم کے مسائل، تاریخ، شناخت اور اجتماعی شعور کے لیے

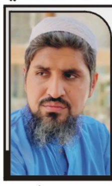

ندائے فطرت
ابوحمدان ابراہیم میو
(کراچی)
0321-2054970

جدوجہد کر رہی ہے۔ یہ سفر آسان نہیں تھا۔ مخالفتیں بھی ہوئیں، وسائل کی کمی بھی رہی لیکن اس کے باوجود یہ قافلہ چلتا رہا۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ لوگ نہ ہوں تو کیا فوراً ان جیسا متبادل موجود ہے؟ کسی شخصیت یا ادارے سے اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن انصاف کا تقاضا ہے کہ اس کی خدمات کو بھی تسلیم کیا جائے۔ قومیں اسی وقت آگے بڑھتی ہیں جب وہ اپنے مخلص افراد کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ میو قوم کا اصل مسئلہ: انتشار میو قوم میں صلاحیتوں کی کمی نہیں، بلکہ ان صلاحیتوں کو ایک سمت میں جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ:- اجتماعیت کمزور ہے۔- باہمی اعتماد میں کمی ہے۔- ذاتی اختلافات اجتماعی مفاد پر غالب آ جاتے ہیں۔- غیروں کے لیے قربانیاں دی جاتی ہیں لیکن اپنے اداروں کی مدد سے گریز کیا جاتا ہے۔- کامیاب افراد کا قوم کے ساتھ رابطہ کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ رویے کسی بھی قوم کو کمزور کر دیتے ہیں۔ آگے بڑھنے کا راستہ ہے ب وقت آ گیا ہے کہ میو قوم چند بنیادی اہداف طے کرے:

1۔ مشترکہ قیادت اور مشاورت تمام دینی، سماجی، تعلیمی اور فلاحی تنظیموں کا ایک مشترکہ فورم قائم ہو جو سالانہ منصوبہ بندی کرے اور مشترکہ مسائل پر متفقہ حکمت عملی بنائے۔

2۔ تعلیمی ترقی، کالج، یونیورسٹی، اسکالرشپ اور پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبوں میں اجتماعی منصوبہ بندی کی جائے تاکہ نئی نسل بہتر مواقع حاصل کر سکے۔

3۔ میو لائبریری اور تحقیقی مرکز میو قوم کی تاریخ، تہذیب، زبان، اکابر اور خدمات کو محفوظ کرنے کے لیے ایک مرکزی لائبریری اور ریسرچ سینٹر قائم کیا جائے۔

4۔ قانونی معاونت قومی سطح کے مسائل کے لیے وکلاء کا ایک مشترکہ پینل تشکیل دیا جائے جو برادری کے اہم مقدمات اور حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرے۔

5۔ لٹریچر اور تاریخ کی تدوین میوات اور میو قوم پر لکھی گئی کتابوں، تراجم، تحقیقات اور علمی خدمات کو جمع کر کے نئی نسل تک پہنچایا جائے۔

6۔ نوجوانوں کی تربیت، نوجوانوں میں قیادت، خدمت، تعلیم، اخلاق اور اجتماعی شعور پیدا کرنے کے لیے مستقل پروگرام ترتیب دیے جائیں۔

اتحاد ہی کامیابی کی کنجی ہے ایک مشہور مثال ہے کہ الگ الگ لکڑیاں آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں، لیکن جب انہیں ایک گٹھے کی صورت میں باندھ دیا جائے تو انہیں توڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی اصول قوموں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اگر میو قوم متحد ہو گی تو تعلیمی، سماجی، سیاسی اور معاشی میدانوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن اگر انتشار برقرار رہا تو صلاحیتیں بکھرتی رہیں گی۔

اختتامیہ!

میو قوم کا مستقبل اختلافات میں نہیں، اتحاد میں ہے؛ تنقید میں نہیں، تعمیر میں ہے اور شخصیت پرستی میں نہیں، ادارہ سازی میں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی خوبیوں کو پہچانیں، اپنے محسنوں کی قدر کریں، اپنی نئی نسل کو تیار کریں اور اجتماعی مفاد کو ذاتی پسند و ناپسند پر مقدم رکھیں۔ آئیں عہد کریں کہ ہم ایک دوسرے کو گرانے کے بجائے سنبھالنے والے بنیں گے، اختلاف کے باوجود احترام برقرار رکھیں گے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے ایک مضبوط، متحد اور باوقار میو قوم کی بنیاد رکھیں گے۔ اتحاد، شعور اور خدمت ہی ہماری کامیابی کا راستہ ہے بس اس چیز کو سمجھ کر اس پر پرا ہونے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

موثر تعلیمی اصول

خود کو پڑھائی کے لئے مستقل تحریک میں کیسے رکھا جائے؟

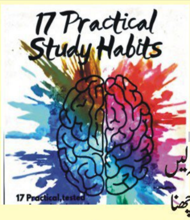

انسان کو جو صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں ان میں ''سوال اُٹھانے یا سوال پوچھنے'' کی صلاحیت بھی شامل ہے۔ انسان جب خود سے سوال پوچھتا ہے تو وہ اپنی ذات، اپنی صلاحیتوں سے زیادہ روشناس ہو سکتا ہے، وہ اپنے حقیقی مقاصد ڈھونڈ سکتا ہے، درست سمت کا تعین کر سکتا ہے۔ خود سے مستقل سوال پوچھنے کی عادت آپ کو بہت زیادہ مضبوط بنا سکتی ہے مجھے کیا چاہئے؟ کیوں چاہئے؟ کیسے چاہئے؟ کتنا چاہئے؟ کس لئے چاہئے۔ اس طرح کے سوال زندگی کے نئے پہلو آپ کے سامنے کھولتے ہیں۔ یہ سوال اگر آپ اپنی پڑھائی کے حوالے سے بھی پوچھنے لگ جائیں تو پڑھائی میں زیادہ کلیرٹی Clarity اور آپ زیادہ سے زیادہ تحریک حاصل کر سکیں گے۔

Why Sheet کس طرح آپ کو پڑھائی میں مدد دے سکتی ہے؟

عموماً ہمیں اس بات کا اتنا علم ہی نہیں ہوتا کہ کونسی چیز ہمارے لئے کتنی اہم ہے؟ ہمیں اس کیلئے کتنی انرجی لگانے کی ضرورت ہے؟ کتنا وقت صرف کرنے کی ضرورت ہے؟ کیا فائدہ ہوگا اور نہ ملنے پر کیا نقصان ہوگا؟۔ اگر پتہ بھی ہوتا ہے تو ہمارے پاس کوئی ایسا سسٹم نہیں ہوتا جس کی بنیاد پر ہم روزانہ کی بنیاد پر اپنے دماغ کو ریمائنڈر دیتے رہیں کہ میں یہ کیوں کر رہا ہوں؟، کتنی اہم ہے، کیسے ملے گی؟، کیا فائدہ ہوگا؟۔ روزانہ کی بنیاد پر ری مائنڈر نہ دینے کی وجہ سے۔ چونکہ حقیقت، فائدہ اور نقصان (ری وارڈ اور پنیشمنٹ) ہمارے سامنے نہیں ہوتی اس لئے ہم اکثر اپنے اہم ترین کاموں کی بجائے خود کو دوسرے کاموں میں الجھائے رکھتے ہیں

Why Sheet ایک ایسا سسٹم ہے جو آپ کو آپ کی پڑھائی کی اہمیت، اس کا مقصد، ری وارڈ اور نہ پڑھنے کا نقصان روزانہ کی بنیاد پر بتاتا رہے گا یہاں تک کہ یہ چیزیں آپ کے لاشعور میں بیٹھ جائیں گی۔ مقصد کی اہمیت سامنے ہونے کی وجہ سے آپ مستقل تحریک میں رہیں گے۔ روزانہ دہرائیں اور آپ کے برین میں نکلنے والی ڈوپامین اور جسم سے ایڈرینالین سرچ سے استفادہ کریں لیکن سب سے کمال بات یہ ہوگی کہ چند دن کی مستقل پریکٹس کے بعد یہ باتیں آپ کے لاشعور کا حصہ بن جائیں گی۔ لاشعوری دماغ اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے آپ کو بنا زیادہ ٹریگر کے مسلسل پڑھنے کے پیغامات بھیجتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

Small Why Questions/Sheet کا استعمال!

بڑی وائے شیٹ تو اب آپ کے پاس ہے ایک اور ٹول why Questions/small why sheet ہے جو آپ کو زیادہ فوکس، زیادہ انرجی دے سکتا ہے۔ خود سے اکثر چھوٹے چھوٹے سوال پوچھتے رہیں جیسے اس وقت سب سے اہم کونسا کام ہے جو کرنا چاہئے؟، میری انرجی، فوکس، صلاحیت کا حقدار اس وقت کونسا کام ہے؟۔ میں کس طرح چھوٹے چھوٹے لمحوں کو (جو ورنہ بے کار جائیں گے) پڑھنے کیلئے استعمال کر سکتا ہوں؟ (جیسے بس سٹاپ پر انتظار کرتے ہوئے، سفر کے دوران وغیرہ) چھوٹے چھوٹے سوال آپ کو انرجی، کلیرٹی سے بھر دینگے۔ اسی طرح سمال وائے شیٹ آپ کو سہولت دے سکتی ہے۔ کچھ بھی پڑھنے سے پہلے ایک منٹ میں ایک چھوٹے پیپر یا اسٹکی نوٹ لکھیں کہ میں کیوں پڑھ رہا ہوں؟ کیا اہم ہے اور کیا غیر اہم؟ کس طرح پڑھوں؟ آخر میں کون کونسا

فصیلِ اُمید
ڈاکٹر فیصل سعید میو
شجاع آباد
0300-0692466

کنسپٹ کلیر ہونا چاہئے؟ پڑھنے کا کیا فائدہ ہو رہا ہے؟۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے سوال آپ کی تحریک اور ترغیب میں اضافہ کرینگے۔

Why sheet کیسے بنائیں؟

لکھنا ایک طاقتور ترین ٹول ہے اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اس کے باجود قلم اور کاغذ کا استعمال اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال نہیں کرتے تو آپ میں اور اُس شخص میں کوئی فرق نہیں جو لکھنا نہیں جانتا۔

کاغذ کا ایک صفحہ لیں اور خود سے سوال پوچھنا شروع کریں اور جواب تحریر کرتے جائیں۔

۱)۔ بطور طالب علم میری سب سے بڑی ذمہ داری کیا ہے؟۔

۲)۔ مجھے کیوں پڑھنا چاہئے، پڑھائی میرے لئے کیا فائدہ لائے گی؟۔

۳)۔ پڑھائی میرے مستقبل کو کیسے بہتر بنا سکتی ہے؟۔

۴)۔ اگر میں پڑھائی نہیں کرونگا تو مجھے کیا کیا نقصانات اور پریشانیاں درپیش آسکتی ہیں؟۔

۵)۔ کون کونسی چیزیں داؤ پر لگی ہیں؟ کون کون سی چیزیں قربان کرنے کو تیار ہو؟ کامیابی کی قیمت کیا ہے اور کون کونسی مشقت اُٹھا کر اس کو حاصل کرو گے؟۔

۶)۔ ماضی میں پڑھائی سے کیا کیا اچیو کیا، کونسی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آنے والے امتحانوں کے لئے خود کو زیادہ اچھا تیار کر سکتا ہوں؟۔

آپ تسلی سے وقت لگا کر ان سوالوں کے جواب لکھیں۔ آپ حیران ہو جائیں گے اور ہر جواب سے زیادہ پڑھنے کی اہمیت پہلے سے زیادہ عیاں ہوتی جائے گی۔ آپ کو پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ ہوگا، مقصد پا لینے کی خوشی، نقصان کا خوف آپ کے اندر ایک مستقل تحریک دہکنا شروع کر دے گا۔

استعمال کا طریقہ!

ایک صفحے پر اپنے سوالوں کا جواب تحریر کرنے کے بعد (بلخصوص سوال نمبر ۱، ۲، ۴) آپ یا تو وہ صفحہ دیوار پر چسپاں کر لیں یا سامنے ایسی جگہ رکھ لیں جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے۔ یا پھر کسی ڈائری، کتاب کے اندر رکھ لیں اور روزانہ صبح، دوپہر، شام ایک ایک منٹ لگا کر اُسے پڑھتے رہیں۔ یہ صفحہ آپ کے لئے موٹیویشنل فوڈ بن جائے گا۔ اُسے دن میں تین مرتبہ کھانے کی طرح دیکھنا آپ میں موٹیویشنل کی کمی نہیں آنے دے گا۔ مقصد کی اہمیت آپ کیلئے عیاں ہو جائے گی۔ زیادہ ہمت سے جان لگا کر پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ جب کبھی آپ ڈاوٗن ہونے لگیں یا خود کو دوسری سرگرمیوں میں مصروف پائیں یا پھر پڑھائی کا دل نہ کرتا ہو تو فوراً اس صفحہ کو دیکھیں ایک منٹ میں سب کچھ عیاں ہو جائے گا۔

حاصل کلام!

Big Why Sheet بنائیں اور اُسے اپنے لئے موٹیویشنل فوڈ کے طور پر استعمال کریں۔ صبح دوپہر، شام ایک ایک منٹ میں دہرائیں تاکہ یہ آپ کے لاشعور کا حصہ بن جائے اور پڑھنے سے ملنے والی ترغیب سے آپ با آسانی پڑھ سکیں اور پڑھنے کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ Why Questions پوچھ کر خود کو درست ڈائریکشن میں رکھیں۔ Small Why Sheet سے پڑھنے کا پراسس زیادہ فوکسڈ اور سمارٹ بنائیں تاکہ کم وقت میں اہم ترین اور زیادہ پڑھا جا سکے۔

(جاری ہے)

صدائے میو کے رائیٹرز اور نمائندگان سے گزارش ہے کہ وہ خبریں اور مضامین ہر ماہ کی 20 تاریخ تک ارسال کر دیا کریں (ادارہ)

پانی، بجلی، سیوریج، مسجد، سکول اور کشادہ سڑکوں سمیت تمام جدید سہولیات سے آراستہ

خواب نہیں حقیقت

فائل نہیں پلاٹ

Din Estate and Devlopers

3 4 5 7 10 مرلہ کے رہائشی و کمرشل پلاٹ

60 ماہ کی آسان اقساط میں

ماہانہ قسط فی مرلہ 3000/

بلھے شاہ نیو آبادی

غلام مصطفیٰ
(CEO)
0322-5020306

پروجیکٹ منیجر
اسلم خان
0300-8189154

اڈا ابلاقہ سنگھ نزد بلھے شاہ پیپر مل گیٹ نمبر 1 قصور ٹو کوٹ رادھا کشن روڈ قصور

ٹنڈو الہیار میں
معیاری اور پائیدار فرنیچر کا با اعتماد نام

المہران فرنیچر ہاؤس

نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈو الہیار

پروپرائیٹر
عبدالرزاق میو

زرعی ادویات کا معیاری ادارہ

میو زرعی مرکز

چمبڑ روڈ ٹنڈو الہیار

راشد حسین میو
0300-8375389,0311-1554683

ٹنڈو الہیار اور گردونواح میں
کسی بھی قسم کی پائیدار تعمیر کیلئے
آج ہی رابطہ کریں

ٹھیکیدار
شہاب الدین میو

سابق سینئر نائب صدر
پاکستان میو اتحاد ٹنڈو الہیار
0301-3560615

ماہنامہ "صدائے میو" میں اشتہارات کی بکنگ کے لئے
0300-2481227 پر رابطہ کر سکتے ہیں

ایمانداری ہمارا نصب العین

کوالٹی میں نمبر ون
مقدار پر کوئی سمجھوتہ نہیں

کرم اللہ پٹرولیم

TOTAL

کانا کاچھا فلائی اوور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور

چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

10 تا 12 جولائی نیو مری میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم کے
تین روزہ تربیتی کنونشن میں شرکت کرنیوالوں کو تہہ دل سے

خوش آمدید

چوہدری طاہر اسلام
سرپرست اعلیٰ ضلع لاہور

چوہدری صابر حسین بلا
صدر ضلع لاہور

چوہدری شبیر خاں، اسلم نواب میو، کیپٹن آزر حسین، عبدالستار خاں میو، محمد شریف پاہٹ، چوہدری تصور حسین

منجانب صابر اسٹیٹ (فیروزپور روڈ) لاہور

محبت کیوں باقی نہ رہی؟

نادان
ندیم مشتاق میو
(لاہور)
0323-4835673

ویسے تو آجکل معاشرے میں انسان کے سفاک، جھوٹے، بے ایمان، دھوکے باز ہونے کی کوئی حد باقی نہیں رہی مگر کبھی کبھی ایسا منظر سامنے آتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں اپنی زندگی کے تجربے سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آجکل معاشرے میں محبت صرف نام کی باقی رہ گئی ہے دل میں تو سب نے صرف نفرت، بغض، حسد، کینہ، جھوٹ، دھوکے کی جگہ بنالی ہے۔ یہ انسانوں کو کیا ہوگیا ہے کہ محبت نام تھا جس کا وہ کہاں گم ہوگئی ہے؟ کسی نے ایک زمانے میں بیٹوں کے ہاتھوں ماں کے قتل پر ایک شعر لکھا تھا!

محبت اب زمینی شے نہیں ہے
تو اس کو ڈھونڈ خوابوں کے نگر میں

معاشرے کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ بیٹا باپ کو قتل کر رہا ہے اور باپ بیٹے کو قتل کر رہا ہے بھائی کو بھائی سے لڑوایا جا رہا ہے کہیں بہن کو بھائی سے۔ جائیدادیں اور عہدے رشتوں سے زیادہ اہم ہو چکے ہیں دولت اور عہدوں کی بنیاد پر تعلقات کو نبھایا جا رہا ہے جو غریب ہے اسے اہمیت نہیں دی جا رہی اور جو امیر ہے اسے بے حس ہونے کے باوجود عزت اور فوقیت دی جا رہی ہے نتیجہ رشتوں سے اعتبار اٹھتا جا رہا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر انسان ایک دوسرے کو مارنے پر تلے ہیں۔ بیوی کو خاوند کے مقابلے میں کھڑا کیا جا رہا ہے اور اسے گھر بسانے کی بجائے خاوند کو چھوڑ دینے کی بات کی جا رہی ہے نتیجہ بہت ساری لڑکیاں کم عمری میں ہی طلاق کا تمغہ ماتھے پر سجائے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ وجہ معلوم کرو تو پتہ چلتا ہے کہ عدم برداشت سب سے بڑی وجہ ہے آجکل کی لڑکیاں کہتی ہیں کہ شوہر نے سمجھا نہیں، ساس نے زندگی اجیرن کی ہوئی ہے اور دوسری طرف شوہر سے پوچھو تو معلوم ہوا کہ بیوی کو کام کرنا پسند نہیں ہے، ماں کی خدمت کرنا اسے برا لگتا ہے اور بحث ومباحثے کو اولین ترجیح دیتی ہیں اور نتیجہ طلاق کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے، کہیں گھریلو ناچاقی پر عورت کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے تو کہیں ایک سرکاری سکول ٹیچر کو گولی مار کر قتل کر دیا جاتا ہے بات معمولی سی ہوتی ہے اور نتیجہ اتنا خوفناک اور حیرت انگیز! یہ اتنی نفرت لوگوں کے اندر کہاں سے بھر گئی ہے؟ انسان کی جان کو اتنا سستا کیوں سمجھ لیا گیا ہے؟ محبت تو فاتح عالم ہوا کرتی تھی تو اب نفرت کیوں سایہ فگن ہوگئی ہے، رشتے کچے دھاگوں کی طرح ٹوٹ رہے ہیں، والدین اولاد سے دور ہو رہے ہیں اور بھائی بہنوں سے، میاں بیوی کو آپس میں لڑوایا جا رہا ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر رائی سے پہاڑ بن رہے ہیں۔ بڑا دل رکھنے والے کہیں گم ہو گئے ہیں چھوٹے دلوں والے ہر طرف رقص کرتے نظر آتے ہیں آسائشوں کی خواہش اور دولت کی کشش نے حالات بگاڑ کر رکھ دئے ہیں، محبت کو تو جیسے دیمک نے کھا لیا ہو! انسان ایک دوسرے پر اعتبار نہیں کر پا رہا۔

نفسا نفسی کا عالم ہے ہر انسان وہی کچھ کر رہا ہے جس میں صرف اس کی ذات کو سکون ملے چاہے اس کے لئے اسے کسی بھی دوسرے انسان کی جان کیوں نہ لینی پڑے۔ ماں باپ نے اولاد کو لاوارث چھوڑ دیا ہے۔ میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا ہوں کہ کہ آخر کیا واقعی ہی لاتعلقی کا جھگڑا چل رہا ہے ماں باپ کے لئے تو بچے مرے جاتے تھے چاہے مصروفیات کتنی ہی کیوں نہ ہوں کتنے ہی بڑے عہدے پر کیوں نہ ہوں پھر آج یہ کیا ہوا کہ ماں سے ملاقات کا کہہ دیا تو اسے بڑا جرم سمجھ لیا گیا اور اسے بنیاد بنا کر تعلق کو ہی ختم کر دیا۔ میرے ایک استاد نے کہا تھا کہ ندیم! جس معاشرے میں سے ایمانداری اور انصاف رخصت ہو جائے تو وہاں سے محبت بھی رخصت ہو جاتی ہے اس وقت تو اس بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا کہ ایمانداری کا محبت سے کیا تعلق مگر اب جب میں مختلف واقعات دیکھتا ہوں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ پہلے ہم انسان سے وعدہ کرتے ہیں اور پھر وعدہ خلافی کر کے اپنا اعتبار کھو دیتے ہیں اور اگر انہیں ان کی غلطی بتائی جائے تو دشمنی پر اتر آتے ہیں اور یہاں تک کہ انسان کو موت کے گھاٹ اتارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

پہلے میں سمجھتا تھا کہ زن، زر، زمین نفرت کی بنیاد ہیں مگر اب جو بات سامنے آئی ہے اور وہ سب سے آگے نکل چکی ہے وہ ہے *حسد* جس نے محبت کے پاکیزہ رشتے کو جڑ سے ختم کر کے رکھ دیا ہے، گھروں میں نظر دوڑائیں، دفاتر اور گلی محلے کا جائزہ لیں، دکانداروں اور رشتہ داروں کے خیالات سنیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب *حسد* کی آگ میں جل رہے ہیں۔ کہتے ہیں رزق کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے مگر یقین نہیں رکھتے میں نے کئی رکشہ چلانے والوں کو اس بات پر بڑی طرح جھگڑا کرتے دیکھا کہ اس نے سواری کیوں بٹھالی اور یہ جھگڑا گالم گلوچ سے ہوتے ہوئے تشدد تک پہنچ گیا، افسوس دلوں کی کشادگی، محبت، ایمانداری اور وعدہ، امانت میں خیانت کر کے کہتے ہیں کہ معاشرے سے برکت اٹھ گئی ہے* مگر میں یہ کہتا ہوں کہ سچائی تو یہ ہے کہ برکت سے پہلے محبت اٹھ گئی ہے*

☆☆☆☆☆

ڈھیر ساری تنظیمیں کس کام کی؟

آئینہ صدائے میو

میو قوم کے لوگ سیاست میں بھی ہیں اور تمام محکموں میں افسران بھی اور تنظیمیں بھی تھوک کے حساب سے بنی ہوئی ہیں لیکن گذشتہ دو ماہ سے برادری میں جو کچھ ہو رہا ہے اُس کو دیکھ کر تو لگتا ہے کہ کچھ بھی نہیں نہ سیاست میں ہمارا کوئی حال ہے نہ کسی محکمے میں کوئی قوم کا ہمدرد ہے ایسا اس لئے بھی کہا جا سکتا ہے کہ تنظیموں کے نام پر جو گروپ بنے ہوئے ہیں سب قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ہیں اگر کسی کو اپنی قوم کے لوگوں کی فکر ہوتی تو قمبر شہداد کوٹ کے گاؤں پکھو میں دو بھائیوں کے قتل، میو پور خاص کے مختیارکار (تحصیلدار) راشد میو کو من گھڑت کیس میں پھنسا کر گرفتار کر کے ظلم کے پہاڑ توڑنے، کنگرہ موڑ میں زیادتی کے بعد قتل کی جانے والی سعدیہ شبیر میو، ملکوکی لاہور میں ثوبیہ میو اور قصور کے گاؤں چھٹیانوالہ میں سسرالیوں کے ہاتھوں قتل ہونے والی عائشہ صدیقہ میو کے قتل پر خاموشی کیوں ہے؟۔ مان لیا کہ ثوبیہ اور عائشہ نے خودکشی کی ہے لیکن کیوں کی اس کی بھی تو کوئی وجہ ہوگی اور تحصیلدار راشد میو، مقتولہ سعدیہ اور دو بھائیوں کے کیس میں تو ایسا کچھ بھی نہیں ان کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے اور ہو رہا ہے اس پر خاموشی کیوں ہے؟۔

مان لیا کہ ہماری قوم کے سیاستدان اور افسران کچھ نہیں کرتے لیکن ڈھیر ساری تنظیموں کا کوئی ایک فرد تو سامنے آئے جو دعویٰ کرے کہ میں فلاں سیاسی بندے اور میو افسران کے پاس گیا مگر اُنہوں نے کچھ نہیں کیا۔ وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی نے جہاں بہت سے معاملات میں اپنا کردار ادا کیا ان کیسوں میں بھی وہ بہت کچھ کر سکتے تھے اگر ہر کام کے معاملے میں اُن سے صدائے میو کی ٹیم نے ہی رابطہ کرنا ہے تو پھر یہ تنظیمیں کس لئے بنی ہوئی ہیں سب سے بڑی تنظیم اور سب سے پرانی تنظیم کی باتیں کر کے قوم کو کیوں دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ کیا تنظیموں کا کام ایک دوسرے کو ہار پہنانا، سوشل میڈیا پر پوسٹیں چلانا اور اپنے گھر بلا کر کھانا کھلانے والوں کو عہدے دینا ہی رہ گیا ہے؟۔ میو تنظیمات کونسل نے تو کسی سے نہیں پوچھنا کہ قوم کے افراد پر ہونے والے مظالم کیوں ہو رہے ہیں اور تنظیمیں ان معاملات میں اپنا کردار ادا کیوں نہیں کر رہی؟ لیکن قوم تو یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ تنظیموں نے کچھ کرنا ہی نہیں تو آخر انکا مقصد ہے کیا، یہ کونسی قوم کو متحد کرنے اور کس برادری کی خدمت کی باتیں کر کے لوگوں کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں کسی بھی معاملے میں بیٹھ کر باتیں کر کے گھر جا کر سو جانا اور سوشل میڈیا پر بیٹھ کر لمبی لمبی چھوڑنے کے بعد بھی نتیجہ خاموشی کی صورت میں ہی سامنے آتا ہے ایسا کیوں ہو رہا ہے اور کب تک ہوتا رہے گا۔

خدارا! میو تنظیمات اپنی اپنی فکر کرنے کی بجائے قوم کی بھی فکر کریں، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بجائے ظلم کرنیوالوں کو نیچا دکھائیں ورگرنہ آج نہیں تو کل ہماری قوم کی نئی نسل قوم کے نام پر چوہدراہٹ کرنے والوں کے گریبان ضرور پکڑے گی اور پھر کوئی کسی کی مجبوری یا کہانی سننے کو تیار نہیں ہوگا۔

ڈپریشن

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

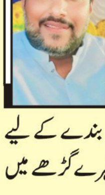

صرف "اداسی" نہیں ہے۔ یہ دماغ کی وہ حالت ہے جب دل، دماغ اور جسم تینوں تھک جاتے ہیں اور دنیا کے رنگ پھیکے لگنے لگتے ہیں۔

ڈپریشن کی عام نشانیاں:

اگر یہ علامات 2 ہفتے سے زیادہ رہیں تو سمجھو ڈپریشن ہو سکتا ہے:

1۔ ہر وقت اداسی، خالی پن یا رونے کا دل کرنا۔
2۔ پہلے جن چیزوں میں مزہ آتا تھا اب ان میں دل نہ لگنا - کھانا، دوست، شوق سب بے مزہ۔
3۔ نیند نہ آنا یا بہت زیادہ سونا۔
4۔ کھانے کا دل نہ کرنا یا بہت زیادہ کھانا۔
5۔ تھکاوٹ، جسم میں جان نہ ہونا، چھوٹا سا کام بھی پہاڑ لگنا۔
6۔ اپنے آپ کو بیکار، گنہگار، یا بوجھ سمجھنا۔
7۔ توجہ نہ لگنا، فیصلہ نہ کر پانا۔
8۔ موت یا خود کو ختم کرنے کے خیال آنا - اگر ایسے خیال آئیں تو فوراً کسی کو بتانا۔

ڈپریشن کیوں ہوتا ہے؟

☆ دماغ میں کیمیکل کا بگاڑ۔
☆ لمبا اسٹریس، صدمہ، کسی اپنے کی موت، نوکری جانا۔
☆ خاندان میں کسی کو ڈپریشن رہا ہو۔
☆ مسلسل نیند پوری نہ ہونا، سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال۔

* گھر پر فوری کیا کر سکتے ہو:*

1۔ بات کرو: اکیلے نہ رہو۔ ماں، دوست، یا کسی قابل اعتماد بندے کو بتا دو "یار میں ٹھیک نہیں ہوں"۔ بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔
2۔ چھوٹا سا قدم: نہانے، کپڑے بدلنے، 5 منٹ دھوپ میں بیٹھنے جیسا چھوٹا کام کرو۔ بڑے کام کا نہ سوچو۔
3۔ اللہ سے جُڑو: وضو کر کے 2 رکعت پڑھ لو یا بس سجدے میں چلے جاؤ اور دل کی بات کہہ دو۔ سورہ الضحیٰ پڑھو، بہت سکون دیتی ہے۔
4۔ جسم ہلاؤ: 10 منٹ چہل قدمی کرو۔ ورزش دماغ کے "خوشی والے" کیمیکل نکالتی ہے۔
5۔ موبائل کم کرو: سکرولنگ ڈپریشن بڑھاتی ہے۔ گھنٹہ موبائل سائیڈ پر رکھو۔

* کب ڈاکٹر کے پاس جانا ہے؟*

☆ اگر 2 ہفتے سے روز روتے ہو، کام پر نہیں جا پاتے
☆ خود کو نقصان پہنچانے کا سوچ آ رہا ہو۔
☆ نیند، کھانا بالکل ختم ہو گیا ہو۔

پاکستان میں *دماغی امراض کے ڈاکٹر* کو Psychiatrist کہتے ہیں اور *Counselor*/*Psychologist بات کر کے علاج کرتا ہے۔ یہ پاگل پن نہیں ہے۔ جس طرح بخار کو ڈاکٹر کو دکھاتے ہو اسی طرح ڈپریشن بھی بیماری ہے، علاج ممکن ہے۔

فوری مدد کے لیے:

☆ اگر خودکشی کے خیال آئیں تو کسی قریبی کو بتا دو۔ تم اکیلے نہیں ہو۔

تمہیں کب سے یہ کیفیت محسوس ہو رہی ہے؟ اگر دل چاہے تو بتا سکتے ہو، سننے کے لیے یہاں ہوں۔

ڈپریشن میں معاشرے کا کردار بہت بڑا ہے۔ معاشرہ یا تو ڈپریشن والے بندے کے لیے سہارا بن سکتا ہے یا اسے مزید گہرے گڑھے میں دھکیل سکتا ہے۔

معاشرہ ڈپریشن کیسے بڑھاتا ہے:

"لوگ کیا کہیں گے" والی سوچ: پاکستان میں ابھی بھی ڈپریشن کو "ناٹک" یا "ایمان کی کمزوری" سمجھا جاتا ہے۔ بندہ دل کا حال کسی کو بتاتا نہیں کیونکہ ڈر ہوتا ہے کہ "پاگل" کہہ دیں گے۔ نتیجہ: وہ اکیلا گھٹتا رہتا ہے۔

طعنوں کا کلچر:

-"مرد ہو کر روتے ہو؟"
-"اتنی نعمتیں ہیں پھر بھی اداس؟ شکر کرو"
-"نماز پڑھو، سب ٹھیک ہو جائے گا"

یہ جملے دیکھنے میں تسلی لگتے ہیں مگر ڈپریشن والے کو لگتا ہے کہ کوئی سمجھ ہی نہیں رہا۔ وہ مزید چپ ہو جاتا ہے۔

مقابلے کی دوڑ: سوشل میڈیا اور رشتہ دار ہر وقت "دوسروں کے بچے ڈاکٹر بن گئے، تم کیا کر رہے ہو"۔ یہ موازنہ ڈپریشن کو ہوا دیتا ہے۔

مدد نہ ملنا: نوکری چلی جائے، طلاق ہو جائے تو معاشرہ طعنہ دیتا ہے بجائے سہارا دینے کے۔

معاشرہ ڈپریشن کیسے کم کر سکتا ہے:

سننے والا کان بنے: ڈپریشن والے کو فوراً "حل" نہ بتاؤ۔ بس سنو۔ "یار میں سمجھ سکتا ہوں، تم اکیلے نہیں ہو"- یہ جملہ دوائی سے کم نہیں۔

* کلنک ختم کرے*: ڈپریشن کو بخار کی طرح عام بیماری سمجھے۔ جس طرح شوگر کا مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اسی طرح ڈپریشن والے کو بھی Psychologist کے پاس جانے پر شرمندہ نہ کرے۔

چھوٹے سہارے دے:

-کوئی اداس دوست ہے تو زبردستی گھر سے نکال کر چائے پلوا دو۔
-کام کا بوجھ ہے تو 1-2 دن کے لیے اس کا کچھ کام کر دو۔
-اس کے بچوں کو کچھ دیر سنبھال لو تا کہ وہ سانس لے سکے۔

مسجد، محلّہ، اسکول کا کردار: امام صاحب خطبے میں ذہنی صحت پر بات کریں۔ اسکول میں بچوں کو سکھائیں کہ اداس دوست کا مذاق نہ اڑاؤ۔

ہمارے معاشرے کی سب سے بڑی غلطی:

ہم "صبر کرو" تو کہہ دیتے ہیں، مگر "میں تمہارے ساتھ ہوں" نہیں کہتے۔ ڈپریشن والے کو صبر کے لیکچر نہیں موجودگی چاہیے ہوتی ہے۔

اسلام کا اصل پیغام: نبی ﷺ نے غمگین صحابی کو گلے لگایا، ان کی بات سنی، ان کا بوجھ بانٹا۔ یہی اصل "تعاون" ہے۔

تم کیا کر سکتے ہو آج سے:

اگر تمہارے آس پاس کوئی چپ چپ رہنے لگا ہے، ہنسنا چھوڑ دیا ہے تو اس سے پوچھو "سب خیریت؟"۔ ہو سکتا ہے تمہارا ایک سوال اس کی زندگی بچالے۔

باوضو رہنا،، پنجگانہ نماز کا اہتمام اور روزانہ تلاوت قرآن پاک سے ڈپریشن سے مکمل چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ ان شاءاللہ کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆

یوں ہے شہرِ قائد

کراچی میں میو قوم کی سیاسی، سماجی، کاروباری اور آبادی کی صورتحال

پچاس ہزار کی میو آبادی، بڑے بڑے آفیسر، پندرہ ہزار دودھ اور سات ہزار سبزی کی دکانیں اور میو تنظیمات کا خاموش شہرِ قائد

حافظ سلمان طارق میو

گذشتہ شمارہ میں کراچی کے بارے میں لکھنے کا ارادہ تھا لیکن ''سالگرہ ایڈیشن'' کی وجہ سے جگہ نہ بن سکی اس لئے اپنی معلومات کے مطابق اس بار لکھنے کی کوشش کررہا ہوں۔ پہلے تو یہ جان لیں کہ کراچی میں میو برادری کی مقامی آبادی کی اکثریت کورنگی میں ہے باقی علاقوں میں اکثریت پنجاب اور اندرون سندھ کے لوگوں کی ہے اور مقامی میو خاص طور پر دہلی اور آگرہ کے میو چاہے وہ کسی میو تنظیم کا حصہ ہی کیوں نہ ہوں میواتی کم ہی بولتے ہیں اور ایک صاحب تو واٹس ایپ گروپس میں یہ لیکچر دے رہے ہوتے ہیں کہ ہماری مادری زبان میواتی نہیں اردو ہے بلکہ یہاں تک فرماتے ہیں کہ ہم میواتی بولیں تو اردو کا لہجہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ کراچی کا شاید کوئی علاقہ ہی ایسا ہو جہاں کسی میو کا گھر یا دودھ، سبزی کی دکان نہ ہو۔ ایک اندازے کے مطابق کراچی کے تمام اضلاع میں میو برادری کے کم وپیش 50 ہزار گھر ہیں۔ میو برادری کی سب سے زیادہ آبادی کورنگی، دوسرے نمبر پر سرجانی ٹاؤن اور تیسرے نمبر پر اورنگی ٹاؤن میں ہے۔ جن علاقوں میں دوسو سے بھی زائد گھر ہیں ان میں منظور کالونی، اعظم بستی، نیوکراچی، ناظم آباد، فردوس کالونی، سعید آباد، ملیر، نیلم کالونی، الطاف ٹاؤن، لیاقت آباد، گلشن اقبال، لانڈھی، جمشید روڈ اور دیگر علاقے ہیں۔ کورنگی، اورنگی اور سرجانی میں کم وپیش پانچ پانچ ہزار گھر میو برادری کے ہیں بلکہ کورنگی میں اس سے بھی کہیں زیادہ ہوسکتے ہیں۔

کراچی میں میو برادری کی سیاسی صورتحال پر نظر ڈالی جائے تو چیئرمین، وائس چیئرمین اور کونسلر تو بہت سارے بنتے رہے اور اس وقت جاوید حنیف میو ممبر قومی اسمبلی ہیں اس سے پہلے ارشاد میو ایم کیو ایم کے پلیٹ فارم سے صوبائی وزیر بلدیات، جاوید حنیف میو، اشفاق چیف اور سہیل اکبر میو ممبر سندھ اسمبلی رہے۔ جاوید حنیف کے علاوہ سب بیرون ممالک میں ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ کراچی کے میو نوجوان متحدہ قومی موومنٹ (جو پہلے مہاجر قومی موومنٹ تھی) میں ریڈ کی ہڈی کی مانند تھے شاید اسی وجہ سے الطاف حسین کو شہید اجمل خاں میو کا وجود خطرے میں نظر آتا تھا لیکن جب الطاف حسین کو معلوم ہوا کہ اجمل خاں میو کے ساتھ ان کے ساتھیوں کی طرح مرنے مارنے والے نہیں پرامن لوگ ہیں تو اجمل خاں کے بارے میں ان کے رویہ میں تبدیلی آگئی اسی لئے اجمل خاں میو کے زندہ رہنے کی صورت میں ایسی صورتحال سامنے آنے والی تھی جس کے بارے میں دو چار بندوں کے علاوہ کسی کو علم نہیں تھا۔

کراچی میں طارق جمیل میو اور عارف حنیف میو ایڈیشنل آئی جی، اظہر رشید میو ڈی آئی جی، جاوید حنیف میو کمشنر، سہراب میو ڈی ایس پی، ڈاکٹر عظیم الرحیم سیکرٹری سوشل ویلفیئر، حسن نور میو اسسٹنٹ ڈائریکٹر نیب، بابر کبیر، شوکت میو اسسٹنٹ کلیکٹر کسٹم، ناصر جمیل میو ڈپٹی کلیکٹر، عمر میو، انعام اللہ غوری، عبدالطیف میو، رانا خضر میو اور جاوید میو شہید رینجر میں ڈی ایس آر، مشتاق میو ایس آر، کرنل جاوید میو ڈائریکٹر ڈی ایچ اے، تنویر میو کرنل، عرفان میو ایڈیشنل جج، مہر خاں میو اور محمد اسماعیل میو سول جج، سلمان میو اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹی نارکوٹیکس فورس، عارف مشتاق میو اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئی ٹی ایف بی آر، اختر علی میو ایڈیشنل ڈائریکٹر، خلیل احمد میو پرنسپل ٹیکنکل کالج، ابراہیم غوری پرنسپل نیشنل کالج رہے جب کہ اس وقت محترمہ ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو کمشنر ایف بی آر، فضل محمد میو کا بیٹا بریگیڈیئر، محمد عرفان میو، شریف میو اور اسماعیل میو ایس ایچ او، کئی بنک منیجر اور درجنوں اے ایس آئی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ علمائے کرام کی بھی بڑی تعداد موجود ہے۔

کاروبار کی دنیا پر نظر ڈالیں تو بسم اللہ اسٹیل کے نام سے کاروبار کرنے والے منصور احمد میو اور پراپرٹی کی دنیا میں کوئٹہ ٹاؤن کے چیئرمین شہید اجمل خاں میو کا ایک نام تھا اور دودھ کے کاروبار کی بات کی جائے تو کراچی میں کم وپیش پندرہ ہزار دوکانیں میو برادری کی ہیں اور یقیناً چھ سات ہزار دوکانیں سبزی کی بھی ہیں۔ دودھ کے کاروبار میں سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جو دودھ کی پیکاری میں منفرد نام رکھتے ہیں اور اچھی بات یہ ہے تمام پیکار اپنی قوم کیلئے ماہانہ تعاون کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن تعاون کس کے ساتھ کریں اور ان کے مسائل میں کون اُن کی آواز بن سکتا ہے یہ چیز ابھی تک واضح نہیں ہوسکی اس لئے فی الوقت دودھ والوں سے قوم اور قوم سے دودھ والوں کے فائدے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ کراچی میں برادری کے بہت سے لوگ پراپرٹی کے کاروبار سے بھی وابستہ ہیں اور پلاٹوں کی خرید وفروخت میں دونمبری بھی بہت ہے لیکن گلشن معمار کے عبدالوحید میو سرجانی اور نیا ناظم آباد کے ملحقہ علاقہ میں یونائیٹڈ مارکٹنگ کے نام سے جو کام کررہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر میو لیڈروں کو سسٹم بنانے کی توفیق مل جائے تو دودھ اور سبزی والوں سے سال میں ہزاروں لاکھوں نہیں کروڑوں روپے کا فنڈ جمع کرکے اجتماعی بھلائی کے ایسے ایسے کام کئے جاسکتے ہیں جن کی لوگ مثال دینے پر مجبور ہوجائیں لیکن یہ کام سنجیدہ اور ذمہ دار لوگ ہی کرسکتے ہیں جو کسی بھی تنظیم میں دکھائی نہیں دیتے اس کے اور بھی کئی راستے ہیں مگر جہاں سسٹم ہی نہ ہوں وہاں تجاویز دینا بھی بیکار ہے۔

میو تنظیمات کی بات کی جائے تو کراچی میں تنظیموں کی بھرمار ہے کراچی کی سب سے پہلی تنظیم آل پاکستان میو سوشل آرگنائزیشن، دوسری میو فیڈریشن اور تیسری میو اتحاد تھی۔ میو ویلفیئر آرگنائزیشن تو صدر عبدالغفار میو کی زندگی میں ہی غیر فعال ہوگئی اور میو فیڈریشن پنجاب میں انجمن اتحاد وترقی میوات کی طرح میو ہسپتال کے نام پر ہی زندہ ہے۔ اس وقت میو اتحاد، میو قومی تحریک، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن میو فیڈریشن، میو سوشل گیدرنگ، میو رابطہ کمیٹی، میواتی قومی تحریک، پاکستان تحریک میوات، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن اور الحیات فاؤنڈیشن کے نام سے تنظیمیں موجود ہیں اور میو قومی یکجہتی کونسل کے صرف چیئرمین ہی ہیں۔ کام کی بات کریں تو میرا خیال ہے خاموش رہنا ہی بہتر ہے، میو اتحاد اور میو قومی تحریک کے سال میں کبھی کبھار پروگرام، میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن اور میو فیڈریشن کے اجلاس، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کی ملاقاتوں کی تصاویر کے علاوہ کچھ بھی نہیں لیکن کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود ایک بات بہت اچھی ہے کہ جب بھی کسی بھی میو بھائی کے ساتھ کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو سب ہی تنظیمیں ایک ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔

کراچی میں شہید اجمل خاں میو نے بھی بہت کام کیا، مختلف محکموں میں بڑے بڑے آفیسرز بھی رہے، دودھ کا کاروبار روز بروز بڑھتا جارہا ہے دن بدن تنظیموں کی تعداد میں بھی اضافہ ہورہا ہے اور برادری کے لوگوں میں اپنی قوم کے لئے کام کرنے کا جذبہ بھی موجود ہے اس کے باوجود ایسی کوئی بات نہیں کہ کراچی کی برادری کے معاملات پر فخر کیا جاسکے پنجاب اور سندھ کے مختلف اضلاع سے کراچی میں آکر بسنے والے تعلیم اور کاروبار میں دن بدن ترقی کررہے ہیں مگر کراچی کے مقامی میو شہر قائد سے وہ فائدہ نہ اُٹھا سکے جو دوسرے اُٹھا رہے ہیں کیونکہ کسی بھی کام میں سنجیدگی اور کامیابی کیلئے مرکز کی ضرورت ہوتی ہے جس کا کوئی وجود نہیں۔ کورنگی میں میو ہسپتال کی جگہ پر میو مرکز بنا ہوا ہے جو کھلتا کس وقت ہے اور وہاں بیٹھتا کون ہے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ اگر حسن شبیر جیسے لوگ قوم کے چندے سے خریدے گئے میو ہسپتال کے پلاٹ کو فروخت کرنے کا واویلا نہ مچاتے تو شاید یہ جگہ بھی باقی نہ رہتی۔ لاہور میں میو کالج اور کراچی میں میو ہسپتال کا نام سنتے سنتے کئی نسلیں گزر گئیں مگر باتوں کے سوا کچھ بھی نہ بنا۔ کوشش کی جائے تو سب کچھ ممکن ہے۔ کوشش میں ہی کھوٹ ہو تو وقت ہی ہے جو تیزی سے گزرتا چلا جاتا ہے۔

میری معلومات میں جو چیزیں آئیں ان کے بارے میں ہی لکھا ہے ہوسکتا ہے بلکہ یقیناً ہوگا کہ جو ہم نے لکھا ہے کراچی میں میو کاروبار، سیاست اور دیگر شعبوں میں اس سے کہیں آگے ہوں۔ ہم نے جو محسوس کیا اسے اپنی ذمہ داری سمجھ کر لکھ دیا ہے۔ ان معلومات کی رہنمائی میں بھی ہم ڈاکٹر الیاس میو اور عقیل بھائی کے مشکور ہیں۔ ہم صدائے میو کے ذریعے اپنے قارئین کی معلومات میں اضافہ اپنی ذمہ داری سمجھ کر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جب تک زندگی دی تو انشاءاللہ یہ کام کرتے رہیں گے۔

(اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو)

تخیّل

تلاشِ منزل

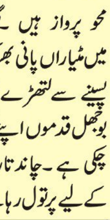

عبدالوحید میو (خوشاب)
0302-5787804

نظامِ ہستی پروقار طریقے سے رواں دواں ہے زندگی کتنی بہاریں اور خزائیں دیکھتی چلی جارہی ہے۔ کائنات کے شجر آندھیوں اور طوفانوں کے تھپیڑے سہہ رہے ہیں۔ کائنات کی آن بان مسلسل تخلیقی ہورہی ہے بلکہ کائنات کی ہر شاخ فربہ ہوکر پھیلتی چلی جارہی ہے۔ سفر زندگی میں شجر کی ٹھنڈی چھاؤں سے لطف اندوز ہونے والوں کے کئی راز و واقعات شجر کے پرندوں کے سینوں میں پوشیدہ ہورہے ہیں۔ یہ پرندے اچھل اچھل کر راز و واقعات کا شور مچارہے ہیں لیکن طوطی کی آواز صحرا بہ صدا ہورہی ہے۔

صبح کا آغاز ہورہا ہے ستاروں کے جھرمٹ آسمان کی نیلگوں چادر میں چھپ چکے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے کھیتوں میں ایک "حسین' صبح کا نظارہ پیش کررہی ہے ابھرتے سورج کی چمکتی دھوپ نے موسم خوشگوار بنایا ہوا ہے۔ ہوا تیز چل رہی ہے راستے کے دونوں اطراف قطار در قطار سجے درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ نے ماحول ترنم بنایا ہوا ہے۔ پتوں کی دلربا فطری آواز سے لوگ لطف اندوز ہوتے چلے جارہے ہیں۔ درختوں پر گلہریاں ہنستی، کھیلتی، چیختی چلاتی شور مچاتی ایک درخت سے اُتری اور دوسرے پر چڑھ رہی ہیں اور یہ نٹ کھٹ پھدکتی ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ بدل رہی ہیں۔ چڑیوں کے چہچہانے سے صبح نو کا حُسن دوبالا ہورہا ہے۔ ہر طرف لہلہاتی فصلوں کے کھیت فضا میں آکسیجن کے ساتھ ساتھ آنکھوں کو ٹھنڈک اور روح کو تازگی فراہم کررہے ہیں۔ کچے راستوں پر بیل گاڑیاں روانی سے چل رہی ہیں۔ کھیتوں کے اندر سے گزرنے والی پگڈنڈیاں علاقے کے حسن کو دوبالا کررہی ہیں۔ سبزے پر بہار آئی ہوئی ہے، تتلیاں پھولوں پر منڈلا رہی ہیں۔ کھیتوں میں ہری بھری فصلیں ہوا سے اٹکھیلیاں کرتی، لہراتیں، جھومتیں ہر آنے والے کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔ کھیتوں کے درختوں پر چڑیوں اور فاختاؤں کے سریلے نغمے جہانِ گل کو معطر کررہے ہیں۔ ہوائیں اور فضائیں فرحت اور تازگی کی لہر اُٹھا رہی ہیں۔ جوگی گلی گلی مخصوص لے پر گاتا جارہا ہے دیکھنے سننے والے تازہ دم اور خوش باس محسوس کررہے ہیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے سورج پورے جوبن پر آچکا ہے اور کڑکتی اور چمکتی دوپہر کا سماں کررکھا ہے۔ فضا میں گرجتے ہوئے بادل آرہے ہیں اور ہر سو چھا رہے ہیں۔ ابر باراں برس پڑی ہے۔ تمام راہیں، شجر سبزہ زار اور میدان دھل گئے ہیں ماحول صاف و شفاف ہوچکا ہے۔ ہلکی ہلکی خنکی ہوا اٹکھیلیاں کرتی ہوئی چلنے لگی ہے۔ پیڑوں کی ٹہنیاں اور سبزہ کی ڈالیاں زلف محبوب کی طرح بل کھا رہی ہیں ماحول کو دلکش اور رومانوی بنا رکھا ہے۔ موسم اپنے حسن تازگی اور اپنی تمام تر رعنائی کے ساتھ فضا پر وارد ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے شام کے سائے ڈھلے جا رہے ہیں۔ سورج طشتری (آگ کا گولہ) میں تبدیل ہوکر مغرب کی آغوش میں چھپ رہا ہے۔ کونجوں کی ڈاریں نغمے گاتی قطاروں میں اڑتی جارہی ہیں۔ چرند پرند دانہ دنکا سے پیٹ بھر کر دن بھر کی اُڑانوں کی تھکانوں سے آرام کی خاطر اپنے آشیانوں کی طرف محو پرواز ہیں۔ گلیوں میں رنگیں قبا ملبوس بدن میں مٹیاراں پانی بھر کر گھروں کو لوٹ رہی ہیں۔ مزدور پسینے سے لتھڑے شرابور کپڑوں میں تھکے ماندے بوجھل قدموں اپنے گھروں کو جارہے ہیں شام ڈھل چکی ہے۔ چاند تاروں کی بارات لئے فلک سجانے کے لیے پرتول رہا ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے چودھویں کا چاند پوری آب وتاب سے اُفق پر چمک اٹھا ہے۔ چاندنی رات میں ہوتی بارش کی طرح کوہسار کا دلکش نظارہ حسن کوہسار کو ظاہر کررہا ہے۔ آبشار اور جھرنے مدھر تانوں میں بہتے جارہے ہیں آبشاروں اور جھرنوں کی آوازیں کانوں میں رس گھول رہی ہیں۔ خنک ہوا پتوں سے اٹکھیلیاں کررہی ہیں۔ بلبل کوئل اور پپیہے کی دلربا آوازوں سے کوہسار کے حسن کی دلکشی بڑھ رہی ہے۔ کوہسار کے حسن آفریں نظارے آشکار ہورہے ہیں۔ دلکشی اور رعنائی اور حسین فضا، نظام کائنات کی خوبصورتی کو آگے بڑھاتی جارہی ہے۔ چودھویں کی رات میں چاند پوری آب وتاب سے نیلگوں آسماں پر جلوہ گر ہے اور معمول سے زیادہ چمک رہا ہے۔ رنگیں وادیوں اور دلنشین آبادیوں میں پھول کی طرح مہکتی بلبل کی طرح چہکتی نازنین زہرہ جبیں حسینائیں رنگین قبا و دیدہ زیب ملبوسات میں کوہساروں میں جلوے بکھیر رہی ہیں۔ پازیبوں کی جھنکار، لب و رخسار کے جلووں سے کوہسار کے حسن کو چار چاند لگا رہی ہیں۔ مثل شاخ گل، لچکتی کلائی پر گجرے اور کنگن کھنک رہے ہیں۔ کہیں گیسو لہرا رہے ہیں۔ سوندھی سوندھی خوشبو اور سریلی کھن کھن کی آوازوں نے کوہساروں کی فضا کو سحر انگیز بنا رکھا ہے جسے امور حیات کی کونپلیں پھوٹ رہی ہیں۔ قدرتی حسن و جمال کا آشکارہ ہورہا ہے۔

آخری شب کا سماں دم توڑ رہا ہے۔ مرغ بانگیں دے رہے ہیں، درختوں میں ہدہد کے چھوڑے سوراخوں میں رہائش پذیر پرندوں کی خوبصورت اور دلکش آوازوں نے جنگل میں سماع باندھ رکھا ہے۔ چڑیاں چہچہا کر صبح نو کا آغاز کررہی ہیں۔ صحرا میں ہوک اٹھ رہی ہے۔ سمندر کنارے رینگتے حشرات الارض نامانوس آوازوں میں نوحہ کناں ہیں کہ "اے سیاہ و سفید کے ٹھیکیداروں، علم و دانش کے سہہ سواروں، اے انسانی سوچوں پر قدغن لگانے والو، ہنگامہ برپا کرنے والوں، ہنسی مذاق کی محفلیں سجانے والو، پت جھڑ میں بھی خوبصورت نظر آنے والو، مہم جوئی اور طوفانوں سے ٹکرانے والو، بجلی کی طرح گرجنے والو، اُمنگیں کوہسار کی رکھنے والو، انجانی اور خوفناک راہوں پر چلنے والو، منجمد ذہنوں میں طوفان برپا کرنے والو، سماج کی امنگوں کی ترجمانی کرنے والو، کُڑک سماج کو گرمانے والو، اے انسانیت کے علمبرداروں، اے کائنات کے دلکش نظارو، دیکھو تو سہی؟؟؟ کئی بد صورتیں من موہنی دکھائی دے رہی ہیں اور ان کے چہرے مُسرت سے خنداں و شاداں تمتما رہے ہیں، اور کچھ سوہنے چہرے غبار آلود، کدورت زدہ، سیاہ اور بد وضع دکھائی دے رہے ہیں یہ بد وضع چہرے سمٹے ہوئے منہ چھپائے دور سے گزرے جارہے ہیں۔ زمانہ کی غضبناک اور بے رحم نظریں ان کا پیچھا کررہی ہیں۔ ان کا حسن ماند پڑ رہا ہے ان کا رنگ مرجھا رہا ہے۔ یہ بد وضع چہرے گہری کھائی میں گرے بڑبڑا رہے ہیں ان کے خوش کن قہقہے ندامتوں میں بدل رہے ہیں ان کی باطنی تمنائیں تعفن چھوڑ رہی ہیں۔ نظام ہستی کی رنگینی و رعنائی میں "ڈیجیٹل آئینہ "لوگوں کی زندگیوں، شخصیات، عادات، معاشرتی رویوں، معاشرے کی چھپی حقیقتوں اور معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو سب کے سامنے آشکار کررہا ہے اور چالاک سے چالاک کا باطن بھی بے نقاب ہورہا ہے معاشرہ اینالاگ (قدیم روایات) کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل دور (جدید روایات) میں رواں دواں ہے۔

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

صدائے میو کی سالگرہ پر سبھی نے اچھا لکھا، عائشہ سلیم

محترم حافظ بھائی! میں پہلی بار اپنے بھائی کی اجازت سے آپ کو میسج کر رہی ہوں۔ میں نے صدائے میو کا سالگرہ ایڈیشن پوری توجہ کے ساتھ پڑھا اخبار کی سالگرہ پر بہن راشدہ، بہن رابعہ، بہن ثوبیہ، مفتی ابراہیم صاحب، بھائی خالد حسین رضا، بھائی فرحان بادشاہ، بھائی عامر اسرار، بھائی ندیم مشتاق اور بھائی عمر حیات سمیت سبھی نے ماشاءاللہ بہت اچھا لکھا اور قیس چودھری، بیرسٹر کے بی خاں، اعجاز خاں، ابوحمدان ابراہیم اور متین قیصر بھائی کی تحریں پڑھ کر ''صدائے میو'' کی اہمیت اور ضرورت کا ندازہ ہو گیا ہے۔

آپ کی بہن، عائشہ سلیم (شاداب کالونی) لاہور

عائشہ بہن! تمام لکھاریوں کی عزت افزائی اور ہماری کوششوں کو سرہانے کا بہت شکریہ۔ یقیناً آپ کا بھائی صدائے میو کا ممبر ہوگا اسی لئے اس نے آپ کو میسج کرنے کی اجازت دی ہے آپ لکھنے کی بھی کوشش کیا کریں۔

جتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اتنا کام کیوں نہیں ہو رہا، ندیم میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! برادری میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے آپ کے علم میں تو سب کچھ ہے اس لئے ہم آپ سے ہی پوچھ سکتے ہیں کہ ملک بھر میں برادری کی جتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اتنا کام کیوں نہیں ہو رہا۔ سوشل میڈیا کو دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ بہت کام ہو رہا ہے لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ایسا کیوں ہو رہا ہے کیا ہماری قوم کے مسائل ختم ہو گئے ہیں یا پھر ہم کچھ کرنا ہی نہیں چاہتے اس بارے میں رہنمائی فرمادیں تو نوازش ہوگی۔

منجانب، محمد ندیم میو (پیر کالونی) وہاڑی

ندیم بھائی! یہ سوال آپ ہی نہیں بہت سارے احباب کرتے ہیں اور ہمارا ایک ہی جواب ہوتا کہ کام کرنے سے ہوتا ہے باتوں سے نہیں ہماری جتنی بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں وہ کام کیلئے خودنمائی کیلئے ہیں۔

ماشاءاللہ صدائے میو کے لکھاری کافی ہو گئے ہیں، عمرانہ میو

محترم حافظ بھائی! سالگرہ ایڈیشن دیکھا تو حیرانی ہوئی کہ ''صدائے میو'' میں لکھاریوں کی تعداد کافی ہو گئی ہے اور ایک بھی لکھاری ایسا نہیں لگا جس کی تحریر پڑھ کر کہا جا سکے کہ ابھی تو بچہ ہے ماشاءاللہ سارے ہی بہن بھائی لکھنے کے آداب اور انداز سے بخوبی واقف ہیں۔ اخبار کی سالگرہ کے حوالے سے بہن رابعہ، راشدہ، ثوبیہ اور بھائیوں میں خالد حسین، عامر اسرار، فرحان بادشاہ، مفتی ابراہیم، عمر حیات اور ندیم مشتاق نے قابل تعریف لکھا۔

آپکی بہن، عمرانہ خاں میو (مانانوالہ) لاہور

عمرانہ بہن! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری قوم کی بہن بیٹیوں اور نوجوانوں میں لکھنے کا شوق اور صلاحیت موجود ہے اور یقینی طور پر یہ کام وہی بہتر طریقے سے کر سکتا ہے جس کی تمام تر حالات پر نظر ہوتی ہے۔

میواتی کلچر ڈے پر خاموشی واقعی قابل افسوس ہے، اسماعیل میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! میواتی کلچر ڈے کے اعلان پر جون کے شمارے میں لکھا گیا ادارہ پڑھا تو آپ کی بات اچھی لگی کہ کسی ایک تنظیم نے بھی اس بڑے اعلان کا خیر مقدم نہیں کیا اگر یہی بے حسی برقرار رہی تو میواتی کلچر ڈے منانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میو تنظیمات کونسل کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے کہ اجتماعی مفاد کے کاموں میں خاموشی کیوں اختیار کی جاتی ہے۔ جو تنظیمیں کسی اچھے کام کا خیر مقدم تک نہیں کر سکتیں وہ قوم کی بھلائی کے لئے کیا کریں گی برادری کے لوگ ایسی تنظیموں کا حصہ کیوں بنیں؟۔

آپکا بھائی، محمد اسماعیل میو (وڈالہ سندھواں) ضلع سیالکوٹ

اسماعیل صاحب! یہ احساس کی کمی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا مقصد قوم کی بھلائی نہیں بس چوہدراہٹ کا شوق ہے جس کے لئے سوشل میڈیا کا پلیٹ فارم ہی کافی سمجھ لیا گیا ہے اور اس پر بھی وہی کچھ کیا جاتا ہے جس سے اپنی ذات کی خودنمائی ہو سکے۔ ان حالات میں بس ہدایت کی دعا ہی کی جا سکتی ہے۔

صدائے میو جیسا میگزین ہماری برادری میں کوئی نہیں، میاں عمران

محترم حافظ سلمان صاحب! میں نے ایک میو دوست کے پاس آپکا میگزین ''صدائے میو'' دیکھا تو اُس سے مانگ کر گھر لے آیا۔ اُس بھائی نے کہا بھی کہ یہ تمہارے کام کا نہیں ہماری برادری کا میگزین ہے اور اس میں میو برادری کی ہی خبریں ہوتی ہیں۔ میں نے کہا کہ اس کا ٹائٹل دیکھ کر لگتا ہے کہ اس کے اندر سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے اس لئے میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں۔ ہماری آرائیں برادری کے بھی کئی رسائل شائع ہوتے ہیں لیکن یقین جانیں ان میں ایک بھی صدائے میو جیسا نہیں۔ بس بڑے بڑے اشتہارات اور اشتہار دینے والوں کی تعریفیں ہی لکھی ہوتی ہیں لیکن صدائے میو میں اپنی قوم کے مسائل پر بہت کچھ پڑھا تو اچھا لگا۔

منجانب، میاں محمد عمران (ماڈل ٹاؤن) لاہور

میاں صاحب! ہماری کوششوں کو سرہانے کا شکریہ۔ اصل میں برادری کے رسائل ایک دوسرے کی خوشامد کیلئے نہیں ہوتے اپنی قوم کی تاریخ اور مسائل پر بات چیت کیلئے ہوتے ہیں لیکن اکثر اس کے برعکس ہوتا ہے آپ ہی کی طرح ایک گجر بھائی نے بھی شکوہ کیا تھا کہ صدائے میو کی طرح ہمارے رسالہ میں میٹر نہیں ہوتا۔

میواتی ثقافت

پُور.........!

''پُور'' محض پنچ پنچائت اور عدل گستری کے لئے نہیں بلکہ یہ تفریح کا ایک بہت بڑا مرکز ہوتی ہے جہاں دن بھر کی کارگزاری ایک دوسرے کو سُنائی جاتی ہے، تفریح طبع کے لئے چُٹکلے اور لطائف سنائے جاتے ہیں، رزم و بزم کے قصے کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ اس پُور کے اریب قریب بچے جو دس بارہ سال کی عمر کے ہو چکے ہوتے ہیں جو گھروں کی بجائے تھڑی یا بنگلے پر سوتے ہیں اپنی علیحدہ پور جلا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اُن کی الگ ہی ایک دنیا ہوتی ہے جس میں غم و فکر اور اندیشوں کا دور دور تک گزر نہیں ہوتا۔ وہ پہلے تو پُور کے سِلگنے سے پہلے خوب کھیلتے ہیں، دوڑتے بھاگتے ہیں، پکڑم پکڑائی جیسے کھیل کھیلتے ہیں جب کھیل سے من بھر جاتا ہے تو تھک ہار کر اپنی جلائی پُور پر آکر بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی عمر کے مطابق باتیں کرتے ہیں۔

میواتی باتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک بتانی بات یعنی پہیلی اور دوسری کہنی یا سنانی بات یعنی داستان یا کہانی یہ باتیں ان کی عمر کے مطابق ہی ہوتی ہیں جو انہوں نے بڑوں سے سُنی ہوتی ہیں یہاں اُن کو اپنے رنگ و انداز میں بیان کر کے دوستوں سے داد وصول کی جاتی ہے، یہ باتیں عموماً راجہ، رانی، بادشاہ، شہزادہ، شہزادی، دیو، پری، چڑیل، بھوت پریت، چور ڈاکو یا سوداگروں کی ہوتی ہیں گویا ماضی کے قصے وہ اپنے حال میں بیان کرتے ہیں۔ یہ ایسی سدابہار کہانیاں ہیں جو کبھی نہ تو باسی ہوتی ہیں اور نہ پُرانی اور بے مزہ۔ دادا پڑدادا اپنے بچپن میں یہی کہانیاں سُنتے رہے ہیں اور آج کی نسل بھی اپنی آنے والی نسلوں کو یہی کہانیاں سنائی گی۔

طرزِ معاشرت.........!

میوات ایک کُھلی ہوئی آزاد ریاست تھی اس میں ہر کسی کو بلالحاظ رنگ و نسل، مذہب و ملت آنے جانے اور کاروبار کرنے کی مکمل آزادی تھی مگر زمینوں پر صرف میو قابض تھے کیونکہ یہی ان کی دولت، عزت و آبرو اور ذریعہ معاش تھی۔ میو زمین بیچنا ایسا پاپ سمجھتے تھے جیسے اپنی ماں کا سودا کر لیا ہو اسی لئے وہ خطہ زمین کو ''دھرتی ماں'' یا ''دھرتی ماتا'' کہہ کر پکارتے تھے۔ ان کی زندگی بھی ایک کھلی کتاب کی مانند تھی جس کا ہر حرف اور ہر لفظ گہراا اور سچائی کا نمائندہ تھا۔ کسی سے کچھ چھپایا نہیں جاتا تھا اُن کو اپنی معاشرت اور سماجی اقدار پر اس قدر پختہ یقین تھا کہ یہ کسی بھی بیرونی تہذیب سے کبھی مغلوب نہ ہو سکے بلکہ جو اس سرزمین پر آکر ان کے بیچ آباد ہو گیا وہ بھی انہیں کے رنگ میں رنگ جاتا۔ اس کی واضح مثال وہ مسلمان ہیں جو عرب و عجم سے آکر یہاں آکر آباد ہوئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

جو بھی میوات میں آکر بستا وہ اپنی پچھلی رسمیں بھلا کر میوات کی رسمیں اپنا لیتا یہاں تک کے نام بھی انہیں کی طرح رکھ لئے جاتے۔ بیاہ شادی بھی آپس میں نہیں بلکہ گوت بچا کر کرنے لگ جاتے کیونکہ میوات جیسا ذات پات کا نظام کسی اور ملک یا قوم میں نہیں ہے یہ میوات کا اثر کہ اُس کے اِرد گرد آکر آباد ہونے والے آریا بھی اسی تمدن میں کھو کر رہ گئے۔

(اقتباس: تمدن میوات)

بزمِ ادب

حجامت جھیز کی

احمد فہیم میو (لاہور)

کیسے کرے گو کوئی حجامت جہیز کی … مرنو نہیں جے لے کے ندامت جہیز کی
میوون کو نوجوان بی جاگے گو کائی دن … کرنی پڑے گی تم نے ملامت جہیز کی
آئے گی یاکا ہاتھ سُو شامت جہیز کی … بیٹی کو حق نہ دیساں اپر ناک لُو بچاں
نردھن اُبھاری ہوئے گو واکو فہیم جی … دیکھی ہے ہم نے ای بی کرامت جہیز کی
توڑے گو ہین جو بی روایت جہیز کی … کیسو ہے خاندان کوئی کچھ نہ پوچھ سے
اچھی ہی جتنی چھوڑ دی میوون نے سب فہیم … نوسو خرید لائے گی قامت جہیز کی
راکھی ہوئی ہے ریت سلامت جہیز کی … راکھے گی تاج سِر پہ جے یا کے برادری

جو کہتے ہیں کہنے دو

ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

سچی باتیں کہتے ہیں جو کہنے دو
بہتے پانی کو مت روکو بہنے دو
یُونہی کسی کو ہوش میں لانا ٹھیک نہیں
دیوانوں کو دیوانے ہی رہنے دو
جن کو اپنی عزت کا احساس نہیں
سہتے ہیں وہ ظلم تو اُن کو سہنے دو
ہم نے جن کے سر پر پتھر پھینکے تھے
اب وہ ہمیں جو کہتے ہیں وہ کہنے دو
جس نے ہاتھ میں خنجر لے کر وار کیا
اُس کو پھولوں کے کنگن اور رہنے دو

خدا کرے!

نسیم اقبال میو (لاہور)

ان کو کبھی یقین نہ آئے خدا کرے
شک میرا اُن کے دل سے نہ جائے خدا کرے
تڑپا کریں ہمیشہ وہ میری ہی کھوج میں
ایک ایک لمحہ یاد میں آؤں خدا کرے
یہ جاننے کا شوق صبح کیا تھا شام کیا
ہر وقت یہ سوال ستائیں خدا کرے
چکر وہ کاٹتے رہیں دن رات یوں مدام
دل سے تڑپ کا جذبہ نہ جائے خدا کرے
میں چاہوں جس کو دل سے وہ مجھ پہ ہو نثار
دلدار میرا بن کے وہ آئے خدا کرے

کربلا..........

ڈاکٹر آصفہ عالم میو (لاہور)

جب نیزے پہ قرآن کی تلاوت ہونے لگی … نیزے پہ سر شاہ کا جب علمدار ہوگیا
کوفے کی گلیوں میں دین حق آشکار ہوگیا … سارا زمانہ حق کے آگے شرمسار ہوگیا
شام کی شام جب زنجیر آسیری پڑی … وفا، صبر ایثار کا درس دے گئی کربلا
زینبؓ کے صبر سے یزید کا غرور خاکسار ہوگیا … تیرےؓ لہو سے دین محمدؐ برقرار ہوگیا
آصفہ گریہ کرتی ہے کربلا کی یاد میں … جب علی اصغر کا خون دھرتی نے پیا
سارا جہاں تیرے غم میں گریہ دار ہوگیا … سارا جہاں رحمتِ خدا کا طلبگار ہو گیا

ہم کہاں جاتے؟

انتخاب: حافظ سلمان طارق میو

شکیل بدایونی

نہ ملتا غم تو بربادی کے افسانے کہاں جاتے
اگر دنیا چمن ہوتی تو ویرانے کہاں جاتے
چلو اچھا ہوا اپنوں میں کوئی غیر تو نکلا
اگر ہوتے سبھی اپنے تو بیگانے کہاں جاتے
دعائیں دو محبت ہم نے مٹ کر تم کو سکھلائی
نہ جلتی شمع محفل میں تو پروانے کہاں جاتے
تمہیں نے غم کی دولت دی بڑا احسان فرمایا
زمانے بھر کے آگے ہاتھ پھیلانے کہاں جاتے

غزل

کلیم خاں کلیم میو ایڈووکیٹ

ہیں اندھیروں میں گم راستے کھو گئے
جیسے تقدیر کے تارے سب کھو گئے
میں نے چاہا بہت ہر خوشی ڈھونڈ لوں
جانے خوشیوں کے جگنو کہاں کھو گئے
جو ہاتھ میرا پکڑ کے مجھے لے چلے
ساتھی سارے نہ جانے کہاں کھو گئے
کون دے گا کلیم روشنی کے دیئے
میری قسمت کے سورج ہی جب کھو گئے

اپنے ہی سر پھوڑنے پڑے

رشید میواتی (شہید)

اس کو تو میری یاد بھی آئی نہ بھول کر … اپنے اصول بھی کبھی توڑنے پڑے
اپنے پرائے جس کے لئے چھوڑنے پڑے … اس کی خطا تھی ہاتھ مجھے جوڑنے پڑے
گھر میں سجا لیا تھا کبھی جن کو شوق سے … آیا نہ جب قرار دل بے قرار کو
اُن پتھروں سے اپنے ہی سر پھوڑنے پڑے … یادوں کے رُخ تمہاری طرف موڑنے پڑے
وہ شخص خود رشید بڑا بے اصول تھا … معلوم ہیں حقیقتیں اُن کو بہار کی
اپنے اُصول جس کے لئے توڑنے پڑے … وہ لوگ جن کو اپنے چمن چھوڑنے پڑے

ہر کام میں ذمہ داری، ہر فیصلے کی پاسداری، ہر بات میں سنجیدگی
کام وہ جو یاد رکھا جائے
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

جانوروں کی تمام ادویات، ویکسین اور پولٹری کی میڈیسن کا مرکز
الحافظ فارمیسی
برلب نہر کوٹ میناں روڈ کوٹ رادھا کشن
پروپرائیٹر حافظ محمد انور میو
0321-7626056,0325-6163744

پھولوں کے شہر پتوکی
میں خوشبو کی نئی لہر
MK
MK GROUP OF COMPANIES
MK Developers
MK Traders
MK Petroleum Services
MK Bricks Corporation
MZ Textile Private Limited
MK Livestock and Dairy
CEO
MUDASSAR IQBAL KHAN
0300-4710361

گلہ روبی فین بلمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
اللہ کے فضل سے
ہر سال پہلے سے
بہتر اور پائیدار
0300-6401996
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
الحاج غلام نبی خاں میو